ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.28, Monday, 03 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۲۸)، بروز پیر، ۳/اگست، ۲۰۲۶ء، ۱۹/صفر المظفر، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

غزہ سے قابض فوج کا انخلا: کسی بھی معاہدے سے قبل زمینی حقائق مسلط کرنے کی سازش ص:02

ایران پر حملے سے پیچھے ہٹے ٹرمپ، جنگ ختم کرنے کا اعلان

امریکی صدر کا دعویٰ، مغربی ایشیائی ممالک کے درمیان لڑائی ختم کرنے پر اتفاق، نئے حملے بھی روکے

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایران کی تہذیب وثقافت کو مٹی میں ملانے کا دعویٰ کرنے والے امریکی صدر نے اسلامی جمہوریہ کی استقامت اور عزائم کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے ایران کے خلاف جنگ ختم کرنے کا حیران کن اعلان کر دیا ہے۔ 'اے پی' کی رپورٹ کے مطابق ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مغربی ایشیائی ممالک ایران جنگ ختم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ اب ایران پر نئے حملے بھی نہیں کرے گا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہفتے کی شام سوشل میڈیا پر دعویٰ کیا کہ مغربی ایشیا کے اتحادی ممالک ایران کے ساتھ جاری جنگ ختم کرنے کے لیے ایک معاہدے کا خاکہ (آؤٹ لائنس) پر متفق ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پیش رفت کو دیکھتے ہوئے فی الحال 5 ماہ پرانے تنازعے میں کسی نئے فوجی حملے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ مجوزہ معاہدے میں آبنائے ہرمز کو فوری اور مکمل طور پر کھولنا اور ایران کے جوہری خطرے کا خاتمہ شامل ہے۔'

ٹرمپ نے لکھا کہ 'میں نے دنیا کے مفاد اور ایک کامیاب اور خوشحال ایران کے وجود کو پیش نظر رکھتے ہوئے فی الحال حملہ منسوخ کرنے کی منظوری دی ہے، بشرطیکہ جلد معاہدہ طے پا جائے۔ ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے بھی امریکہ کے ساتھ مل کر ایران کے ساتھ اس معاہدے کو مکمل کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے، جس سے جنگ ختم ہو سکے۔

ایران کے خلاف کسی بھی نئی جارحیت کا فیصلہ کن جواب دیا جائے گا، عراقچی کا انتباہ

تہران: ایران نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف کسی بھی نئی جارحیت یا اس میں علاقائی ممالک کی شمولیت، کا فیصلہ کن اور متناسب جواب دیا جائے گا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے ہفتے کی شب سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان آل سعود سے ٹیلیفونک گفتگو کے دوران کہا کہ ایران اپنی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ گفتگو میں دونوں وزرائے خارجہ نے دوطرفہ تعلقات، خطے اور دنیا کی حالیہ صورتحال، نیز امریکہ اور اسرائیل کی مبینہ جارحانہ پالیسیوں اور اقدامات پر تبادلۂ خیال کیا۔ عراقچی نے واضح کیا کہ امریکہ یا اسرائیل کی جانب سے کسی بھی قسم کی جارحیت، یا ایسے اقدامات میں علاقائی ممالک کی شمولیت، ایران کی مسلح افواج کی جانب سے 'فیصلہ کن اور متناسب ردِعمل' کا باعث بنے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی بھی نئی مہم جوئی کے تمام نتائج اور اثرات کی ذمہ داری اس کے مرتکب فریقوں پر عائد ہوگی۔ ایرانی وزیر خارجہ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں کشیدگی برقرار ہے اور تناؤ میں مزید اضافے کو روکنے کے لیے سفارتی رابطے جاری ہیں۔

امریکہ سے حملے روکنے کی کوئی درخواست نہیں کی، ایران نے ٹرمپ کے دعووں کی تردید کردی

تہران: (ایجنسی) ایران کے سرکاری ذرائع نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ تہران نے امریکا سے نئی فوجی کارروائیاں نہ کرنے کی درخواست کی تھی۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ایرانی خبر رساں ایجنسی مہر نے فوجی حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ صدر ٹرمپ کا بیان بے بنیاد ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایرانی فوجی حکام نے کہا کہ امریکا سے حملے روکنے کی کوئی درخواست نہیں کی گئی اور اس حوالے سے سامنے آنے والے دعوے کو انہوں نے 'ایک نیا جھوٹ' قرار دیا۔ ایرانی حکام کا کہنا تھا کہ ملک کی مسلح افواج مکمل طور پر چوکس ہیں اور کسی بھی ممکنہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ حکام کے مطابق ایران کی دفاعی فورسز کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے اور اگر کسی قسم کی جارحیت کی گئی تو اس کا مناسب جواب دیا جائے گا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی بدستور برقرار ہے اور دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام کی جانب سے سخت بیانات کا تبادلہ جاری ہے۔

امام حسینؑ کے روضۂ اقدس پر 'موکبِ نساءِ کربلا' کا مشترکہ جلوس

شیعہ وسنی نے مل کر بارگاہِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تعزیت پیش کی

کربلا: (خصوصی نمائندہ) اربعینِ امام حسینؑ کی آمد کے ساتھ ہی لاکھوں زائرین کی کربلائے معلیٰ آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی دوران روضۂ مبارک حضرت امام حسینؑ پر مسلم اتحاد اور اخوت کی ایک خوبصورت مثال اس وقت دیکھنے میں آئی جب "موکبِ نساء کربلا" کے عنوان سے عرب، ترکمان اور کرد برادریوں کی جانب سے ایک عظیم مشترکہ عزائی جلوس برآمد ہوا، جس میں شیعہ اور سنی مسلمانوں نے یکساں عقیدت واحترام کے ساتھ شرکت کی۔ جلوس کے بینر پر درج تھا: "موکبِ نساء کربلا، عرب، ترکمان اور کرد برادریوں کی جانب سے، شیعہ اور سنی مسلمانوں کا مشترکہ موکب"۔

اس موکب کا قیام 2003ء میں عمل میں آیا تھا اور گزشتہ دو دہائیوں سے یہ اربعین کے موقع پر اسلامی وحدت اور باہمی اخوت کی علامت کے طور پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ سیاہ لباس میں ملبوس ہزاروں عزادار نوحہ و ماتم کرتے ہوئے روضۂ امام حسینؑ کی جانب روانہ ہوئے۔ شرکاء نے واقعۂ کربلا کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلوس صرف حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثار ساتھیوں کی عظیم قربانی کو یاد کرنے کے لیے ہی نہیں بلکہ نواسۂ رسول حضرت امام حسینؑ اور اہلِ بیتِ اطہارؑ پر ڈھائے گئے مظالم پر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں تعزیت و پرسہ پیش کرنے کے لیے بھی نکالا جاتا ہے۔

منتظمین کا کہنا تھا کہ اس مشترکہ موکب میں شیعہ اور سنی مسلمانوں کے ساتھ عرب، ترکمان اور کرد برادریوں کی شرکت اس حقیقت کی غماز ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی عظیم قربانی کسی ایک مسلک یا قوم تک محدود نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ اور انسانیت کے لیے حق، عدل، آزادی، قربانی اور انسانی وقار کا ابدی پیغام ہے۔ روضۂ امام حسینؑ کے اطراف غم و اندوہ کی فضا طاری رہی، جہاں عزادار نوحہ خوانی اور مرثیہ خوانی کرتے ہوئے بارگاہِ سیدالشہداءؑ میں حاضری دے رہے تھے، جبکہ رضا کار زائرین کی خدمت اور انتظامات میں مصروف نظر آئے۔

واضح رہے کہ ہر سال اربعینِ حسینی کے موقع پر دنیا بھر سے کروڑوں زائرین کربلائے معلیٰ پہنچتے ہیں، جسے دنیا کے سب سے بڑے سالانہ مذہبی اجتماعات میں شمار کیا جاتا ہے۔ "موکبِ نساء کربلا" کا یہ مشترکہ جلوس اس بات کا عملی اظہار تھا کہ حضرت امام حسینؑ کی تعلیمات اور پیغامِ کربلا تمام امتِ مسلمہ کو اتحاد، اخوت، انصاف اور حق پر ثابت قدم رہنے کی دعوت دیتا ہے۔

ہماچل، اتراکھنڈ، جنوبی ہندستان سمیت 6 ریاستوں میں اچانک سیلاب کا خطرہ، الرٹ جاری

نئی دہلی، (ایجنسی) محکمہ موسمیات نے ملک کی پہاڑی اور ساحلی ریاستوں کے کئی حساس اضلاع میں اگلے 24 گھنٹے کے دوران اچانک سیلاب (فلیش فلڈ) آنے کا الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مسلسل اور تیز بارش کی وجہ سے کئی علاقوں میں مٹی مکمل طور پر پانی جذب کر چکی ہے۔ ایسی صورتحال میں نشیبی علاقوں میں سڑکوں اور زمینوں پر پانی بھر سکتا ہے اور ندی نالوں میں اچانک طغیانی آنے سے سیلاب جیسے حالات بن سکتے ہیں۔ محکمہ کی جانب سے اتوار کو جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، شمالی ہند کے پہاڑی علاقوں میں ہماچل پردیش کے چمبا، کانگڑا، کلو، شملہ اور سرمور اضلاع کے ندی نالوں والے علاقوں میں اچانک سیلاب کا خطرہ برقرار ہے۔ اسی طرح، مرکز کے زیرِ انتظام علاقے جموں وکشمیر اور لداخ کے اننت ناگ، باندی پورہ، بارہمولہ، ڈوڈہ، گاندربل، کٹھوعہ، کشتواڑ، کلگام، پونچھ، پلوامہ، رام بن، سری نگر، ادھم پور، کارگل اور لیہہ اضلاع کے کئی علاقوں کے لیے بھی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اتراکھنڈ ریاست کے الموڑہ، باگیشور، چمپاوت، دہرادون، پوڑی گڑھوال، ٹہری گڑھوال، نینی تال، پتھوراگڑھ اور اترکاشی اضلاع میں شدید بارش کے باعث ندیوں کی سطحِ آب میں اچانک اضافے اور پانی بھرنے کا خطرہ ظاہر کیا گیا ہے۔ دوسری طرف، جنوبی ہند کی ریاستوں میں بھی موسم کے حوالے سے تشویش برقرار ہے۔ ساحلی کرناٹک کے دکشن کنڑ، اڈوپی اور اتر کنڑ اضلاع میں پانی بھرنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ موسم سے متعلق تازہ ترین معلومات پر نظر رکھیں، محفوظ مقامات پر رہیں۔

غزہ میں قتل عام، بچوں سمیت 18 فلسطینی شہید

غزہ کی پٹی پر مختلف مقامات پر ہونے والے قابض اسرائیل کے فضائی حملوں کے نتیجے میں تین ماؤں اور ان کے تین بچوں سمیت اٹھارہ شہری شہید ہو گئے، یہ خونریز کشیدگی جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کو مکمل کرنے کے لیے روڈ میپ پر اتفاق کے باوجود سامنے آئی ہے۔

اتوار کی شام کو مغربی غزہ میں دو اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں ایک بچے سمیت چھ شہری شہید اور دیگر زخمی ہو گئے، جس کے بعد آج فجر سے لے کر اب تک پٹی پر ہونے والے حملوں کے شہداء کی تعداد اٹھارہ تک پہنچ گئی ہے۔

ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ قابض طیاروں کی طرف سے غزہ شہر کے مغرب میں واقع محلہ رمال میں شرعی عدالت کے قریب ایک گاڑی کو نشانہ بنانے کے نتیجے میں چار شہداء اور متعدد زخمیوں کو نکالا گیا۔

اس سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ہمارے نامہ نگار نے تصدیق کی کہ غز※ شہر کے مغرب میں محلہ رمال میں شارع الشورہ میں مسجد النور کے سامنے بے گھر افراد کے خیمے کو قابض طیاروں کی طرف سے نشانہ بنانے کے نتیجے میں کم از کم دو شہداء اور متعدد زخمیوں کو نکالا گیا۔

ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ وسطی غزہ کی پٹی میں شہر دیر البلح میں شارع صلاح الدین پر ایک گاڑی پر قابض اسرائیل کے ڈرون حملے کے نتیجے میں دو سگے بھائی محمد اور حازم عطیہ جبر شہید ہو گئے اور دیگر زخمی ہو گئے۔ طبی ذرائع نے بتایا کہ خان یونس کے علاقے مواصی میں "ارض طیبہ" کیمپ میں شہریوں کے لیے چارجنگ پوائنٹ کو نشانہ بنانے والے قابض اسرائیل کے بم دھماکے کے نتیجے میں بچوں سمیت متعدد شہری زخمی ہو گئے۔ ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ شمالی غزہ کے کیمپ جبالیا میں ہسپتال یمن السعید کے قریب قابض اسرائیل کے ڈرون طیارے کے حملے کے نتیجے میں شہری محمد ہانی حسین (العر) شہید اور دیگر زخمی ہو گئے۔

ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ خان یونس شہر کے شمال مغرب میں بلدہ قرارہ کے علاقے مواصی میں ہمص خاندان کے ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر قابض دشمن کے حملے کے نتیجے میں ایک بچے سمیت تین شہری شہید ہو گئے۔ ذرائع نے مزید کہا کہ شہداء میں محمود زکی ہمص، ان کی شہید زوجہ فاطمہ بہلول اور ان کا بچہ احمد شامل ہیں۔

بزرگ شہری [illegible]مال ابو معیلق (ابو نب※ان) اور ان کی زوجہ شہید ہو گئیں، اور وسطی غزہ کے علاقے دیر البلح کے جنوب میں ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر قابض اسرائیل کے ہیلی کاپٹر کے حملے کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہو گئے۔

غزہ شہر کے مغرب میں برج سوسی میں ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر قابض اسرائیل کے ہیلی کاپٹر کے حملے کے نتیجے میں شہری عبداللہ عدنان اُبو الطیف، ان کی زوجہ عبیر [illegible]مال اظم عنان، اور ان کا بچہ عزام شہید ہو گئے۔ ایک کم سن بچے کی لاش بھی ملی جس کے بعد حملے میں شہداء کی تعداد چار ہو گئی۔

اسی طرح گذشتہ رات غزہ شہر کے مشرق میں شارع دیر اللاتین میں قابض دشمن کی فائرنگ سے شہری محمد عبد اُبو راس شہید اور دیگر زخمی ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق ابو راس کو پچھلے ہفتے قابض اسرائیل کے عقوبت خانے سے رہا کیا گیا تھا۔

غزہ شہر کے جنوب مشرق میں محلہ زیتون کے جنوب میں "دولہ" چوراہے کے گردونواح پر قابض اسرائیل کی توپ خانے کی بمباری کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہو گئے، جو کہ اس علاقے میں اسرائیلی ٹینکوں کی پیش قدمی اور کیمپ ابو مراحیل میں بے گھر افراد کے خیموں کی طرف فائرنگ کے ساتھ پیش آئی۔

غزہ شہر کے مشرقی علاقوں کو بھی توپ خانے کی بمباری کا نشانہ بنایا گیا، جو کہ شہر کے شمال میں ہیلی کاپٹر طیاروں کی طرف سے کی گئی بمباری کے ساتھ موافق تھی۔

قابض دشمن کی توپ خانے نے خان یونس شہر کے مشرقی علاقوں اور جنوبی قطاع کے شہر رفح کے شمال مغرب میں بمباری کی۔

قابض اسرائیلی افواج فضائی اور توپ خانے کی بمباری کے ذریعے بے گھر افراد کے مقامات پر، نام نہاد "زرد لائن" کے اندر انہدام اور تباہی کے آپریشنز کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ سامان، امداد اور سفر کی نقل وحرکت پر پابندیاں بھی بدستور جاری ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت کے اعداد وشمار کے مطابق، گذشتہ دس اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے شہداء کی تعداد بڑھ کر ایک ہزار دو سو چالیس ہو گئی ہے، اس کے علاوہ چار ہزار چھہتر زخمی ہوئے ہیں، اور آٹھ سو چار لاشیں نکالی گئی ہیں۔

سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جارحیت کے مجموعی اعداد وشمار بھی تہتر ہزار تین سو پینسٹھ شہداء اور ایک لاکھ چھہتر ہزار ایک سو پچاسی زخمیوں تک پہنچ گئے ہیں، جو کہ غزہ پر قابض دشمن کی جاری جارحیت کی بھاری انسانی قیمت کا اشارہ ہے۔

پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں خونریز کریک ڈاؤن

انتخابی عمل پر سنگین سوالات، عوامی تحریک نے اسلام آباد کے دعووں کو چیلنج کر دیا

مظاہرین کا الزام: سکیورٹی فورسز کے سائے میں انتخابات، درجنوں شہری ہلاک، سیکڑوں زخمی، ہزاروں گرفتار

بنیادی حقوق سے محروم شہریوں کے نہتے احتجاج پر پاکستان رینجرز اور سکیورٹی فورسز کی شدید فائرنگ اور آنسو گیس کی شیلنگ؛ عوامی احتجاج کو طاقت کے ذریعے منتشر کرنے کا منظر۔

مظفرآباد / خصوصی رپورٹ: پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) ایک گہرے سیاسی اور انسانی بحران کی لپیٹ میں ہے، جہاں حالیہ قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد عوامی احتجاج مزید شدت اختیار کر گیا ہے۔ مختلف علاقوں میں سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں، پرتشدد جھڑپوں اور گرفتاریوں کے بعد انتخابی عمل کی شفافیت، انسانی حقوق کی صورتحال اور اسلام آباد کے زیرِ انتظام خطے میں طرزِ حکمرانی پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں جاری عوامی تحریک اس بنیادی تضاد کو نمایاں کرتی ہے کہ اسلام آباد جس خطے کو برسوں سے 'آزاد کشمیر' قرار دیتا آیا ہے، وہاں عوام خود سیاسی آزادی، خودمختاری، بنیادی حقوق اور شفاف نمائندگی کے مطالبات کے لیے مسلسل سڑکوں پر ہیں۔ مبصرین کے مطابق موجودہ احتجاج اس دعوے اور زمینی حقائق کے درمیان موجود واضح فرق کو اجاگر کرتا ہے۔ مظاہرین، اپوزیشن جماعتوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کا الزام ہے کہ انتخابات آزادانہ ماحول میں منعقد نہیں ہوئے بلکہ بھاری سکیورٹی تعیناتی، سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں، مواصلاتی پابندیوں اور خوف کی فضا میں پولنگ کرائی گئی، جس کے باعث عوام کی حقیقی رائے سامنے نہیں آ سکی۔ دوسری جانب پاکستانی حکومت ان تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے مؤقف اختیار کرتی ہے کہ انتخابی عمل آئین اور قانون کے مطابق اور مکمل شفافیت کے ساتھ انجام پایا۔

گزشتہ کئی ماہ سے جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JKJAAC) کی قیادت میں عوام مہنگائی، بے روزگاری، بجلی کے بھاری نرخ، بہتر طرزِ حکمرانی، سیاسی اصلاحات، علاقائی خودمختاری اور انتخابی شفافیت کے مطالبات کے لیے مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاجی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ عوامی مسائل کے حل کے بجائے اختلافِ رائے کو طاقت کے ذریعے دبانے کی پالیسی اختیار کی گئی، جس کے باعث عوام میں بے چینی مزید بڑھ گئی ہے۔ مقامی تنظیموں، مختلف میڈیا رپورٹس اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے مطابق مظفرآباد، میرپور، راولاکوٹ اور دیگر علاقوں میں احتجاجی مظاہروں کے خلاف سکیورٹی فورسز نے سخت کارروائیاں کیں۔ ان رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کارروائیوں کے دوران درجنوں شہری ہلاک، سیکڑوں زخمی جبکہ ہزاروں افراد کو گرفتار یا حراست میں لیا گیا۔ تاہم انسانی حقوق کی تنظیموں نے ان واقعات کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے تاکہ حقائق عوام کے سامنے لائے جا سکیں۔ پاکستانی حکام کا کہنا ہے کہ امن وامان کی بحالی کے لیے کارروائی ناگزیر تھی اور بعض شرپسند یا مسلح عناصر احتجاج میں شامل ہو گئے تھے۔ تاہم احتجاجی حلقوں اور ناقدین کا دعویٰ ہے کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی متعدد ویڈیوز اور دیگر دستیاب مناظر سرکاری مؤقف سے مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں، خصوصاً پاکستان تحریکِ انصاف (پی ٹی آئی)، نے انتخابی عمل پر شدید اعتراضات اٹھاتے ہوئے بے ضابطگیوں، سیاسی مداخلت اور غیر مساوی ماحول کے الزامات عائد کیے۔۔۔

غزہ میں مزاحمتی سکیورٹی فورسز کی طرف سے فلسطینی شہریوں حفاظتی اقدامات کی پابندی پر زور

غزہ: غزہ کی پٹی میں مزاحمتی سکیورٹی کے تحت کام کرنے والے الحارس پلیٹ فارم نے موجودہ مرحلے کے دوران سکیورٹی ڈسپلن کی سطح میں کسی بھی قسم کی گراوٹ کے خلاف خبردار کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ خطرے کی سطح کم ہونے کا احساس بعض مجاہدین کو حفاظتی اقدامات میں غفلت برتنے پر مائل کر سکتا ہے، جو قابض دشمن کو نگرانی، جال میں پھنسانے یا ٹارگٹ کلنگ کے آپریشنز کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ پلیٹ فارم نے ایک بیان میں اس بات پر سختی سے زور دیا کہ سکیورٹی پروٹوکول کی مکمل پابندی لازمی ہے اور کسی ایسے طرزِ عمل کی طرف ہرگز نہ لوٹا جائے جو نقل وحرکت، موجودگی کی جگہوں یا مواصلاتی ذرائع کو ظاہر کر دے، خواہ حالات کتنے ہی اطمینان بخش کیوں نہ دکھائی دیں۔

بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ رازداری کو برقرار رکھنا، روٹین کو توڑنا اور کام کے طریقوں کو تبدیل کرنے میں جلد بازی نہ کرنا قابض دشمن کے ان منصوبوں کو ناکام بنانے میں فیصلہ کن عوامل ہیں جو کسی بھی سکیورٹی سوراخ یا غفلت کا فائدہ اٹھانے کی تاک میں رہتا ہے۔

یہ انتباہ غزہ کی پٹی کے امن معاہدے کے انتظامات کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونے کے ساتھ سامنے آیا ہے، جو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور پیس کونسل کی طرف سے ایک ایسے معاہدے تک پہنچنے کے اعلان کے بعد سامنے آیا ہے جسے ٹرمپ نے تاریخی قرار دیا تھا، جو پٹی میں فائر بندی کے اگلے مرحلے پر عمل درآمد کی راہ ہموار کرتا ہے۔

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے ایسے وقت میں مفاہمت تک پہنچنے کا اعلان کیا ہے جن میں اس کے ہتھیاروں کے فائل سے متعلق خصوصی انتظامات شامل ہیں، جب کہ اس دوران پٹی کے انتظام وانصرام کے مستقبل کے حوالے سے جاری اختلافات اور مذاکراتی عمل سے غیر حاضری کے سائے میں اس بات پر سوالات جاری ہیں کہ ان انتظامات میں فلسطینی اتھارٹی کا کیا مقام ہوگا۔

اعلان کردہ معلومات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مفاہمت میں دھڑوں کی عسکری صلاحیتوں کی واپسی کو روکنے کے لیے کام کرنا شامل ہے، اس کے علاوہ نئے سکیورٹی اور انتظامی انتظامات پر تبادلہ خیال جاری ہے، جب کہ نفاذ کی تفصیلات اور پٹی کا انتظام سنبھالنے والے فریقین کے حوالے سے بحث اب بھی متعلقہ فریقوں کے درمیان جاری ہے۔

یہ پیش رفت جنگ کے خاتمے کے لیے جاری بین الاقوامی کوششوں کے ساتھ ہو رہی ہے، اس انتباہ کے درمیان کہ کسی بھی سیاسی یا انسانی انتظامات کی کامیابی داخلی فلسطینی اتفاق رائے کے حصول اور بین الاقوامی ضمانتوں کی فراہمی سے مشروط رہے گی جو غزہ کی پٹی میں تعمیر نو اور استحکام کو پختہ کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔

غزہ سے قابض فوج کا انخلا: کسی بھی معاہدے سے قبل زمینی حقائق مسلط کرنے کی سازش

غزہ: غزہ کی پٹی میں فائر بندی کے حصول کے لیے بالواسطہ مذاکرات میں پیش رفت کی مسلسل خبروں کے باوجود اسرائیلی کشیدگی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس صورتحال پر سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ محض مذاکراتی عمل یا اس کے نتائج کا ردعمل نہیں ہے، بلکہ یہ ایک طویل مدتی اسرائیلی حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے جس کا مقصد زمینی اور سیاسی حقائق کو زبردستی مسلط کرنا ہے۔

ایک مستقل حکمت عملی

سیاسی تجزیہ کار محمد القیق کا کہنا ہے کہ قابض فوج کی طرف سے غزہ پٹی میں جو کچھ نافذ کیا جا رہا ہے وہ ایک مستقل اسٹریٹجک ایجنڈے کا حصہ ہے جو مذاکرات کی پیش رفت یا تعطل سے متاثر نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ قابض فوج مذاکراتی راستے کے متوازی اپنی عسکری اور سیاسی تیاریوں کو بھی عملی جامہ پہنا رہی ہے۔

القیق نے ہمارے نامہ نگار سے بات کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ ایجنڈا تین اہم محوروں پر مبنی ہے۔

پہلا محور: عسکری کنٹرول کے دائرے کو وسعت دے کر غزہ پٹی کو تین حصوں میں تقسیم کرنا اور ایک نیا جغرافیائی رخ دینا تاکہ پٹی کے اندر تقسیم کو پختہ کیا جا سکے۔

دوسرا محور: غیر منظم گروہوں کے اثر و رسوخ کو بڑھا کر اندرونی انتشار کی حالت کو گہرا کرنا اور سیکیورٹی صورتحال پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے نئے ذرائع تلاش کرنا۔

تیسرا محور: فلسطینی سیاسی فکر کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور کسی بھی ایسے فلسطینی جسم کے قیام کو روکنا جو غزہ پٹی اور مغربی کنارے کے درمیان جغرافیائی رابطے کو برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، تاکہ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے کسی بھی منصوبے کی راہ میں رکاوٹ ڈالی جا سکے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ پالیسی فلسطینی دھڑوں کے موقف یا ان کے اجلاسوں کے نتائج سے منسلک نہیں ہے، بلکہ یہ ایک واضح اسرائیلی پلان پر مبنی ہے جس پر مسلسل عمل درآمد کیا جا رہا ہے، ایسے وقت میں جب اسرائیل اپنی کارروائیوں کو جاری رکھنے کا جواز فراہم کرنے کے لیے حماس تحریک کو مذاکرات کے تعطل کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

استعماری نظریات

دوسری طرف، مصنف اور سیاسی تجزیہ کار محمد مصطفیٰ شاہین کا ماننا ہے کہ مذاکرات میں پیش رفت کے دعوؤں کے ساتھ ساتھ جارحیت کا یہ سلسلہ محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ یہ ایک استعماری نظریے کی عکاسی کرتا ہے جو کسی بھی معاہدے تک پہنچنے سے پہلے سیاسی حقیقت کو نئے سرے سے تشکیل دینے اور طاقت کے نئے توازن مسلط کرنے کے لیے فوجی طاقت کا استعمال کرتا ہے۔

شاہین نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ قابض فوج یہ بات بخوبی جانتی ہے کہ جنگ کا کوئی بھی خاتمہ اسے سیاسی اور قانونی ذمہ داریوں میں جکڑ دے گا، اس لیے وہ پرامن معاہدے سے پہلے اپنے میدانی فوائد کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہتی ہے اور ایسے حقائق پیدا کرنا چاہتی ہے جنہیں بعد میں تبدیل کرنا مشکل ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پالیسی "مذاکراتی جبر" کے اس طریقے سے مطابقت رکھتی ہے جہاں فوجی کارروائیوں کو فلسطینی فریق پر دباؤ ڈالنے اور ایسے سمجھوتے حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو صرف مذاکرات کے ذریعے مسلط نہیں کیے جا سکتے۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عام شہریوں، پناہ گزین کیمپوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا، نیز ناکہ بندی اور بھوک کا سلسلہ جاری رکھنا، غزہ پٹی میں سیاسی اور انسانی ماحول کو اس طرح دوبارہ ڈھالنے کی کوششوں کا حصہ ہے جو اسرائیلی استعماری منصوبے کے مفاد میں ہو۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قابض فوج مذاکرات کو جنگ کے خاتمے کے راستے کے طور پر نہیں بلکہ فوجی کارروائیوں کے انتظام کے لیے ایک پردے کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

بین الاقوامی قانون کے تناظر میں، شاہین نے اس بات کی نشاندہی کی کہ شہریوں کو نشانہ بنانا، بھوک مسلط کرنا، انسانی امداد کی فراہمی کو روکنا، اور جبری نقل مکانی جنیوا کنونشنز اور روم اساتیوٹ کے تحت قانونی ذمہ داریوں کو جنم دیتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات کے دوران جارحیت کا یہ تصادم مذاکرات میں حسنِ نیت کے اصول اور بین الاقوامی قانون کے ان قواعد کے منافی ہے جو سیاسی نتائج مسلط کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کی ممانعت کرتے ہیں۔

دونوں تجزیہ کار اس بات پر متفق ہیں کہ اسرائیل علاقائی اور اندرونی حالات، بشمول سیاسی اور انتخابی حساب کتاب، کا فائدہ اٹھا رہا ہے تاکہ اپنی فوجی کارروائیوں کو وسعت دے سکے اور ایسے مزید میدانی حقائق مسلط کر سکے جو جغرافیائی اور سیاسی تقسیم کو گہرا کریں، اور فلسطینیوں پر مذاکرات کی لاگت کو بڑھا دیں، تاکہ کسی بھی ممکنہ معاہدے سے پہلے اسے اضافی دباؤ کے کارڈز حاصل ہوں۔

شاہین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کوئی بھی قابلِ عمل تصفیہ ایک جامع اور مستقل فائر بندی، غزہ پٹی سے قابض فوج کے انخلا، ناکہ بندی کے خاتمے، انسانی امداد کی بلاتعطل ترسیل کی ضمانت، اور تعمیرِ نو کے آغاز پر مبنی ہونا چاہیے، کیونکہ یہ وہ حقوق ہیں جن کی ضمانت بین الاقوامی قانون دیتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایسا کوئی بھی معاہدہ جو ان اصولوں پر مبنی نہ ہو، ناکامی کا شکار رہے گا اور کبھی منصفانہ یا پائیدار امن قائم نہیں کر پائے گا۔

دوسری طرف، میدانِ جنگ میں قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں اپنی فوجی کارروائیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، اور یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بالواسطہ مذاکرات کا سلسلہ بھی جاری ہے، جبکہ فلسطینیوں کی طرف سے یہ الزامات عائد کیے جا رہے ہیں کہ اسرائیل زمینی سطح پر نئے حقائق مسلط کرنے کے لیے مذاکراتی راستے کا استحصال کر رہا ہے۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق، فائر بندی کے نفاذ کے بعد سے قابض فوج کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک 230,1 سے زائد فلسطینی شہید اور 4 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

قابض اسرائیل کی طرف سے نحالین میں سات گھروں کے انہدام کے نوٹس

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غرب اردن میں شہریوں پر انہدام اور دباؤ کی کارروائیوں میں اضافے کے فریم ورک کے اندر بیت لحم شہر کے مغرب میں واقع بلدہ نحالین میں سات گھروں کی مسماری کے نوٹس جاری کیے۔ بلدہ نحالین کے میئر نعیم فنون نے صحافتی بیانات میں واضح کیا کہ قابض فوج نے قصبے کے علاقے "باقوش" پر دھاوا بولا اور سات فلسطینی شہریوں کی ملکیت والے گھروں کے انہدام کے زبانی نوٹس جاری کیے۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ ان نوٹسز میں احمد محمود شغارنہ کا دو منزلہ گھر شامل ہے جس کا رقبہ ایک سو اسّی مربع میٹر ہے، اس کے علاوہ محمد حسن شغارنہ کا چار منزلہ گھر اور محمد اسماعیل فنون کا دو منزلہ گھر بھی شامل ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ان نوٹسز کی زد میں عیسیٰ محمود مصطفیٰ کا ایک منزلہ گھر بھی آیا جس کا رقبہ ایک سو ساٹھ مربع میٹر ہے، اور احمد خالد نجاجرہ کا گھر بھی شامل ہے جس کا رقبہ ایک سو پچاس مربع میٹر ہے۔

انہوں نے توجہ دلائی کہ انہدام کے احکامات میں شہری محمد ابراہیم شگارنہ کا دو منزلہ گھر اور محمد محمود مصطفیٰ کا ایک منزلہ گھر بھی شامل ہے۔ فنون نے اس بات کی تصدیق کی کہ قابض دشمن نے اس قدم سے تین دن قبل دو دونم رقبے پر قائم ایک تجارتی تنصیب کے انہدام کے نوٹس کے ساتھ ساتھ شہریوں محمد یوسف عوض اور احمد محمد نجاجرہ سے تعلق رکھنے والے دو گھروں کے نوٹس بھی جاری کیے تھے، جو بلدہ میں تعمیراتی ڈھانچے کو مسلسل نشانہ بنائے جانے کی عکاسی کرتا ہے۔

فلسطینی انفارمیشن سینٹر "معطی" نے جون کے مہینے کے دوران قابض دشمن کی طرف سے فلسطینیوں کے گھروں کے انہدام کے بیالیس آپریشنز کے نفاذ کا رصد کیا ہے، اس کے علاوہ غرب اردن میں فلسطینیوں کی املاک کو تباہ کرنے اور نشانہ بنانے کے تین سو تین آپریشنز بھی شامل ہیں۔

دیوار اور بستی مخالف کمیشن نے گھروں کے انہدام اور فلسطینیوں کی تعمیرات کا محاصرہ کرنے کی پالیسی میں اضافے کی دستاویزات جاری کیں، جن میں یہ اشارہ کیا گیا کہ قابض افواج نے سنہ 2026ء کے آغاز سے لے کر اب تک تین سو اکتالیس انہدام کے آپریشنز نافذ کیے ہیں، جن کے نتیجے میں سات سو چالیس تنصیبات تباہ ہوئیں اور نو سو تئیس شہری بے گھر ہوئے، جن میں پانچ سو چھیاسٹھ بچے بھی شامل ہیں۔ کمیشن نے سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران غرب اردن کے طول و عرض میں قابض افواج اور یہودی آبادکاروں کی طرف سے گیارہ ہزار چوہتر حملوں کے نفاذ کو ریکارڈ کیا۔

غزہ میں قابض دشمن کا انخلا اور جارحیت جنگ بندی کی مفاہمتوں کو ناکام بنانے کی گھناؤنی سازش ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی بمباری جس کے نتیجے میں اٹھارہ سے زائد شہری شہید ہو گئے اور پورے کے پورے خاندان مٹ گئے، جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کو مکمل کرنے کے لیے امریکی انتظامیہ سمیت ثالثوں کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتوں کو معطل کرنے کے ہدف کے تحت جنگی مجرم بنجمن نیتن یاھو کی حکومت کی طرف سے اختیار کردہ ایک سوچی سمجھی کشیدگی کی عکاسی کرتی ہے۔ حماس نے ایک پریس بیان میں ثالثوں اور معاہدے کے ضامنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں اٹھائیں، ان اسرائیلی جرائم کی مذمت کریں اور قابض حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ معاہدے کے تحت اپنے جرائم اور جارحیت کو روکے۔ جماعت نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ وحشیانہ افعال جو جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے درجے پر فائز ہیں، قابض رہنماؤں کا محاسبہ کرنے اور ہمارے عوام کے تحفظ کے لیے کافی اقدامات اٹھانے کے لیے عالمی برادری کی طرف سے ایک رسمی اور قانونی تحریک کا تقاضا کرتے ہیں، جو اب بھی نسل کشی اور جبری نقل مکانی کے خطرے کا سامنا کر رہے ہیں۔

اتوار کی شام کو مغربی غزہ میں دو اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں ایک بچے سمیت چھ شہری شہید ہو گئے اور دیگر زخمی ہو گئے، جس کے بعد آج فجر سے لے کر اب تک پٹی پر ہونے والے حملوں کے شہداء کی تعداد اٹھارہ تک پہنچ گئی ہے۔

ایران سے اسرائیل کو بچانے میں امریکہ کا اسلحہ ذخیرہ ختم!
مستقبل میں کسی نئی بڑی جنگ کی صورت میں امریکہ کی تیاریوں پر دفاعی ماہرین تشویش میں مبتلا

واشنگٹن،(ایجنسی) ایران کے ساتھ جاری فوجی تنازع کے درمیان امریکہ کی دفاعی تیاریوں کے بارے میں بڑے خدشات سامنے آئے ہیں۔ امریکی یورپی کمان کے سربراہ جنرل ایلکسس گرنکیوچ نے پینٹاگون کو خبردار کردیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکی بحریہ کے پاس اب اتنے جنگی جہاز اور انٹرسیپٹر میزائلیں نہیں بچے ہیں کہ وہ طویل عرصے تک اسرائیل کو ایران کے بیلسٹک میزائل حملوں سے بچاتا رہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق جنرل گرنکیوچ نے بحیرہ روم میں ایک اور امریکی ڈسٹرائیر کی تعیناتی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوا تو امریکہ کو مستقبل میں ایک مشکل فیصلہ لینا پڑ سکتا ہے۔ اسے یہ طے کرنا ہوگا کہ وہ سرزمین کی حفاظت کو ترجیح دے یا پھر اسرائیل کی حفاظت کیلئے وہ اپنے وسائل خرچ کرتا رہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ موجودہ جنگ کے دوران امریکہ نے اسرائیل کے مقابلے کہیں زیادہ انٹرسیپٹر میزائلیں فائر کی ہیں۔ ان میزائلوں کا استعمال ایران کی بیلسٹک میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کرنے کے لیے کیا گیا۔ دفاعی امور سے وابستہ ایک تھنک ٹینک سی ایس آئی ایس اور امریکی محکمہ دفاع کے داخلی جائزوں کے مطابق امریکہ کے کئی اہم میزائل سسٹم کا بڑا حصہ استعمال ہو چکا ہے۔ ان میں 'تھاڈ' اور 'پیٹریاٹ' جیسے فضائی دفاعی نظام کے تقریباً 50 فیصد انٹرسیپٹرز خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پریسجن اسٹرائیک میزائل، ٹوماہاک کروز میزائل، جے اے ایس ایس ایم اور ایس ایم-3/ایس ایم-6 جیسی میزائلوں کا ذخیرہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق ان جدید میزائلوں کو تیار کرنا آسان نہیں ہے۔ جنگ کے دوران خرچ ہوئے ہتھیاروں کی بھرپائی کرنے اور پرانی سطح کا ذخیرہ تیار کرنے میں امریکی فوج کو کئی سال لگ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دفاعی ماہرین مستقبل میں کسی نئی بڑی جنگ کی صورت میں امریکہ کی تیاریوں پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔

ایران کو سخت دھمکیاں، پھر یوٹرن؟ ٹرمپ کی پالیسی پر نئی تنقیدی رپورٹ سامنے آگئی
ٹیکو کی اصطلاح استعمال کرنے لگے امریکی صدر کے ناقدین، حامیوں نے کہا "فوجی تصادم سے گریز اور مذاکرات کمزوری نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا سفارتی فیصلہ تھا"

واشنگٹن،(ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ایران سے متعلق پالیسی ایک بار پھر بحث کا موضوع بن گئی ہے۔ بعض مبصرین اور ناقدین کا کہنا ہے کہ ٹرمپ نے کئی مواقع پر ایران کے خلاف سخت بیانات اور دھمکیاں دیں، تاہم بعد میں ان پر مکمل عمل درآمد نہیں کیا۔ رپورٹس کے مطابق 21 مارچ کو صدر ٹرمپ نے دھمکی دی تھی کہ اگر ایران نے آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر نہ کھولا تو ایران کے بجلی گھروں کو تباہ کر دیا جائے گا۔ بعدازاں اس معاملے پر دی گئی ڈیڈ لائن میں پہلے پانچ دن اور پھر مزید ایک ہفتے کی توسیع کر دی گئی۔ یکم اپریل کو ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا تھا کہ اگر اس نے آبنائے ہرمز کے معاملے پر اپنا موقف تبدیل نہ کیا تو امریکہ انتہائی سخت فوجی کارروائی کرے گا۔ تاہم اس بیان کے بعد فوری طور پر کوئی بڑا فوجی اقدام سامنے نہیں آیا۔ چند روز بعد انہوں نے سوشل میڈیا پر ایران کے خلاف ایک سخت لہجے میں پیغام بھی جاری کیا۔ 7 اپریل کو امریکی صدر نے ایک اور سخت بیان دیا، جس پر عالمی سطح پر شدید ردعمل سامنے آیا اور بعض انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس بیان پر تشویش ظاہر کی۔ بعدازاں اگلے ہی روز دونوں فریقوں کے درمیان عارضی جنگ بندی کا اعلان کیا گیا۔ 4 مئی کو ٹرمپ نے 'آپریشن پروجیکٹ فریڈم' کا اعلان کیا، جس کا مقصد آبنائے ہرمز میں پھنسے بحری جہازوں کو تحفظ فراہم کرنا بتایا گیا۔ تاہم صرف دو روز بعد انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کہا کہ اس کارروائی کو عارضی طور پر روک دیا گیا ہے تاکہ مذاکرات کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔ 11 جون کو بھی صدر ٹرمپ نے ایران کے خلاف سخت فوجی کارروائی، اہم تیل تنصیبات پر کنٹرول اور دیگر اقدامات کی دھمکی دی، لیکن چند گھنٹوں بعد انہوں نے موقف تبدیل کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ ایران کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے، اس لیے سفارتی راستہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق ان واقعات کے بعد ٹرمپ کے ناقدین نے ٹیکو کی اصطلاح استعمال کرنا شروع کی، جبکہ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ فوجی تصادم سے گریز اور مذاکرات کو موقع دینا کمزوری نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا سفارتی فیصلہ تھا۔ امریکی صدر یا وائٹ ہاؤس کی جانب سے اس اصطلاح پر باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا تاہم ایران سے متعلق امریکی پالیسی پر بحث بدستور جاری ہے۔

سعودی ولی عہد کا صدر ٹرمپ سے ٹیلیفونک رابطہ

ریاض/ واشنگٹن: سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ٹیلیفونک گفتگو میں مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کم کرنے کے لیے مذاکرات اور سفارتی کوششوں کو ترجیح دینے پر زور دیا ہے۔ سعودی سرکاری خبر رساں ایجنسی ایس پی اے کے مطابق ولی عہد نے گفتگو کے دوران کہا کہ موجودہ حالات میں تمام فریقوں کو تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرنے چاہییں جو خطے میں امن و استحکام کو فروغ دیں۔ شہزادہ محمد بن سلمان نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے سفارتی حل تلاش کیے جائیں جو مثبت نتائج دیں، علاقائی سلامتی کو محفوظ بنائیں اور مشرق وسطیٰ کو ایک وسیع جنگ کی طرف جانے سے روکیں، کیونکہ اس کے اثرات صرف خطے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی امن و استحکام بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ بیان کے مطابق دونوں رہنماؤں نے سعودی عرب اور امریکا کے درمیان مختلف شعبوں میں جاری تعاون کا بھی جائزہ لیا اور دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ سعودی خبر رساں ایجنسی نے اس گفتگو کی مزید تفصیلات جاری نہیں کیں، تاہم اسے ایسے وقت میں اہم قرار دیا جا رہا ہے جب مشرق وسطیٰ میں سکیورٹی صورتحال بدستور کشیدہ ہے اور مختلف ممالک کشیدگی کم کرنے کے لیے سفارتی رابطوں میں مصروف ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق سعودی عرب حالیہ بحران کے دوران سفارتی حل اور مذاکرات پر زور دے کر خطے میں استحکام برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ امریکا بھی مختلف علاقائی شراکت داروں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔

آبنائے ہرمز سے متعلق ایران کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں
اس اہم آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے سے متعلق خبروں کی تردید، گردش کرنے والی خبریں حقیقت پر مبنی نہیں

تہران،(ایجنسیاں): ایران نے ان خبروں کو مسترد کر دیا ہے جن میں دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ تہران نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے منصوبے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق باخبر ذرائع نے واضح کیا ہے کہ ایران نے آبنائے ہرمز سے متعلق اپنی موجودہ پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض غیر ملکی اور ایران مخالف ذرائع ابلاغ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ایران آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے ایک منصوبے پر متفق ہو گیا ہے، تاہم ذمہ دار ذرائع نے ان اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ فارس نیوز کے مطابق ذرائع کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز جیسے اہم اور اسٹریٹجک بحری راستے کے حوالے سے ایران کا مؤقف پہلے جیسا برقرار ہے اور اس میں کسی نئی پیش رفت یا تبدیلی کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ ذرائع نے مزید کہا کہ [illegible] ہیں اور ایران کی پالیسی کے بارے میں غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آبنائے ہرمز کی صورتحال عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے، کیونکہ یہ دنیا کے اہم ترین بحری راستوں میں شمار ہوتی ہے اور عالمی تیل و گیس کی بڑی مقدار اسی راستے سے گزرتی ہے۔ سیاسی اور معاشی تجزیہ کاروں کے مطابق آبنائے ہرمز سے متعلق کسی بھی فیصلے یا بیان کے عالمی توانائی کی منڈی، بحری تجارت اور مشرق وسطیٰ کی سلامتی پر فوری اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، اسی [illegible]

ایران ہر دھمکی کو سنجیدگی سے لیتا ہے، مسلح افواج ہر صورتحال کے لیے تیار: قائم مقام وزیر دفاع

ایران کے قائم مقام وزیر دفاع مجید ابن الرضا نے کہا ہے کہ ایران اپنے مخالف ممالک کی جانب سے دی جانے والی ہر دھمکی کو حقیقی اور قابلِ اعتبار سمجھتا ہے، خواہ وہ نفسیاتی دباؤ یا جنگی پروپیگنڈے کا حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق مجید ابن الرضا نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کسی بھی ممکنہ خطرے کو معمولی نہیں سمجھتا اور ہر قسم کی دھمکی کو پوری سنجیدگی سے لیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران نہ تو کسی خطرے سے غافل ہوگا اور نہ ہی خاموش تماشائی بن کر بیٹھے گا، جبکہ ملک کی مسلح افواج ہر ممکن صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ قائم مقام وزیر دفاع نے کہا کہ ایران ہر دھمکی کو اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے، فوجی تیاریوں میں اضافہ کرنے، دفاعی حکمت عملی کو بہتر بنانے اور دشمن کے خلاف مؤثر بازدار قوت برقرار رکھنے کے موقع کے طور پر استعمال کرے گا۔

ایران آئندہ دو برس کی بدترین صورتحال کے لیے تیار ہے: نائب صدر

تہران،(یو این آئی): ایران کے نائب صدر محمد رضا عارف نے کہا ہے کہ ملک آئندہ دو برسوں میں ممکنہ بدترین حالات کا سامنا کرنے کیلئے مکمل طور پر تیار ہے، جبکہ کسی بھی جنگی صورتحال کے باوجود عوام کو ضروری اشیاء کی فراہمی یقینی بنائی گئی ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق نائب صدر محمد رضا عارف نے کہا کہ حالیہ کشیدگی اور جنگی حالات کے باوجود ایرانی انتظامیہ نے عوام کو کسی بھی بنیادی ضرورت کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ دوسری جانب ایران کے سپریم لیڈر کے سینئر مشیر مجتبیٰ خامنہ ای نے خبردار کیا کہ اگر ایرانی بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا تو اس کے اثرات میدان جنگ سے باہر بھی محسوس کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی طاقتوں کی جانب سے گزشتہ ڈھائی سو برس میں قائم کیا گیا عالمی نظام ایسے اقدامات کے نتیجے میں تباہ ہو سکتا ہے۔ ایرانی حکام کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب خطے میں ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی بدستور برقرار ہے۔

اٹلی نے اسپین کے ساتھ شینگن سفری سہولت عارضی طور پر معطل کر دی

روم،(ایجنسی): اٹلی نے مراکش سے اسپین کے شمالی افریقی علاقے سیوتا میں بڑی تعداد میں غیر قانونی تارکین وطن کی آمد کے بعد اسپین کے ساتھ شینگن معاہدے کے تحت حاصل آزادانہ سفری سہولت کو عارضی طور پر معطل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اٹلی کی وزارتِ داخلہ کے مطابق اس فیصلے کے بعد اسپین سے فضائی یا بحری راستے کے ذریعے اٹلی آنے والے تمام مسافروں کو داخلے کے وقت اپنی شناخت اور سفری دستاویزات، بشمول پاسپورٹ، پیش کرنا ہوں گے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حالیہ دنوں میں مراکش سے

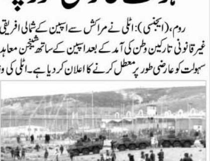

ہزاروں تارکین وطن اسپین کے علاقے سیوتا میں داخل ہوئے۔ مختلف میڈیا رپورٹس کے مطابق اس ہجوم کے دوران متعدد افراد ہلاک اور زخمی بھی ہوئے، جس کے بعد یورپی ممالک میں سرحدی سکیورٹی اور امیگریشن پالیسی پر نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ اٹلی کا کہنا ہے کہ یہ اقدام عارضی نوعیت کا ہے اور اس کا مقصد غیر قانونی نقل و حرکت پر نظر رکھنا، سرحدی سکیورٹی کو مضبوط بنانا اور ممکنہ سکیورٹی خدشات سے نمٹنا ہے۔ واضح رہے کہ شینگن معاہدہ یورپی ممالک کے درمیان ایک ایسا انتظام ہے جس کے تحت رکن ممالک کے شہری اور مسافر عام حالات میں بغیر سرحدی چیکنگ یا پاسپورٹ کنٹرول کے آزادانہ سفر کر سکتے ہیں۔ تاہم ہنگامی یا غیر معمولی حالات میں رکن ممالک کو عارضی طور پر سرحدی چیکنگ دوبارہ نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق حالیہ پیش رفت یورپ میں غیر قانونی امیگریشن، سرحدی تحفظ اور شینگن نظام کے مستقبل سے متعلق جاری بحث کو مزید تیز کر سکتی ہیں۔

یوکرینی افواج کا روس کی اہم فوجی تنصیبات پر حملہ

کییف،(ایجنسیاں) یوکرین نے روس کی فوجی اور توانائی کے بنیادی ڈھانچوں پر طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں سے حملہ کیا ہے جس میں روس کی جنگی معاونت کرنے والی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا کہ یوکرینی افواج نے روس کے سراتوف کے علاقے میں دو اسٹریٹجک مقامات کو نشانہ بنایا، جو کہ فرنٹ لائن سے 600 کلومیٹر سے زیادہ دور ہے۔ صدر کے مطابق نشانہ بنائی گئی اہم تنصیبات میں ساراتوف آئل ریفائنری اور اینگلز ملٹری ایئر بیس شامل ہیں۔ کالوگا کے علاقے میں یوکرین کی افواج نے لیوڈینوسکایا آئل ڈپو کے ایندھن ذخیرہ کرنے کی سہولت کو بھی نشانہ بنایا۔ مزید برآں حملے میں روس کے برائنسک علاقے میں ایک ایسی جگہ کو نشانہ بنایا گیا جو حملہ آور ڈرونز کو ذخیرہ کرنے، تیار کرنے اور لانچ کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ زیلنسکی نے یوکرین کی دفاعی افواج کا ملک کی طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور درست نتائج فراہم کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ صدر نے کہا کہ ہم جنگ اور مالیاتی جارحیت کو ہوا دینے والی روسی [illegible]

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

سڑک حادثات میں اضافہ

نئی سڑکوں کی تعمیر اور موجودہ سڑکوں کو چوڑا کرنے پر خاصا زور دیا جا رہا ہے۔ تاہم، ترقی کا یہ راستہ محفوظ سفر کے بارے میں بڑھتے ہوئے سوالات کو جنم دیتا ہے۔ جہاں مرکزی اور ریاستی حکومتیں سڑک کی حفاظت کے بارے میں بلند بانگ دعوے کر رہی ہیں، وہیں مرکزی وزارت برائے روڈ ٹرانسپورٹ کی طرف سے لوک سبھا میں پیش کیے گئے اعداد و شمار کچھ اور ہی تصویر پیش کرتے ہیں۔ وزارت کے مطابق، 2025 میں ملک میں سڑک حادثات میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اس عرصے کے دوران، 1.13 لاکھ سے زیادہ سڑک حادثات ہوئے، جن میں 1.83 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی جانیں گئیں۔ یہ اعداد و شمار سوال اٹھاتے ہیں: کیا سڑک کی تعمیر حکومت کی ترجیح ہے، اور کیا حفاظت ایک ثانوی تشویش ہے؟ جب کہ حکومت نے سڑک حادثات پر قابو پانے کے لیے بے شمار اسکیمیں، پروگرام اور مہمات شروع کی ہیں، سڑکوں پر ہونے والی اموات کا رجحان کیوں جاری ہے؟ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال، تیز رفتاری کے باعث ملک میں سب سے زیادہ سڑک حادثات ہوئے، جن کی تعداد 82,000 سے زیادہ تھی، جو کہ تمام سڑک حادثات کا تقریباً 16% ہے۔ یہ فیصد قومی شاہراہوں اور شہری سڑکوں پر سی سی ٹی وی کیمرے اور رفتار کی نگرانی کرنے والے دیگر آلات کی تنصیب کے باوجود ہے۔ اس کے باوجود اگر اب بھی زیادہ تر سڑک حادثات تیز رفتاری کی وجہ سے ہوتے ہیں تو اس کا تدارک کیسے کیا جائے؟ واضح طور پر، اگر سسٹم کی مناسب نگرانی کے بغیر اور ان کو بہتر بنانے کی مخلصانہ کوششوں کے بغیر آلات کی تنصیب محض ایک رسمی کام ہے، تو مثبت نتائج کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ حکومتی رپورٹس بتاتی ہیں کہ گزشتہ سال تقریباً 4000 سڑک حادثات غلط سمت میں گاڑی چلانے اور لین کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوئے، جب کہ ریڈ لائٹس جمپنگ سے 276 اور ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کے استعمال کی وجہ سے 136 سڑک حادثات ہوئے۔ صرف رواں سال کے پہلے چھ ماہ میں ملک بھر میں سڑک حادثات کی تعداد 2.8 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر سڑکوں پر ٹریفک قوانین پر عمل نہیں ہو رہا ہے تو اس کو یقینی بنانا کس کی ذمہ داری ہے؟ اسی طرح سڑکوں کی تعمیر میں خرابیوں اور گڑھوں کی وجہ سے ہونے والے حادثات کا ذمہ دار کون ہے؟ واضح رہے کہ جب تک حکومت ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی مخلصانہ کوششیں نہیں کرتی، سڑک حادثات پر قابو پانا ناممکن ہوگا۔ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ سڑکوں اور سفری سہولیات کی ترقی کسی بھی ملک کی ترقی، معاشی ترقی اور سماجی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ کاروبار کو بڑھانے، دور دراز علاقوں کو جوڑنے اور معمول کی زندگی کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم اگر سڑکیں موت کا سبب بن جائیں تو اس پر سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حکومت اب ایندھن کی کھپت کو کم کرنے کے لیے الیکٹرک گاڑیوں کو فروغ دینے کی پالیسی پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم سڑک حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

واقعاتِ چہلم امام حسین علیہ السلام

مولانا عبداللہ ظفر آبادی

چہلم امام حسین علیہ السلام جسے عربی میں ''اربعین حسینی'' کہا جاتا ہے۔ تاریخ اسلام اور بالخصوص تاریخ تشیع کا ایک انتہائی اہم، حساس اور پرملال دن ہے۔ چہلم سے مراد شہادت امام حسین علیہ السلام اور شہداء کربلا کے چالیس دن پورے ہونے کی یاد ہے۔ یہ دن ہر سال ۲۰ صفر المظفر کو منایا جاتا ہے۔

واقعات کربلا محض ایک دن کی عزاداری کا نام نہیں ہے بلکہ یہ کربلا کے انقلابی پیغام کی بقا، اہلبیت علیہم السلام کی اسیری سے رہائی، اور مدینہ واپسی کے سفر کا ایک عظیم سنگ میل ہے۔

مقتل مفید مولفہ محدث کبیر علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ مترجمہ حجۃ الاسلام علامہ آزاد حسین مشہدی مطبوعہ ادارۂ منہاج الصالحین لاہور کے صفحہ ۲۶۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''اربعین۔ چوں کہ یہ زمانے کا ہمیشہ سے رواج چلا آ رہا ہے کہ جب ان کا کوئی عزیز اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ اس کا چالیسواں مناتے ہیں۔ اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے صدقہ و خیرات کا اہتمام کرتے ہیں۔ اسے یاد کرتے ہیں۔ اور اس کی زندگی کے مختلف مراحل و مشکلات کو یاد کرتے ہیں۔ اس کی یاد میں مجالس برپا کرتے ہیں جس میں اس کے فضائل بیان کرتے ہیں اور اپنے قلوب میں اس کی یاد کو تازہ کرتے ہیں یا پھر اس پر مقالے لکھتے ہیں یا پھر اس پر کتابیں تالیف کرتے ہیں تاکہ وہ تاریخ کا حصہ بن جائے۔ جب کوئی ان مقالات اور کتب کو پڑھے گا تو اس کی زندگی کے سوانح اس کے سامنے آ جائیں گے اور اسے اپنے سامنے زندہ سمجھیں گے اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اس کی اقتدا کریں گے۔

جناب ابو ذر غفاری رضوان اللہ علیہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک قول نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مومن اس دنیا سے انتقال کرتا ہے تو زمین اس کے سوگ میں چالیس شبانہ و روز گریہ کرتی ہے۔

زرارہ سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رمایا۔ آسمان عزائے حسینی میں چالیس روز خون کے آنسو برساتا رہا۔ زمین چالیس دنوں تک سیاہ و تاریک رہی۔ سورج کو چالیس روز تک گرہن لگا رہا۔ آسمانی فرشتے آپ پر چالیس روز تک روتے رہے۔ جب تک عبیداللہ ابن زیاد کا سر ہمارے پاس نہیں پہنچا تھا اس وقت تک ہماری خواتین نے نہ خضاب کیا اور نہ آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ صرف اپنے گھروں تک ہی محدود رہ گئیں تھیں۔''

اس بھری کائنات میں کوئی تو بلند پایہ خطیب ہو یا کوئی بڑا محقق یا کوئی ایسا انسان ہو جو یہ ثابت کرے کہ جس نے اسلامی انسانی معاشرے کی اصلاح و خیر و برکت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہو، ہرگز نہیں۔ اگر کائنات میں کوئی ہستی ہے جس نے گھر، وطن، علاقہ، تعلق یہاں تک کہ اپنی زندگی بھی اللہ کے لئے اور اس کی مخلوق کی اصلاح کے لئے قربان کر دی ہو تو وہ صرف ایک ذات ہے جو فرزندؑ رسولؐ ہیں۔ جب ان کا کام عظیم ہے تو ان کی ذات والا صفات کے لئے مجالس و اجلاس اولیت رکھتے ہیں اس لئے فیوضات الٰہی کو پانے کے لئے روز اربعین کے لئے سفر کے مشکلات اٹھائے جائیں حرم شریف اور آپ کے مرقد مطہر پر حاضری دی جائے۔

ایک عام انسان کا چالیسواں صرف ایک دفعہ منایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا چالیسواں نہیں منایا جاتا ایسا کیوں؟ اس لئے کہ اس کی خوبیاں اور فضائل و صفات محدود ہوتے ہیں۔ لیکن سید الشہداء علیہ السلام کا چہلم ہر سال منانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کے فضائل لا محدود اور آپ کے صفات بے شمار ہیں۔ جب بھی آپ کی کسی فضیلت کا تکرار کیا جائے تو ہر بار نیا درس ملتا ہے اور جوں جوں آپ کے فضائل، آپ کی سیرت اور کارناموں کو بیان کیا جائے تو نئی نسل میں ایک بیدار روح پیدا ہوتی ہے اور وہ روحانی ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ جی ہاں جب ہر سال سید الشہداءؑ کا اربعین منایا جاتا ہے تو اس سے نہضت حسینیؑ کا ہوتا ہے اور دنیا کو معلوم ہوتا ہے کہ سرمایہء ننگ و نفرت اموی خاندان کس قدر ایک تاریخ کا مجرم خاندان تھا۔ جب حضرت سید الشہداءؑ پر بولا جاتا ہے اور ان کی شان و منقبت بیان کیا جاتا ہے تو داستان کربلا اور نہضت حسینیؑ میں خوب غور و خوض کیا جاتا ہے۔ پھر جب دوبارہ انہی فضائل و مناقب پر غور کیا جاتا ہے تو پہلے سے زیادہ ابواب کھلتے ہیں۔ اسی جہت سے شیعان حیدر کرار کی ہمیشہ سے عادت رہی ہے کہ وہ انہی مسائل سے تجدید عہد کرتے ہیں۔ ان امور کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی یہ روایت تقویت دیتی ہے کہ ''آسمان چالیس روز تک وقت طلوع آفتاب مشرقی سرخی اور وقت غروب غربی سرخی کے ساتھ امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرتا رہا''۔ کامل الزیارات باب ۲۸ صفحہ ۹۰

ارباب مقاتل لکھتے ہیں کہ اہل حرم کا قافلہ رہائی کے بعد شام سے روانہ ہوا تو بیس صفر کو حدود کربلا میں داخل ہوا، جابر ابن عبداللہ انصاری کربلا پہنچے ہوئے تھے۔ جابر رسولؐ خدا کے صحابی تھے آنکھوں سے نابینا تھے۔ جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر جابر نے سنی تو اپنے غلام کو لے کر کربلا کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ حدود کربلا میں داخل ہوئے تو غلام نے آگاہ کیا۔ جابر فوراً اونٹ سے اتر گئے اور غلام سے کہا مجھے فرزند رسول کی قبر پر پہنچا دے، غلام نے کہا یہ کیسے پتہ چلے کہ فرزند رسول کی قبر کون ہے؟ غلام سے جابر نے کہا مجھے قبروں کے درمیان کھڑا کر دے، ابھی پتہ چل جائے گا چنانچہ غلام نے جابر کا ہاتھ پکڑا اور قبروں کے درمیان کھڑا کر دیا۔ جابر نے کہا ''السلام علیک یا ابا عبداللہ، السلام علیک یا ابن رسول اللہ'' ناگاہ ایک گوشہء قبر سے آواز آئی ''وعلیک السلام یا جابرؓ'' جابر فرزند رسول کی قبر سے لپٹ کر رونے لگے کہ اسی اثناء میں ایک طرف سے گرد نمودار ہوئی۔ غلام نے جابر سے کہا کہ سیاہ جھنڈے اور عماریوں پر سیاہ پردے نظر آ رہے ہیں اور ابھی غلام اور جابر میں یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ بشیر نے آ کر جابر سے کہا آپ یہاں سے ہٹ جایئے اس لئے کہ قافلہ شام سے رہا ہو کر آیا ہے۔ جابر نے کہا ارے کیا شہزادی زینب سلام اللہ علیہا آ گئیں ہیں، جابر قبر حسین علیہ السلام سے ہٹ گئے۔ زینب سلام اللہ علیہا کا اونٹ قبر حسینیؑ پر آیا تو زینب سلام اللہ علیہا نے اونٹ کی بلندی سے اپنے کو بھائی کی قبر پر گرا دیا، کہا بھیا اٹھو بہن تمہارا چہلم منانے آئی ہے۔ اے ماں جائے تمہاری شہادت کے بعد خیموں میں آگ لگائی گئی، سروں سے چادریں چھین لی گئیں، عابد بیمار کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پیروں میں بیڑیاں، گلے میں خاردار طوق پنہائی گئیں، اے بھیا ہمیں کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں پھرایا گیا، بھیا ہم قید خانہء شام سے چھٹ کر آئے ہیں۔ ایک ایک بی بی اپنے شہداء کی قبروں پر آہ و فغاں کر رہی تھیں۔

پھر سید سجاد علیہ السلام نے بشیر سے پوچھا اے بشیر میرے نانا کے صحابی جابر کہاں ہیں، بشیر نے کہا شاہزادیوں کی عماریوں کو دیکھ کر جابر جھاڑیوں میں چھپ گئے ہیں۔ سید سجاد علیہ السلام جابر کے پاس آئے۔ جابر نے فرط عقیدت میں سید سجاد علیہ السلام کا ہاتھ چومنا چاہا مگر سید سجاد علیہ السلام نے ہاتھ کھینچ لیا۔ جابر نے کہا مولا ہم مدینہ میں آپ کا ہاتھ چوما کرتے تھے کیا بات ہے کہ آج دست بوسی کے شرف سے محروم کر رہے ہیں؟ سید سجاد علیہ السلام نے آستین ہٹائی اور کہا اے نانا کے صحابی ان ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائی گئی تھیں جابر میرے ہاتھ بہت زخمی ہیں۔ زمین کربلا پر شہدائے کربلا کا چہلم اس طرح سے منایا گیا کہ کربلا کے آس پاس کے دیہات کے مرد و زن جمع ہوئے عورتوں نے جناب زینبؑ وام کلثومؑ کو پرسہ دیا، مردوں نے سید سجاد علیہ السلام کو پرسہ دیا۔ یہ لٹا ہوا قافلہ تین دن ماتم کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔

عہد حاضر میں چہلم امام حسین علیہ السلام ایک بین الاقوامی تحریک بن چکا ہے۔ نجف اشرف سے کربلاء معلّی تک تقریباً ۸۰ رکلو میٹر کا پیدل سفر (جسے مشی یا اربعین واک کہا جاتا ہے) کیا جاتا ہے۔ ہر سال چہلم کے موقع پر دنیا بھر سے تقریباً تین، چار کروڑ انسان بلا تفریق مذہب و ملت، رنگ و نسل کربلا پہنچتے ہیں۔ یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا پرامن انسانی اجتماع ہے۔ عراقی عوام مور دنیا بھر کے مواکب زائرین کے لئے مفت رہائش، کھانا، ادویات اور ہر ممکن سہولت فراہم کرتے ہیں۔ جس کی مثال پوری کائنات میں نہیں ملتی۔

ہندوستانی مسلمان اور بی جے پی حکومت میں چیلنجز

عبدالحمید خان

آج کے سیاسی منظرنامے میں ہندوستانی مسلمانوں اور برسراقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے درمیان تعلقات بھارتی جمہوریت کے سب سے زیادہ زیر بحث اور حساس موضوعات میں سے ایک ہیں۔ بھارت کی مسلم آبادی، جو ملک کی کل آبادی کا تقریباً 14.2 فیصد ہے، موجودہ دور میں کئی طرح کے سماجی، سیاسی اور اقتصادی چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔

آج کے وقت میں مسلم کمیونٹی کے سب سے بڑے خدشات میں سے ایک ان کی سیاسی نمائندگی کا کم ہونا ہے۔ پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں مسلم ارکان کی تعداد ان کی آبادی کے تناسب سے مسلسل گر رہی ہے۔ بی جے پی کی مرکزی دھارے کی سیاست میں مسلم امیدواروں کو ٹکٹ ملنے کی شرح نہ ہونے کے برابر رہی ہے۔ اس وجہ سے کمیونٹی کے اندر یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ قانون سازی اور پالیسی سازی (Policy-making) میں ان کی آواز کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

اس؟ طرح سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل نگرانی (Digital Surveillance) آج کے ڈیجیٹل دور میں ٹیکنالوجی کا استعمال مسلمانوں کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر بھی ہو رہا ہے اور تحفظ کے لیے بھی۔

سوشل میڈیا پر منظم طریقے سے مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنایا جاتا ہے، جس سے مسلم نوجوانوں میں ذہنی دباؤ اور الگ تھلگ پڑ جانے کا احساس بڑھ رہا ہے۔

سوشل میڈیا پر کی جانے والی عام پوسٹس یا تبصروں پر بھی مسلم نوجوانوں کے خلاف سخت قوانین کے تحت فوری کارروائی دیکھنے کو ملتی ہے، جس سے اظہارِ رائے کی آزادی متاثر ہو رہی ہے۔

خود انحصاری اور سماجی بیداری کا نیا دور تمام تر سیاسی دباؤ کا ایک مثبت پہلو یہ نکلا ہے کہ مسلم معاشرے میں اب حکومتوں پر انحصار کرنے کے بجائے 'خود انحصاری' (Self-reliance) کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

مسلم کمیونٹی کے اندر اب ایسے کئی این جی اوز (NGOs) اور فاؤنڈیشنز سرگرم ہو چکے ہیں جو نوجوانوں کو کاروباری تربیت (Skill Development) اور اعلیٰ امتحانات کی تیاری کے لیے نجی طور پر فنڈز فراہم کر رہے ہیں۔

موجودہ دور میں بھارتی مسلمانوں اور بی جے پی حکومت کے درمیان چیلنجز صرف بیانات یا انتخابات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ یہ اب شہروں کی ترقی، زمینوں کے مالکانہ حقوق اور انتظامی قوانین کی شکل میں زمین پر دکھائی دے رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ایسے کئی نئے پہلو سامنے آئے ہیں جنہوں نے مسلم برادری کی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔

وقف ترمیمی بل اور جائیدادوں کا تنازع موجودہ وقت میں مسلم برادری اور حکومت کے درمیان سب سے بڑا انتظامی تنازع وقف بورڈ کے قوانین میں ترمیم کی کوششوں کو لے کر ہے۔ بی جے پی حکومت کا کہنا ہے کہ وقف قانون میں تبدیلیاں بورڈ کے کام کاج میں شفافیت لانے، بدعنوانی کو روکنے اور مسلم خواتین و غریبوں کو ان کا حق دلانے کے لیے ضروری ہیں۔ جب مسلم تنظیموں اور ماہرینِ قانون کا ماننا ہے کہ مجوزہ ترامیم کے ذریعے حکومت وقف جائیدادوں پر اپنا کنٹرول قائم کرنا چاہتی ہے، جس سے مساجد، مدارس اور قبرستانوں کے تحفظ کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ (Encroachments) کو ہٹانے کے نام پر چلائی جانے والی مہمات نے مسلم علاقوں میں ایک نیا بحران پیدا کیا ہے۔ کئی شہروں میں سڑکوں کو چوڑا کرنے یا ترقیاتی منصوبوں کے نام پر دہائیوں اور صدیوں پرانے مزارات اور مساجد کو منہدم کیا گیا ہے۔ مسلم برادری کا الزام ہے کہ اس طرح کی کارروائیوں میں اقلیتی علاقوں کو زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے، جس سے ان کی ثقافتی اور مادی وراثت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

تاریخ اور ثقافت کسی بھی قوم کی پہچان ہوتی ہے۔ بی جے پی حکومت کے دور میں مسلم وراثت کو جس طرح کٹہرے میں کھڑا کیا جا رہا ہے، وہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ ہندوستان کی کثرت میں وحدت (Diversity) کی شبیہ کے لیے بھی چیلنج ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ تاریخ کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ بنانے کے بجائے ایک مشترکہ ورثے کے طور پر قبول کیا جائے، کیونکہ تاج محل اور لال قلعہ صرف مسلمانوں کے نہیں، بلکہ پورے ہندوستان کا فخر ہیں۔

کیا اپنے مستقبل کے لئے احتجاج کرنا گناہ ہے؟

محمد فداء المصطفیٰ قادری

وزیر اعظم نریندر مودی کا یہ بیان کہ احتجاج کرنے والے طلبہ نے بڑی بڑی گالیاں دیں اور وہ انہیں شرارتی بچے سمجھ کر معاف کرتے ہیں، ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ملک بھر کے لاکھوں نوجوان اپنے تعلیمی مستقبل، امتحانی شفافیت اور روزگار کے مواقع کے حوالے سے شدید بے چینی کا شکار ہیں۔ ایک جمہوری ملک میں نوجوانوں کے خدشات کو سننا اور ان کا حل تلاش کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے، لیکن جب انہی طلبہ کی آواز کو گمراہی سے تعبیر کیا جائے تو یہ کئی سنجیدہ سوالات کو جنم دیتا ہے۔ آخر وہ کون سے حالات تھے جنہوں نے طلبہ کو کلاس روم اور لائبریری چھوڑ کر سڑکوں پر آنے پر مجبور کیا؟ کوئی بھی نوجوان اپنی تعلیم اور مستقبل کو داؤ پر لگا کر شوق سے احتجاج نہیں کرتا۔ وہ اس وقت آواز بلند کرتا ہے جب اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی برسوں کی محنت، اس کے خواب اور اس کے تعلیمی حقوق خطرے میں ہیں۔ ایسے حالات میں احتجاج محض ایک ردعمل نہیں بلکہ اپنی آئینی اور جمہوری آزادی کے استعمال کی علامت بن جاتا ہے۔

اصل سوال یہ نہیں کہ طلبہ نے احتجاج کیوں کیا، بلکہ یہ ہے کہ انہیں احتجاج کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اگر نوجوان شفاف امتحانی نظام، منصفانہ مواقع اور اپنے مستقبل کے تحفظ کا مطالبہ کر رہے ہیں تو کیا انہیں گمراہ کہنا مناسب ہے، یا ان کے خدشات کو سن کر ان کا حل تلاش کرنا ایک جمہوری حکومت کی ذمہ داری ہے؟ یہی سوال آج ہندوستان کی جمہوری اقدار، حکومتی طرزِ عمل اور نوجوانوں کے مستقبل کے حوالے سے قومی سطح پر غور و فکر کا متقاضی ہے۔

جب طالب علم کتاب چھوڑ کر سڑک پر آ جائے

کسی بھی قوم کے طلبہ اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں روشن مستقبل کے خواب، دل میں والدین کی امیدیں اور ذہن میں ایک بہتر معاشرے کی تعمیر کا جذبہ ہوتا ہے۔ ایک طالب علم اپنی زندگی کے بہترین سال کتابوں، لائبریریوں اور درس گاہوں میں اس امید کے ساتھ گزارتا ہے کہ اس کی محنت ایک دن اسے کامیابی اور عزت کی منزل تک پہنچائے گی۔ وہ کبھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی شناخت ایک احتجاج کرنے والے شخص کے طور پر ہو، بلکہ اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی علمی قابلیت اور کردار کے ذریعے ملک و قوم کی خدمت کرے۔ لیکن جب یہی طالب علم کتابیں چھوڑ کر سڑکوں پر آ جائے، کلاس روم کی جگہ احتجاجی مقام کو اپنا مسکن بنا لے اور امتحان کی تیاری کے بجائے اپنے تعلیمی حقوق کے تحفظ کے لیے نعرے بلند کرنے پر مجبور ہو جائے، تو یہ کسی بھی باشعور معاشرے کے لیے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے۔ یہ صورتِ حال اس بات کی علامت ہے کہ کہیں نہ کہیں نظام میں ایسی کمزوریاں موجود ہیں جنہوں نے نوجوانوں کو اس غیر معمولی راستے پر چلنے پر مجبور کیا ہے۔

جنتر منتر پر جمع ہونے والے طلبہ کا بنیادی مطالبہ یہی تھا کہ ان کی برسوں کی محنت محفوظ رہے، امتحانی نظام شفاف ہو اور ان کے مستقبل کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہ ہو۔ اگر متعلقہ ادارے بروقت ان کے خدشات کو سن لیتے، ان کے تحفظات کا اطمینان بخش جواب دیتے اور اعتماد بحال کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کرتے تو شاید احتجاج کی نوبت ہی نہ آتی۔ اس لیے اصل سوال یہ نہیں کہ طلبہ سڑکوں پر کیوں آئے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے حالات پیدا ہوئے جنہوں نے ملک کے نوجوانوں کو کتاب سے زیادہ احتجاج کو اپنی آواز بنانے پر مجبور کر دیا۔ جب ایک طالب علم قلم چھوڑ کر احتجاج کا بینر اٹھانے پر مجبور ہو جائے تو اس پر تنقید کرنے سے پہلے اس نظام کا احتساب ضروری ہے جس نے اسے اس مقام تک پہنچایا۔

احتجاج جرم نہیں، آئینی حق ہے

جمہوریت کی بنیاد صرف انتخابات پر نہیں بلکہ شہری آزادیوں، اختلافِ رائے کے احترام اور حکومت سے سوال کرنے کے حق پر قائم ہوتی ہے۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو اظہارِ رائے کی آزادی اور پُرامن اجتماع کا حق عطا کرتا ہے، تاکہ عوام اپنی مشکلات، خدشات اور مطالبات کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حکومت تک پہنچا سکیں۔ یہی وہ اصول ہے جو ایک جمہوری ریاست کو آمریت سے ممتاز کرتا ہے۔ جب شہریوں کو اپنی بات کہنے، سوال اٹھانے اور پُرامن احتجاج کرنے کی آزادی حاصل ہو تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے، اور جب انہی آوازوں کو دبایا یا انہیں مشکوک قرار دیا جائے تو جمہوری اقدار کمزور ہونے لگتی ہیں۔

اگر طلبہ نے امتحانی نظام میں شفافیت، پیپر لیک جیسے مسائل کی روک تھام، منصفانہ مواقع اور اپنے مستقبل کے تحفظ کا مطالبہ کیا تو وہ کسی غیر آئینی یا غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں تھے، بلکہ اپنے انہی حقوق کا استعمال کر رہے تھے جن کی ضمانت ملک کا آئین دیتا ہے۔ تعلیم سے وابستہ مسائل پر آواز بلند کرنا کسی حکومت کے خلاف بغاوت نہیں بلکہ نظام کی اصلاح کی ایک جمہوری کوشش ہے۔ باشعور نوجوان اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے سوال کرتے ہیں، اور یہی سوال کسی بھی صحت مند جمہوریت کی علامت ہوتے ہیں۔

ایک ذمہ دار حکومت کا فرض یہ ہے کہ وہ احتجاج کرنے والوں کو مخالف نہیں بلکہ شہری سمجھے، ان کے مطالبات کو تحمل سے سنے، شفاف تحقیقات کرائے، خامیوں کو دور کرے اور عوامی اعتماد کو بحال کرے۔ اختلافِ رائے کو گمراہی قرار دینا یا تنقید کرنے والوں کو مشکوک نگاہ سے دیکھنا کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے مناسب طرزِ عمل نہیں۔ جمہوریت کی اصل قوت لاٹھی، طاقت یا خاموشی میں نہیں بلکہ مکالمے، برداشت، جواب دہی اور انصاف میں پوشیدہ ہے۔ یہی وہ اقدار ہیں جو ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد کو مضبوط کرتی ہیں اور ملک کو حقیقی معنوں میں جمہوری بناتی ہیں۔

پولیس کی طاقت یا مکالمے کی طاقت؟

جمہوریت میں اختلافِ رائے کا جواب طاقت کے استعمال سے نہیں بلکہ دلیل، مکالمے اور انصاف سے دیا جاتا ہے۔ جب عوام، خصوصاً نوجوان اور طلبہ، اپنے جائز مطالبات کے ساتھ سڑکوں پر آتے ہیں تو ایک ذمہ دار حکومت سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان کی بات سنے، ان کے تحفظات کو سمجھے اور مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔ اگر ہر احتجاج کا جواب پولیس، لاٹھی چارج اور طاقت کے مظاہرے سے دیا جائے تو وقتی طور پر ہجوم کو منتشر تو کیا جا سکتا ہے، لیکن عوام کے دلوں میں پیدا ہونے والی بے اعتمادی اور مایوسی کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران سامنے آنے والی تصاویر اور مختلف ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی اطلاعات نے ملک بھر میں ایک نئی بحث کو جنم دیا۔ متعدد رپورٹس کے مطابق پولیس کارروائی کے دوران کئی طلبہ زخمی ہوئے، بعض کو طبی امداد کی ضرورت پیش آئی اور احتجاج کو طاقت کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری امن و امان برقرار رکھنا ہے، لیکن یہ ذمہ داری بھی قانون، تناسب اور شہری حقوق کے احترام کے دائرے میں ادا کی جانی چاہیے۔ جب تعلیم اور اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنے والے نوجوان خود کو طاقت کے سامنے بے بس محسوس کریں تو اس سے ریاست اور شہریوں کے درمیان اعتماد متاثر ہوتا ہے۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہی طلبہ ملک کا مستقبل ہیں تو کیا ان کے ساتھ مکالمہ زیادہ مؤثر راستہ نہیں تھا؟ کیا ان کے نمائندوں کو مذاکرات کی میز پر بلا کر ان کے خدشات دور نہیں کیے جا سکتے تھے؟ کیا امتحانی نظام پر اٹھنے والے سوالات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور شفاف اصلاحات کا اعلان زیادہ دانشمندانہ قدم نہیں ہوتا؟ جمہوری حکومتوں کی کامیابی اس بات سے نہیں ناپی جاتی کہ وہ احتجاج کو کتنی جلدی ختم کر دیتی ہیں، بلکہ اس بات سے ناپی جاتی ہے کہ وہ اختلاف کو کتنی حکمت، تحمل اور انصاف کے ساتھ سنبھالتی ہیں۔

حقیقی قیادت وہ نہیں جو اختلاف کو طاقت سے خاموش کر دے، بلکہ وہ ہے جو ناراض شہریوں کو اعتماد دے، سوالات کا جواب دے اور عوام کو یہ احساس دلائے کہ ان کی آواز سنی جا رہی ہے۔ ریاست کی اصل طاقت پولیس کی لاٹھی میں نہیں بلکہ اس کے عدل، برداشت اور مکالمے کی صلاحیت میں ہوتی ہے۔ جب حکومت اپنے نوجوانوں سے بات کرنے کے بجائے ان پر طاقت آزمانے کو ترجیح دیتی ہے تو مسئلہ ختم نہیں ہوتا، بلکہ مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے، اور یہی کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے باعثِ تشویش ہونا چاہیے۔

قیادت کی عظمت معاف کرنے میں نہیں، انصاف کرنے میں ہے

کسی بھی جمہوری ملک میں وزیر اعظم محض ایک سیاسی جماعت کا قائد نہیں بلکہ پورے ملک کا رہنما ہوتا ہے۔ اس کے الفاظ، فیصلے اور رویہ کروڑوں شہریوں کے اعتماد، امیدوں اور مستقبل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے ایک عظیم قائد کی پہچان یہ نہیں کہ وہ اختلاف کرنے والوں کو "معاف" کرنے کا اعلان کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اختلاف کی وجہ کو سمجھے، شکایات کو سنجیدگی سے سنے اور انصاف پر مبنی فیصلوں کے ذریعے عوام کا اعتماد بحال کرے۔ جب نوجوان اپنے مستقبل، تعلیم اور روزگار کے حوالے سے سوال اٹھاتے ہیں تو انہیں خاموش کرانے یا ان کی نیت پر شبہ کرنے کے بجائے ان کی آواز کو توجہ سے سننا قیادت کی اخلاقی اور آئینی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اگر ایک طالب علم برسوں کی محنت کے بعد اپنے تعلیمی مستقبل کے بارے میں فکرمند ہو، امتحانی نظام پر اعتماد کھو بیٹھے اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے پُرامن انداز میں احتجاج کرے، تو اسے "گمراہ" قرار دینا مسئلے کا حل نہیں بلکہ اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کے مترادف ہے۔ باشعور حکومتیں نوجوانوں کو الزام نہیں دیتیں بلکہ ان کے خدشات کو دور کرنے کے لیے عملی اقدامات کرتی ہیں۔

تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن کے حکمران اختلافِ رائے کو برداشت کرتے ہیں، تنقید کو دشمنی نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اور عوامی اعتماد کو طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ انصاف، شفافیت اور جواب دہی کے ذریعے مضبوط بناتے ہیں۔ حقیقی قیادت اپنی عظمت کا اظہار معافی کے اعلان سے نہیں بلکہ انصاف کی فراہمی، اداروں کی اصلاح اور ہر شہری کو یہ احساس دلانے سے کرتی ہے کہ اس کی آواز اہم ہے، اس کی شکایت سنی جائے گی اور اس کے ساتھ انصاف ہوگا۔

اختتامیہ

طلبہ کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ، اس کے روشن مستقبل کی امید اور ترقی کی اصل بنیاد ہوتے ہیں۔ وہ سڑکوں پر نکلنے کے لیے نہیں بلکہ کتابوں، لائبریریوں اور درس گاہوں میں علم حاصل کرنے کے لیے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنی تعلیم، امتحانی نظام کی شفافیت اور اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے احتجاج کرنے پر مجبور ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں نہ کہیں نظام میں ایسی خامیاں موجود ہیں جنہیں سنجیدگی سے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوانوں کو "گمراہ" کہنا مسئلے کا حل نہیں بلکہ ان کے جائز خدشات سے صرفِ نظر کرنا ہے۔ جمہوریت کی اصل طاقت اختلافِ رائے کو دبانے میں نہیں بلکہ اسے سننے، سمجھنے اور انصاف کے ساتھ اس کا جواب دینے میں ہے۔ ایک ذمہ دار حکومت وہی ہوتی ہے جو تنقید سے گھبرانے کے بجائے اسے اصلاح کا موقع سمجھے، نوجوانوں کے اعتماد کو بحال کرے اور ایسے تعلیمی نظام کی تعمیر کرے جس میں ہر طالب علم کو اپنی محنت کے محفوظ ہونے کا یقین ہو۔

تاریخ گواہ ہے کہ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جنہوں نے اپنے نوجوانوں کی آواز کو دبایا نہیں بلکہ اسے اپنی طاقت بنایا۔ اگر ہندوستان کو حقیقی معنوں میں ایک مضبوط، ترقی یافتہ اور باوقار جمہوریت بنانا ہے تو طلبہ کی آواز کو گمراہی نہیں بلکہ اصلاح، شعور اور بہتر مستقبل کی امید کے طور پر سننا ہوگا۔ یہی ایک مضبوط قوم اور ذمہ دار قیادت کی پہچان ہے۔

کربلا پر فوجی حملہ دراصل کعبہ پر حملہ ہے: مجمع علماء وواعظین پوروانچل

کربلائے معلیٰ سمیت عراق میں سات مقامات پر سعودیہ وامریکہ کا مشترکہ حملہ ناقابل برداشت

املو،مبارکپور(اعظم گڑھ) :سعودیہ و امریکہ کی جانب سے کربلائے معلیٰ عراق پر جارحانہ حملے انتہائی اشتعال انگیز اور دہشت گردانہ بھی ہیں جن کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔کیونکہ کربلائے معلیٰ کی عظمت و فضیلت اور حرمت حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے کسی قیمت کم نہیں ہے بلکہ زیادہ ہی ہے۔مکتب تشیع کے نزدیک روایات کے مطابق زمین کربلا زمین کعبہ سے بھی پہلے مقدس قرار دی گئی ۔سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے اس مٹی کو عظیم روحانی عظمت ملی۔شیعہ فقہ اور روایات میں کربلا کی مٹی (تربت) اور اس کی زیارت کو انتہائی فضیلت والا مانا گیا ہے۔عظیم شیعہ عالم جناب ابن قولویہ کی کتاب کامل الزیارات کے حاشیہ میں روایت نقل ہوئی ہے کہ خداوند عالم نے پہلے زمین کعبہ کو خلق کیا اس کے بعد دیگر زمینوں کو زمین کعبہ سے پھیلایا،دوسری زمینوں کو خلق کیا جن میں سے ایک زمین کربلا ہے۔زمین کی تشکیل کے بعد خانہ کعبہ کو اس خدائی فضل پر فخر ہوا کہ وہ تخلیق میں زمین کا پہلا

نقطہ ہے اور زمین کی پہلی تخلیق اسی سے ہوئی ہے۔یہی وہ موقع تھا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے زمین کعبہ کو صدا آئی کہ خاموش ہو جاؤ اگر میں نے سرزمین کربلا کو خلق نہ کیا ہوتا تو تمہیں بھی خلق نہ کرتا''۔اس سے واضح ہوا کہ اگر سرزمین کربلا نہ ہوتی تو سرزمین کعبہ کا وجود بھی نہ ہوتا۔اس طرح سرزمین کربلا سرزمین کعبہ سے افضل و بہتر ہے۔افسوس ایسی مقدس اور محترم سرزمین پر سعودیہ اور امریکہ نے مل کر کربلا، بغداد، بصرہ سمیت عراق کے سات مقامات پر جارحانہ حملے کر کے نہ صرف زمین کربلا کے تقدس کو پامال کیا بلکہ دنیا کے سب سے بڑے انسانی مذہبی اجتماع اربعین حسینی پیدل مارچ کے موقع پر مشی کے عین ایام میں زائرین امام حسین علیہ السلام پر بھی حملے کر کے نہ صرف اہل بیت اطہار سے اپنی دیرینہ عداوت کا ثبوت دیا بلکہ انسانیت کو شرمسار کر دیا۔قابل غور ہے کہ سعودیوں کے نزدیک تو خانہ کعبہ اور گنبد خضراء کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے وہ تو انکو صنم اکبر سے تعبیر کرتے ہیں ایسے میں اگر حرمین شریفین پر سنگباری کرنے والے اور واقعہ حرہ کے بانی یزید ابن معاویہ کی طرح آج کے یزیدی نسل کے شامی حاکم بھی حج و عمرہ کے موقع پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں بھی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ فوجی حملے کریں تو عالم اسلام کا رد عمل کیا ہوگا؟۔بہرحال مجمع علماء وواعظین پوروانچل کی جانب سے عراق میں بالخصوص کربلائے معلیٰ اور زائرین کربلا پر سعودیہ وامریکہ کے مشترکہ فوجی حملوں کی پرزور اور سخت الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے اور ادارہ اقوام متحدہ کے ذمہ داران سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ان اشتعال انگیز حملوں کے تعلق سے سعودیہ وامریکہ سے سخت باز پرس کی جائے۔کیونکہ یہ حملے کسی ایک ملک یا کسی ایک قوم پر نہیں ہوئے ہیں بلکہ جان بوجھ کر اربعین حسینی نجف تا کربلا مشی کے موقع پر انجام دیئے گئے ہیں جن میں دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف اقوام کے لوگ ان دنوں اربعین مشی میں شرکت کے لئے کربلا عراق میں آتے ہیں جن کی تعداد تین سے چار کروڑ تک بتائی جاتی ہے۔

نسل نو کی تربیت اور دینداری کے فروغ میں ماؤں کا کردار کلیدی ہے: مفتی عبدالرشید قاسمی

کانپور:نئی نسل کے ایمان و اخلاق کی حفاظت اور مسلم خواتین خصوصاً نوجوان لڑکیوں کی دینی واصلاحی تربیت کے پیش نظر 'جمعیۃ علماء شہر' و 'مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور' کے زیر اہتمام مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی زیر نگرانی دار الحسنات، نزد مسجد الرحمٰن، شیتلا بازار، جاجمؤ میں ''ایک مسلمان لڑکی کیسی

ہو؟'' کے عنوان سے دینی و اصلاحی پروگرام منعقد ہوا۔جس میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے محکمہ شرعیہ و دار القضا کانپور کے صدر مفتی عبدالرشید قاسمی نے اولاد کی تربیت میں ماؤں کے کردار کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔انہوں نے احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شریعت میں ماں کی خدمت کو باپ پر اس لیے فوقیت دی گئی ہے کیونکہ باپ کے کسب معاش میں مصروف رہنے کے سبب نسلوں کو سنوارنے اور گھر کا دینی ماحول بنانے کی اصل ذمہ داری ماں ہی ادا کرسکتی ہے۔موجودہ دور کے چیلنجز بالخصوص موبائل فون کے استعمال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بچوں سے زبردستی کے بجائے حکمت اور ان کی عمر کے تقاضوں کے مطابق تربیت کی جائے اور انہیں ٹیکنالوجی کے صحیح استعمال کا طریقہ سکھایا جائے۔انہوں نے تاتاریوں کے دور فتنہ اور فرعون کی زوجہ حضرت آسیہؑ کی تاریخ ساز مثالیں دے کر واضح کیا کہ ناموافق اور کٹھن حالات میں بھی مائیں ہی استقامت کا پہاڑ بن کر دین کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتی ہیں۔اس موقع پر جمعیۃ علماء اترپردیش کے جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے ہر عمر کے افراد کے لیے دینی تعلیم کے نظم پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ معاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ بچیوں، نوجوان لڑکیوں، بڑی عمر کی خواتین اور بوڑھی ماؤں کے لیے الگ الگ دینی مکاتب قائم کیے جائیں۔ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ خواتین کی مسلسل رہنمائی کے لیے کم از کم ماہانہ بنیادوں پر ان کے اجتماعات کا انعقاد لازمی کیا جائے۔اس سے قبل اجلاس کا باقاعدہ آغاز مولانا عبدالغنی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ حافظ محمد عبید نے نعت ومنقبت کا ہدیہ عقیدت پیش کیا۔پروگرام کی نظامت کے فرائض جمعیۃ علماء حلقہ چھاؤنی کے جنرل سکریٹری مولانا شرف عالم ثاقبی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔اس نشست میں حاجی اشتیاق،محمد آفاق،حاجی مشرف،حاجی عمران،محمد عامر،ارمغان احمد،ارحم احمد،جلال الدین،تاج الدین، مصطفیٰ،شاہنواز،گڈو اور حاجی کلام کے علاوہ علاقہ کی خواتین، نوجوان بچیاں، مقامی احباب اور سرکردہ شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر ملک وملت کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

'نسوانیت کو قبول کیجیے' کے عنوان سے ملک گیر مہم کا آغاز

لکھنؤ: گرلز اسلامک آرگنائزیشن (GIO) اتر پردیش مشرق نے آج لکھنؤ پریس کلب میں 'نسوانیت کو قبول کیجیے' (Embracing Femin)nity کے عنوان سے اپنی ملک گیر مہم کا باقاعدہ آغاز کیا۔اس مہم کا مقصد نوجوان خواتین کو اپنی حقیقی شناخت، وقار، مقصد حیات اور سماجی ذمہ داری کے شعور کے ساتھ اپنی نسوانیت کو اعتماد کے ساتھ قبول کرنے کی ترغیب دینا اور اسلامی اقدار کی روشنی میں نسوانیت کے ایک متوازن، مثبت اور ہمہ جہت تصور کو فروغ دینا ہے۔یہ ماہ بھر جاری رہنے والی مہم کیم اگست سے 31 اگست 2026 تک جاری رہے گی، جس کے دوران اتر پردیش مشرق کے مختلف اضلاع، شہروں اور تعلیمی اداروں میں تعلیمی، تربیتی، عوامی رابطے اور بامقصد پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔اس موقع پر جی آئی او اتر پردیش مشرق کا تعارف اسسٹنٹ میڈیا سکریٹری تصفیہ ثناء نے پیش کیا۔انہوں نے تنظیم کی تعلیمی اداروں اور سماج میں جاری مختلف سرگرمیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ جی آئی او نوجوان خواتین میں کردار سازی، قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما، سماجی شعور اور خدمت خلق کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہے۔مہم کا افتتاح کرتے ہوئے جی آئی او اتر پردیش مشرق کی زونل صدر مومنہ عفاف طیباتی نے مہم کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ اس مہم کا بنیادی مقصد نوجوان خواتین کو یہ احساس دلانا ہے کہ نسوانیت ان کی فطرت کا ایک خوبصورت اور ناگزیر حصہ ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی فطری شناخت کو اعتماد کے ساتھ قبول کریں اور اس کی بنیاد پر اپنی ہمہ جہت شخصیت کی تعمیر کریں۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ مہم خواتین کی منفرد صلاحیتوں، ان کے باوقار مقام اور معاشرے میں ان کے مثبت کردار کو اجاگر کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔اس کے ساتھ ساتھ نوجوان خواتین کو مغربی لبرل بیانیے اور معاشرے میں

رائج پدرشاہی رویوں، دونوں کا تنقیدی اور متوازن جائزہ لینے کی دعوت بھی دیتی ہے، تاکہ وہ ان دونوں انتہاؤں سے بالاتر ہو کر اعتدال، وقار اور انصاف پر مبنی ایک متوازن طرز فکر اختیار کرسکیں۔انہوں نے مزید بتایا کہ اس مہم کے ذریعے ایک ایسا معاون نیٹ ورک اور وسائل کا مرکز تشکیل دینے کی کوشش کی جائے گی، جو نوجوان خواتین میں جذباتی استحکام، باہمی تعاون، حوصلہ افزائی اور اجتماعی ترقی کے رجحان کو فروغ دے۔

تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج میں کیریئر کاؤنسلنگ پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ(پریس نوٹ):تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج لکھنؤ میں جاری بیکری وکلنیر ی آرٹس پیشہ ٹریننگ سینٹر کے تحت ڈینبر و بیکری و ڈینبر و ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے تعاون سے ''اسکل ایجوکیشن ان بیکری اینڈ کلینری آرٹس'' موضوع پر ایک کیریئر کاؤنسلنگ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔پروگرام میں ڈینبر وانسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل شری رنیت بھاردواج اور شیف شکھا شکلا خصوصی طور سے موجود رہے۔جن کا استقبال تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج کی پرنسپل فرحین شاہد نے کیا۔ماہرین نے طالبات کو بیکری وکلینری آرٹس کے حلقہ میں فراہم روزگار، خود روزگار، پیشہ تربیت اور صنعت کے مختلف مواقع پر تفصیل سے جانکاری فراہم کی۔نئی تعلیمی پالیسی کے تحت کوشل پر منحصر تعلیم کو فروغ دینے کے مقصد سے ڈینبر وانسٹی ٹیوٹ کی ٹیم نے کالج میں جاری بیکری وکلینزی آرٹس تربیتی سینٹر کا بھی معائنہ کیا۔انہوں نے طالبات کے ذریعہ کئے جا رہے پیشہ وارانہ

کاموں کو دیکھا اور سینٹر کے بندوبست تربیت کی معیاریت اور کالج کے اس اہم پہل کی تعریف کی ۔کالج کی پرنسپل نے طالبات کو کوشل منحصر تعلیم کی اہمیت سے باخبر کراتے ہوئے اس حلقہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اپنے مستقبل کو مضبوط بنانے کی سمت عبرت آموز کیا۔پروگرام کے کامیاب انعقاد میں ٹیچر ناہد صدیقی، اور تکنیکی ٹیم کی رکن کہکشاں فاروقی ، حشمت جہاں ورتجینہ کا اہم تعاون رہا۔طالبات نے پروگرام میں حوصلے سے پرگامزن حصہ لیا اور ماہرین سے اپنے کیریئر سے متعلق اہم جانکاریاں فراہم کیں۔

طالب جمال سماج وادی پارٹی میں شامل

بارہ بنکی:(پریس ریلیز):سماج وادی پارٹی کے ضلعی دفتر میں منعقدہ پروگرام کے دوران نوجوان سماجی کارکن طالب جمال نے پارٹی کی رکنیت اختیار کرتے ہوئے سماجوادی نظریات کے ساتھ اپنی سیاسی وابستگی کا باضابطہ آغاز کیا۔اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے ضلعی صدر

حافظ ایاز، سابق کابینہ وزیر وقومی جنرل سکریٹری اروند سنگھ گوپ، سابق وزیر راکیش ورما، زیدپور کے رکن اسمبلی گورو راوت، صدر کے رکن اسمبلی سریش یادو، صدر چیئرمین سریندر ورما، سابق ایم ایل سی راجیش یادو سمیت پارٹی کے متعدد رہنما اور کارکنان موجود رہے۔طالب جمال ایک تعلیم یافتہ نوجوان اور سماجی کارکن کی حیثیت سے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔عوامی مسائل سے وابستگی اور خدمت خلق کے جذبے کے پیش نظر اب انہوں نے سماج وادی پارٹی میں شمولیت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔پارٹی میں شمولیت کے بعد طالب جمال نے کہا کہ سماج وادی نظریات، سماجی انصاف اور عوامی خدمت کے جذبے سے متاثر ہوکر انہوں نے پارٹی کا حصہ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔وہ پارٹی کی پالیسیوں اور نظریات کو آگے بڑھانے کے ساتھ عوامی مسائل کے حل اور سماج کے ضرورت مند طبقات کی خدمت کے لیے پوری دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ کام کریں گے۔انہوں نے پارٹی قیادت اور موجود کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ساتھیوں کا اعتماد اور بزرگوں کی رہنمائی ان کے لیے حوصلے کا باعث ہے۔

آئی جی آر ایس میں دیوی پاٹن منطقہ کی شاندار کارکردگی

بہرائچ*(نامہ نگار) اتر پردیش حکومت کے مربوط شکایت ازالہ نظام (آئی جی آر ایس) پورٹل پر دیوی پاٹن منڈل نے ایک بار پھر اپنی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریاست بھر میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ جولائی 2026 کی جاری کردہ رینکنگ میں منڈل نے 110 میں سے 104 نمبر حاصل کرتے ہوئے 94.55 فیصد کامیابی کی شرح درج کی۔ یہ کامیابی شکایات کے معیاری، شفاف اور بروقت ازالے کے لیے منڈلیہ انتظامیہ کے مسلسل عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ منڈل کمشنر درگا شکتی ناگپال نے بتایا کہ دیوی پاٹن منڈل کے چاروں اضلاع شراوستی، بہرائچ، گونڈا اور بلرام پور میں آئی جی آر ایس پر موصول ہونے والی شکایات کے ازالے کا باقاعدگی اور گہرائی سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ ہر ماہ افسران کے ساتھ جائزہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے، جس میں زیر التوا معاملات، شکایات کے ازالے کے معیار اور شکایت کنندگان کے اطمینان کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ صرف شکایات کا نمٹانا ہی کافی نہیں، بلکہ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ شکایت کنندہ کو حقیقی انصاف ملے۔اسی مقصد کے تحت وہ ہر ماہ اتفاقی طور پر پانچ شکایت کنندگان سے براہ راست فون پر بات کر کے ان سے رائے حاصل کرتی ہیں۔اس دوران معلوم کیا جاتا ہے کہ آیا ان کا مسئلہ واقعی حل ہوا ہے یا نہیں۔اگر کہیں صرف رسمی کارروائی یا کاغذی کارروائی کے ذریعے شکایت نمٹائی گئی ہو تو متعلقہ افسران کی جوابدہی طے کی جاتی ہے۔اس نظام کے باعث شکایات کے ازالے میں شفافیت، جوابدہی اور معیار میں نمایاں بہتری آئی ہے۔منڈل کمشنر نے کہا کہ منڈل میں خواتین اور بیٹیوں کے مسائل کے فوری حل کے لیے جاری "ماں پاٹیشوری شکتی سنواد" مہم بھی آئی جی آر ایس کی کامیابی کی ایک اہم بنیاد ثابت ہوئی ہے۔

اس منفرد اقدام کے تحت خواتین کی شکایات کی باقاعدہ سماعت کر کے ان کا فوری اور مؤثر ازالہ یقینی بنایا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں خواتین شکایت کنندگان کا انتظامیہ پر اعتماد مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ کمشنر کی پہل پر جاری "سندھیا سنواد" پروگرام کے تحت بھی عوامی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹایا جا رہا ہے۔ دیوی پاٹن منڈل کی شاندار کارکردگی صرف جولائی تک محدود نہیں بلکہ گزشتہ پانچ ماہ سے منڈل مسلسل ریاست کے بہترین کارکردگی دکھانے والے منڈلوں میں شامل رہا ہے۔

شراون اور چہلم کے تہواروں کے حوالے سے میٹنگ

سنت کبیر نگر،(ڈاکٹر عنبر بستوی):آنے والے ماہ شراوں اور چہلم کے تہوار کو پرامن اور چوکسی کے ساتھ انجام دیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ دونوں تہوار پرامن اور محفوظ

طریقے سے منانے کو یقینی بنانے کے لیے مینڈھوال پولیس اسٹیشن میں PRV (پولیس ریسپانس وہیکل) کے اہلکاروں کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔یہ میٹنگ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سنت کبیر نگر، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سنت کبیر نگر کی ہدایت اور سرکل آفیسر، مینہداول کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔افسران نے PRV اہلکاروں کو ضروری ہدایات فراہم کیں۔ہدایات میں تہواروں کے دوران امن و امان برقرار رکھنا، حساس علاقوں میں خصوصی چوکسی اختیار کرنا، پولیس کے فوری ردعمل کو یقینی بنانا اور عوام کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنا شامل ہے۔پولیس افسران نے تمام اہلکاروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے فرائض پوری لگن ماحول میں منائے جائیں۔میٹنگ انسپکٹر انچارج راکیش کمار سنگھ کی موجودگی میں ہوئی۔

بہرائچ: سرویلانس ٹیم نے برآمد کئے 211 موبائل فون

بہرائچ: (نامہ نگار) پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو کی جانب سے جرائم اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جارہی مہم کے سلسلے میں، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ (دیہی) درگا پرساد تیواری اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ (شہری) آیوش وکرم سنگھ کی نگرانی اور تمام سرکل آفیسران کی قیادت میں سرویلانس ٹیم نے مختلف کمپنیوں کے کل 211 موبائل فون (تقریباً مالیت 58 لاکھ 25 ہزار 300 روپے) برآمد کیے۔پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو کی ہدایت پر ضلع بھر میں گمشدہ موبائل فون کی برآمدگی کے لیے سرویلانس ٹیم اور تمام تھانہ انچارجوں کی قیادت میں خصوصی مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے دوران ضلعی سرویلانس ٹیم نے تمام تھانوں کے ساتھ بہتر تال میل قائم کرتے ہوئے حکومت ہند کے زیر انتظام سی ای آئی آر پورٹل کی مسلسل نگرانی کی۔

اس مہم کے دوران ضلعی پولیس ٹیموں نے مختلف کمپنیوں، جن میں سام سنگ، ویوو، اوپو، ٹیکنو، ریڈمی، ون پلس وغیرہ شامل ہیں، کے کل 211 گمشدہ موبائل فون کامیابی کے ساتھ برآمد کیے۔ برآمد شدہ موبائل فون آج مورخہ 2026-08-02 کو پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ کی جانب سے ان کے اصل مالکان کے حوالے کیے گئے۔اپنے گمشدہ موبائل فون دوبارہ حاصل کر کے موبائل مالکان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پولیس

سپرنٹنڈنٹ بہرائچ اور ضلعی پولیس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور پولیس کی فوری اور مؤثر کارروائی کی بھرپور ستائش کی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے گمشدہ موبائل فون کی برآمدگی میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی ضلعی سرویلانس ٹیم کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں انعام سے نوازنے کا بھی اعلان کیا۔

مولانا فاخر میاں فرنگی محلی کا عرس کل

لکھنؤ: حضرت مولانا محمد فاخر میاں فرنگی محلیؒ کے سالانہ عرس کے سلسلے میں بروز منگل 4 اگست 2026ء آستانہ نعیمیہ فرنگی محل چوک لکھنؤ میں فجر بعد سے قرآن خوانی اور دس بجے قل ہوگا۔اور اسی روز درگاہ نظامیہ باغ مولوی انوار، رکاب گنج لکھنؤ میں بعد عصر قرآن خوانی اور بعد مغرب قل ہوگا۔

کرائے کے مکان میں رہنے والے طالب علم کی مشتبہ حالت میں موت

سنت کبیر نگر،(ڈاکٹر عنبر بستوی): خلیل آباد کوتوالی علاقہ کے گورکھل محلّہ میں کرائے کے مکان میں رہنے والے 20 سالہ طالب علم کی مشتبہ حالات میں موت سے علاقہ میں کہرام مچ گیا۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس انتظامیہ حرکت میں آگئی اور تحقیقات کا آغاز کر دیا۔موصولہ اطلاعات کے مطابق طالبہ دھنگھٹہ علاقے کی رہائشی تھی اور اپنی پڑھائی کے لیے خلیل آباد کے علاقے گورکھل میں کرائے کے کمرے میں رہائش پذیر تھی۔ ہفتہ کی رات اس کے اہل خانہ اسے تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال لائے، جہاں ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کوتوالی پولیس اسٹیشن انچارج پولیس فورس کے ساتھ ضلع اسپتال پہنچے اور معاملے کی معلومات اکٹھی کیں۔ پولیس نے ضروری قانونی کارروائی مکمل کر کے تفتیشی رپورٹ تیار کر کے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے

بھیج دیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر سائنسی شواہد کی بنیاد پر ہی معلوم ہو سکے گی۔ فی الحال، پولیس تمام ممکنہ پہلوؤں کی تحقیقات کر رہی ہے اور خاندان کے افراد اور متعلقہ افراد سے بھی پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ یہ واقعہ کئی سنگین سوالات کو بھی جنم دیتا ہے۔ طلباء کے لیے کرائے کی رہائش میں سیکیورٹی انتظامات، باقاعدہ تصدیق اور ہنگامی نگرانی کے حوالے سے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی رہی ہیں۔ تاہم، جب ایسے معاملات سامنے آتے ہیں، تو ان اقدامات کی تاثیر پر سوال اٹھنا فطری بات ہے۔ تاہم اس کیس میں کسی نتیجے پر پہنچنا قبل از وقت ہے کیونکہ تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس کا موقف ہے کہ غیر جانبدارانہ اور مکمل تفتیش کی جا رہی ہے۔ تفتیش کے دوران اگر کوئی مجرمانہ حقائق سامنے آئے تو ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ تحریر کے وقت، علاقے میں حالات معمول پر تھے، اور پولیس مل کر کیس کو نمٹانے کے لیے کام کر رہی تھی۔

ممبر اسمبلی انیل ترپاٹھی نے عوام کے مسائل سنے

سنت کبیر نگر،(ڈاکٹر عنبر بستوی): مینہداول کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے اتوار کو کرما کلاں میں واقع اپنی رہائش گاہ کے دفتر میں عوامی سماعت کی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے علاقے کے لوگوں کے مسائل اور قیمتی تجاویز کو تفصیل سے سنا۔ایم ایل اے ترپاٹھی نے کہا کہ تمام عوامی مسائل کے فوری اور مستقل حل کو یقینی بنانا ان کی اولین ترجیح ہے۔انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ تمام معاملات میں فوری اور سخت کارروائی کریں

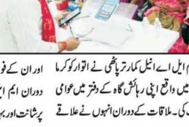

اور ان کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ میٹنگ کے دوران ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی، دیواکر، پرشانت اور بہت سے دوسرے موجود تھے۔

رام لیلا میدان نانپارہ میں وسیع پیمانے پر شجر کاری

بہرائچ:(نامہ نگار) نانپارہ کے رام لیلا میدان احاطے میں آج بڑے پیمانے پر پنچ وٹی نسل کے درخت لگا کر پورے علاقے کو سرسبز و شاداب جنگلاتی خطہ بنانے کی مہم کا آغاز کیا گیا۔ شیوالیہ باغ سہاگار میں ماحولیات اور آبی تحفظ سے متعلق عوامی بیداری پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر محکمہ جنگلات کے اہلکاروں اور افسران کے علاوہ محکمہ مال، پولیس، سماجی کارکنان اور ماہرین ماحولیات بھی موجود رہے۔ ماہامنا مالویہ مشن اور شیوالیہ باغ مندر انتظامیہ کی جانب سے منعقدہ ماحولیات اور آبی تحفظ سے متعلق مذاکرے سے خطاب کرتے ہوئے تحصیلدار نانپارہ شلیش اوستھی نے کہا کہ نانپارہ علاقے میں شجرکاری کے بے شمار امکانات موجود ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی حفاظت بھی کریں تاکہ پانی اور ماحول محفوظ رہیں اور انسانی زندگی کے لیے سازگار ماحول قائم

رہے۔ پولیس سرکل آفیسر نانپارہ چترانشو گوتم نے کہا کہ شجرکاری ایک مقدس عمل ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ خالی پڑی زمینوں پر مہم چلا کر زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں تاکہ ماحولیات اور آبی وسائل محفوظ رہ سکیں۔ ماہامنا مالویہ مشن (اودھ) کے صدر اور پروگرام کے منتظم سنجیو شریواستو ایڈووکیٹ نے بتایا کہ علاقائی مذہبی تنظیموں کے نمائندوں، سماجی کارکنان اور ماہرین ماحولیات کے اشتراک سے ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دے کر پورے علاقے میں پنچ وٹی نسل کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔ ان درختوں کی حفاظت کے لیے مقامی سطح پر عوامی تعاون بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ ڈپٹی رینجر نانپارہ امت ورما نے بتایا کہ رام لیلا میدان اور اس سے متصل شمشان گھاٹ کی خالی زمینوں پر خصوصی مہم چلا کر پنچ وٹی نسل کے درخت لگائے جا رہے ہیں تاکہ پورا علاقہ سرسبز و شاداب اور ماحول دوست بن سکے۔

کروڑی مل کالج میں انکیوبیشن سینٹر کا افتتاح

یونیورسٹی کے کیمپس ایسے مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں جہاں نوجوان نئے خیالات اور تکنیکی کامیابیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں: لیفٹیننٹ گورنر

نئی دہلی، (صحافت بیورو): لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو نے کہا ہے کہ 2047 تک ہندستان کو ایک ترقی یافتہ قوم بنانے کے ہدف کی طرف بڑھتے ہوئے یونیورسٹیوں کو تحقیق، جدت طرازی اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے میں اور بھی بڑا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مسٹر سندھو نے اتوار کو کروڑی مل کالج (کے ایم سی) کے انکیوبیشن سینٹر کے افتتاح کے موقع پر یہ بات کہی۔ یہ افتتاح دہلی یونیورسٹی کے شنکر لال کنسرٹ ہال میں کالج کے اورینٹیشن پروگرام 2026 کے دوران ہوا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے سائنس بلاک لفٹ کا بھی افتتاح کیا۔ اس پروگرام میں کروڑی مل کالج کی گورننگ باڈی کی چیئرپرسن پروفیسر واسوبین

ترویدی، دہلی یونیورسٹی کے رجسٹرار وکاس گپتا، پرنسپل پروفیسر دنیش کھٹر، فیکلٹی ممبران، والدین اور طلبہ نے شرکت کی۔ جدت طرازی پر وزیراعظم نریندر مودی کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر سندھو نے کہا کہ یونیورسٹی کے کیمپس ایسے مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں جہاں نوجوان نئے خیالات اور تکنیکی کامیابیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس نئے انکیوبیشن سینٹر سے طلبہ کے درمیان تحقیق اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ ملے گا۔

نئے بیچ سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ وہ خود دہلی یونیورسٹی سے گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ ہیں اور انہوں نے کبھی بیرونِ ملک تعلیم حاصل نہیں کی۔ انہوں نے کہا، "بیرونِ ملک میں قوم کی خدمت میں جو کچھ بھی میں اپنا تعاون دے سکا ہوں، وہ دہلی یونیورسٹی میں رکھی گئی بنیاد پر بنا تھا۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ہندستان کے اداروں اور اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ رکھیں۔

انڈیا یونین مسلم لیگ دہلی پردیش کی جانب سے ایس آئی آر فارم بھرنے کی مہم جاری

نئی دہلی، (پریس ریلیز) انڈیا یونین مسلم لیگ دہلی پردیش کی جانب سے جوشی کالونی اسٹیٹ آفس میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے تحت ووٹر فہرست سے متعلق فارم بھرنے کی مہم مسلسل جاری ہے۔ اس مہم میں دہلی پردیش صدر مولانا نثار احمد نقشبندی، جنرل سکریٹری شیخ فیصل حسن سمیت متعدد عہدیداران اور کارکنان بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

کارکنان شہریوں کے ایس آئی آر فارم درست طریقے سے بھرنے، ضروری دستاویزات آن لائن ڈاؤن لوڈ کرنے اور مطلوبہ کارروائی مکمل کرانے میں رہنمائی فراہم کر رہے ہیں تاکہ کوئی بھی اہل شہری انتخابی فہرست میں اندراج سے محروم نہ رہے۔

اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرنا انسانیت اور ہندستانیت کے دامن پر بدنما داغ

مہاتما گاندھی کے زمانے سے ہندوستان کی سنہری تاریخ ہمیشہ مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے رہنے کی رہی ہے، موجودہ حکومت نے اسے بدل کر غیر جانب داری کا جھوٹا دعویٰ کیا: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی حالیہ تحقیقی رپورٹ پر شدید تشویش، گہرے دکھ اور برہمی کا اظہار کیا ہے، جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے نومبر 2025 کے درمیان ہندوستان سے لاکھوں کی تعداد میں ملٹری اسلحہ جات اور توپ کے گولے اسرائیل کو بھیجے گئے ہیں۔ مولانا مدنی نے اس سنگین معاملے پر وزارتِ امورِ خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ردِ عمل کو مبہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتنے حساس بین الاقوامی معاملے پر حکومت کا ایسا رویہ ملک کی اخلاقی بنیادوں اور عالمی وقار کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔ میڈیا کے نام جاری باضابطہ بیان میں مولانا مدنی نے کہا کہ عالمی عدالت انصاف نے 2024 میں تمام

ممالک کو واضح طور پر متنبہ کیا تھا کہ غاصبانہ قبضے اور نسل کشی کی کارروائیوں کے پیش نظر اسرائیل کو اسلحہ کی سپلائی روکی جائے۔ نیز 1949 کے جنیوا کنونشن اور 1948 کے نسل کشی کے تدارک کے کنونشن کی روشنی میں جنگی جرائم میں استعمال ہونے والے اسلحہ کی فراہمی پر سخت پابندی ہے۔ اس کے باوجود یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان ہتھیاروں کا استعمال معصوم بچوں، خواتین اور عام شہریوں کے ایک طرفہ قتل عام میں ہو رہا ہے، اسلحہ سپلائی کرنا ایک مجرمانہ عمل اور نسل کشی (Genocide) میں شمولیت کے مترادف ہے۔ یہ نہ صرف بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے بلکہ انسانیت اور ہندستانیت کے دامن پر بدنما داغ ہے۔ مولانا مدنی نے یاد دلایا کہ مہاتما گاندھی کے زمانے سے ہندوستان کی سنہری تاریخ ہمیشہ مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے رہنے کی رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے اسے بدل کر غیر جانب داری کا جھوٹا دعویٰ کیا، لیکن اگر اسے تسلیم بھی کر لیا جائے تو غیر جانبدار رہنے کا دعویٰ کرنا اور دوسری طرف ظالم کو اسلحہ مہیا کرنا ہمارے ملک کے اصولوں، اس کی اخلاقی تاریخ اور عہد سے بدترین غداری اور بددیانتی ہے جسے باضمیر شہری کسی قیمت پر قبول نہیں کر سکتے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس موقع پر ہم حکومتِ ہند سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تمام سرکاری و نجی کمپنیوں سے اسرائیل کو ہونے والی اسلحہ اور جنگی آلات کی سپلائی پر فوری اور مکمل روک لگائے، اپنے مبہم بیانات کو ختم کر کے شفاف حقیقت سامنے لائے اور انسانیت کی حفاظت کے لیے اسرائیل سے اپنے تمام تر ملٹری تعلقات ختم کرے۔ ہندوستان کا عالمی وقار اس کی اخلاقی طاقت اور سچائی کے ساتھ کھڑے ہونے پر مبنی ہے۔ اس لیے اسرائیل سے تعلقات ختم کر کے ملک کی اخلاقی ساکھ کو بچایا جائے۔

ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی صد سالہ تقریبات کا آغاز، ملک بھر میں منعقد ہونگے 100 ادبی و ثقافتی پروگرام

یہ صرف ایک ادیب کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی تقریب نہیں بلکہ ان کے اتحاد، رواداری، ہمدردی اور سچائی کے پیغام کو نئی نسل تک پہنچانے کی ایک قومی کوشش ہے: آصف اعظمی

نئی دہلی، (صحافت بیورو) معروف ادیب، ناول نگار اور فلمی مکالمہ نگار ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی صد سالہ تقریبات کا باقاعدہ آغاز پروقار تقریب کے ساتھ ہوا۔ تقریب کا اہتمام قومی ٹرسٹ 'ماٹی' نے کیا جس میں ادبی، ثقافتی، عدالتی اور سماجی شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے شرکت کی اور راہی معصوم رضا کو ہندوستانیت، گنگا-جمنی تہذیب اور مشترکہ ثقافتی ورثے کی توانا آواز قرار دیا۔ تقریب کا افتتاح راوی-بیاس واٹر ٹریبونل کے چیئرمین اور سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ونیت سرن نے شمع روشن کر کے کیا جبکہ صدارت معروف کلاسیکی رقاصہ، پدم وبھوشن اعزاز یافتہ اور سابق رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سونل مان سنگھ نے کی۔ اس موقع پر 'ماٹی' کے کنوینر آصف اعظمی نے اعلان کیا کہ راہی معصوم رضا کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں آئندہ ایک سال کے دوران ملک بھر میں 100 ادبی، ثقافتی اور علمی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک ادیب کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی تقریب نہیں بلکہ انکے اتحاد، رواداری، ہمدردی اور سچائی کے پیغام کو نئی نسل تک پہنچانے کی ایک قومی کوشش

ہے۔ ڈاکٹر سونل مان سنگھ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ راہی معصوم رضا محض ایک ادیب نہیں بلکہ اپنے عہد کا ضمیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ 'مہابھارت' کے مکالموں کے ذریعے راہی نے ہندوستان کے ہر گھر سے مکالمہ قائم کیا اور ان کے مشہور الفاظ 'میں سمے ہوں' آج بھی وقت کی طاقت اور تاریخ کی گواہی کی یاد دلاتے ہیں۔ جسٹس ونیت سرن نے کہا کہ راہی معصوم رضا کی تحریریں انسانی دکھ، جدوجہد اور استقامت کی لازوال دستاویز ہیں، جو آنے والی نسلوں کو ایک متحد اور باوقار قوم کے طور پر جینے کی ترغیب دیتی رہیں گی۔

سپریم کے سابق جج جسٹس سدھانشو دھولیا نے کہا کہ راہی معصوم رضا کی سب سے بڑی طاقت ان کی زبان تھی، جو عوام کی زبان تھی۔ انہوں نے کہا کہ راہی نے اپنی تحریروں کے ذریعے یہ سبق دیا کہ حقیقی جمہوریت مشترکہ اقدار، باہمی احترام اور انسانیت کے فروغ میں مضمر ہے۔ نامور فلم ساز اور مصور مظفر علی نے کہا کہ راہی معصوم رضا نے سینما کو شاعری کی طرح لکھا اور زندگی کو فن کی طرح جیا۔ انہوں نے کہا کہ فلم 'گمان' میں مہاجر کے درد سے لے کر 'انجمن' کی معدوم ہوتی تہذیب تک، راہی کے مکالمے جذبات اور تاریخ دونوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔

معروف ادیبہ اور شاعرہ ممتا کالیا نے کہا کہ راہی معصوم رضا نے اپنی تخلیقات میں عام آدمی کو عزت اور شناخت عطا کی۔ ان کے ناول 'آدھا گاؤں' اور 'اوس کی بوند' میں وہ سماجی درد محفوظ ہے جسے تاریخ کی کتابیں اکثر نظر انداز کر دیتی ہیں۔

انڈیا ہیبیٹیٹ سینٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر کے جی سریش نے کہا کہ راہی معصوم رضا نے تقسیم ہند اور ایمرجنسی جیسے حساس موضوعات پر بے باکی سے قلم اٹھایا کیونکہ وہ ہندوستان کی وحدت اور اس کی روح پر کبھی سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان کا قلم ہمیشہ سچائی، قومی یکجہتی اور مشترکہ تہذیب کا ترجمان رہا۔

تقریب کا آغاز نوپور سدھو نارائن کی روح پرور موسیقی سے ہوا، جنہوں نے راہی معصوم رضا کی غزلیں، بھجن اور فلمی نغمے پیش کیے۔ نظامت پروفیسر رحمان مصور نے کی، جبکہ تقریب میں ملک بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں ادیبوں، دانشوروں، فنکاروں اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر راہی معصوم رضا (یکم اگست 1927 تا 15 مارچ 1992) اردو اور ہندی ادب کی ممتاز شخصیت تھے۔ وہ "آدھا گاؤں"، "اوس کی بوند"، "نیم کا پیڑ" اور "کٹرا بی آرزو" جیسے ناولوں کے ساتھ ساتھ بی آر چوپڑا کی شہرۂ آفاق ٹیلی ویژن سیریل "مہابھارت" کے مکالموں کے لیے بھی ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

راجدھانی میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے، ریکٹر اسکیل پر 2.9 تھی شدت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی علاقہ (این سی آر) میں اتوار کو صبح ہلکے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلے کا مرکز دہلی کا شمالی ضلع تھا۔ ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 2.9 ریکارڈ کی گئی۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (این سی ایس) نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اطلاع دی کہ زلزلہ 2 اگست 2026 کو یعنی آج صبح 4.14 بجے ریکارڈ کیا گیا۔ زلزلے کا عرض بلد 28.721 شمال اور طول

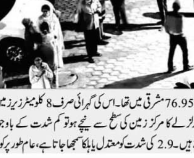

البلد 76.957 مشرق میں تھا۔ اس کی گہرائی صرف 8 کلومیٹر زیر زمین ریکارڈ کی گئی۔ واضح رہے کہ جب زلزلے کا مرکز زمین کی سطح سے نیچے ہو تو کم شدت کے باوجود زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ 2.9 کی شدت کو معتدل یا ہلکا سمجھا جاتا ہے، عام طور پر کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا ہے۔

ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل نے کی محفوظ کانوڑ یاترا کی تیاریاں

کیمپوں میں میٹر لگانے، مکمل ریٹنگ والے ایم سی بی اور ای ایل سی بی کا استعمال کرنے کی ہدایت

نئی دہلی، (پریس ریلیز): شمالی دہلی میں تقریباً 90 لاکھ کی آبادی کو بجلی فراہم کرنے والی سرکردہ پاور یوٹیلیٹی ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل اپنے آپریشنل علاقے میں کانوڑ یاترا کے متعین کردہ راستوں پر کانوڑ یاتریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے 24 گھنٹے جامع حفاظتی اقدامات نافذ کر رہی ہے۔ اس سال 30 جولائی سے 11 اگست تک منعقد ہونے والی سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران سڑکوں اور کالونیوں میں عقیدت مندوں کی بھاری آمد و رفت رہتی ہے جس سے خاص طور پر مانسون کے موسم میں بجلی سے متعلق حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ کانوڑ یاترا کے محفوظ اور ہموار انعقاد کو یقینی بنانے کیلئے ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل نے اپنے کام کے علاقے میں وسیع سروے کیا ہے اور ضروری بجلی حفاظتی اقدامات نافذ کئے گئے ہیں۔ اس کے تحت کانوڑ یاترا کے راستوں پر واقع بجلی کے کھمبوں، ٹرانسفارمروں اور بجلی سب اسٹیشنوں کی لیکیج جانچ کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یاتریوں کی محفوظ اور بلا تعطل نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے مقصد سے کمپنی کے زیر کنٹرول تمام اسٹریٹ لائٹوں کے ہموار آپریشن کو یقینی بنایا گیا ہے۔ کانوڑ کیمپوں میں بجلی سے حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ تمام کانوڑ کیمپوں میں میٹر لگائیں جائیں، مکمل ریٹنگ والے ایم سی بی اور ای ایل سی بی کا استعمال کیا جائے نیز کنیکٹیڈ لوڈ کے مطابق بغیر مناسب ریٹنگ والی اعلیٰ کوالٹی کی انسولیٹیڈ وائر بغیر کسی کھلے جوائنٹ کے لگائی جائے۔ اس کے علاوہ جن خطرناک تنصیبات یا کھلے پینلز کے کور ٹوٹے ہوئے ہیں یا جنہیں لاک نہیں کیا جا سکتا، ان کی بیریکیڈنگ یا فینسنگ یقینی بنائی جائے۔ مانسون کے پیش نظر دہلی میں پانی بھر جانے کے خطرے والے نشیبی علاقوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل جانب سے کانوڑ یاتریوں کیلئے حفاظتی ایڈوائزری

· کانوڑ یاتریوں کے لیے محفوظ ماحول کو یقینی بنانے کے لیے بجلی سے حفاظت کے اعلیٰ ترین معیارات پر عمل کریں۔ بجلی کے کھمبوں، ٹرانسفارمرز اور کھلے بجلی کے تاروں سے محفوظ فاصلہ رکھیں۔ کانوڑ کیمپوں میں بجلی کے آلات کو احتیاط سے استعمال کریں۔ گیلے ہاتھوں سے کسی بھی بجلی کے آلات کو نہ چھوئیں۔ بجلی کے رساو یا کسی بھی طرح کے خطرے کی اطلاع فوری طور پر قریبی بجلی دفتر یا ہیلپ لائن نمبر 19124 پر دیں۔ ہائی وولٹیج پاور لائنوں کے نیچے کانوڑ نہ رکھیں اور نہ ہی ڈی جے چلائیں۔ · گاڑی پر ڈاک کانوڑ لے جانے والے عقیدت مند یہ یقینی بنائیں کہ گاڑی پر رکھے کانوڑ کی اونچائی اوور ہیڈ پاور لائنوں سے کم از کم 2 میٹر نیچے رہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی حالت میں بجلی کے تاروں کو اٹھانے کے لیے لوہے کی پائپ یا گیلی لکڑی کا استعمال نہ کریں۔ · بجلی کے کھمبوں یا دیگر برقی آلات پر جھنڈے، پوسٹر یا بینرز نہ لگائیں۔

جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے تحت کڑکڑڈوما کورٹ مسجد میں درسِ قرآن کا انعقاد

نئی دہلی، (پریس ریلیز): جماعت اسلامی ہند، لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام آج نمازِ ظہر کے بعد کڑکڑڈوما کورٹ مسجد میں درسِ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر امیر مقامی فلاح الدین فلاحی نے سورہ بقرہ کی ابتدائی 5 آیات کی تلاوت کرتے ہوئے ان کی تفصیلی تشریح اور پس منظر بیان کیا۔ فلاح الدین فلاحی نے بتایا کہ سورہ بقرہ ہجرتِ مدینہ کے بعد ابتدائی دور میں نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ کو ایک نئے سماجی اور فکری ماحول کا سامنا تھا۔ مکہ مکرمہ میں دعوتِ اسلام کا مخاطب بنیادی طور پر مشرکین مکہ تھے، جو حضرت ابراہیم کی نسبت تو رکھتے تھے لیکن شرک اور جاہلیت میں مبتلا ہو چکے تھے۔ وہاں مسلمان شدید آزمائشوں کے باوجود دعوتِ دین کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مدینہ منورہ میں صورتِ حال مختلف تھی۔ یہاں اور اس کے اطراف میں یہودی اور عیسائی آباد تھے، جنہیں اہل کتاب کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اللہ کے سچے رسول تھے اور وہ بھی اسلام ہی کی تعلیمات لے کر آئے تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ان کی امتوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ آسمانی کتابوں میں تحریف کی گئی، اصل تعلیمات کو بدل دیا گیا اور دین کی روح سے دوری اختیار کر لی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کو مدینہ میں مشرکین کے ساتھ ساتھ اہل کتاب کے سامنے بھی اسلام کی اصل اور خالص تعلیمات پیش کرنے کا ایک نیا چیلنج درپیش تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مدینہ کی ایک چھوٹی سی اسلامی بستی سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے دعوتِ اسلام کا عظیم مشن شروع کیا اور یہودی و عیسائی معاشروں سمیت اطراف کے علاقوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اسی نئے مرحلے کی فکری بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ ان آیات میں متقین کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یہی اوصاف انسان کو حقیقی کامیابی اور اللہ کی ہدایت کا مستحق بناتے ہیں۔ درس کے اختتام پر فلاح الدین فلاحی نے حاضرین پر زور دیا کہ وہ قرآنِ مجید کو محض تلاوت تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کے پیغام کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کریں۔

جلوس چہلم کل، انجمن شیعۃ الصفاء کی تیاریاں مکمل

زائرین کی سہولیات، سیکورٹی اور ٹریفک بندوبست کے لیے پولیس انتظامیہ کو مکتوب ارسال: سرفراز حسین

نئی دہلی، (صحافت بیورو): سید الشہداء حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے وفادار ساتھیوں کے چالیسویں کی مناسبت سے قومی راجدھانی کے کشمیری گیٹ سے تاریخی جلوس چہلم 4 اگست 2026 بمطابق 20 صفر (منگل) کو برآمد ہوگا۔ جلوس میں دہلی اور گرد و نواح سے ہزاروں کی تعداد میں زائرین شامل ہوتے ہیں۔ شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ و متعلقہ اوقاف کی متولی انجمن شیعۃ الصفاء (رجسٹرڈ) کے جنرل سکریٹری سرفراز حسین نے بتایا کہ 4 اگست کو اولاً صبح 9 بجے شیعہ جامع مسجد میں مجلس عزا منعقد ہوگی جس کو مولانا محسن تقوی (امام جمعہ شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ) خطاب کریں گے۔ بعد مجلس انجمن ہائے ماتمی کی نوحہ خوانی و سینہ زنی کے درمیان قدیمی جلوس چہلم برآمد ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ جلوس اپنی روایتی راستوں سے ہوتا ہوا درگاہ پنجہ شریف جہاں 12 بجے دن الوداعی مجلس منعقد ہوگی۔ اس سلسلے میں مجلس انتظامیہ جلوس چہلم نے کثیر تعداد میں زائرین سے شرکت کی اپیل کی ہے۔ پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے انجمن شیعۃ الصفاء کے جنرل سکریٹری سرفراز حسین نے کہا کہ کشمیری گیٹ بھیڑ بھاڑ والا علاقہ ہے جہاں پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن کے سامنے شیعہ جامع مسجد سے برآمد ہونیوالے جلوس میں دہلی اور قرب و جوار سے ہزاروں کی تعداد میں زائرین شامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زائرین کی سہولیات کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ مسٹر سرفراز حسین نے بتایا کہ جلوس کے سلسلے میں انجمن شیعۃ الصفاء (رجسٹرڈ) کی جانب سے تھانہ کشمیری گیٹ، ڈی سی پی سول لائن کو ایک یادداشت پیش کر کے پولیس انتظامات کو یقینی بنانے کی درخواست کی گئی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ 4 اگست کو چہلم کا علم (جلوس) شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ سے صبح 9 بجے شروع ہو کر پنجہ شریف، کشمیری گیٹ میں 12 بجے دوپہر تک پہنچے گا جس میں سینکڑوں زائرین شرکت کرتے ہیں۔ خط کے مطابق پولیس انتظامیہ سے گزارش کی گئی ہے کہ 4 اگست کو صبح 8 بجے سے دوپہر 1.00 بجے تک پولیس کا مناسب بندوبست کیا جائے تاکہ دور دراز سے آنیوالے عقیدتمندوں کو کوئی پریشانی نہ ہو اور ٹریفک وغیرہ میں بھی کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ سرفراز حسین نے بتایا کہ جلوس میں انجمن کے عہدیداران اور رضاکار موجود رہیں گے اور زائرین کی سہولیات پر خاص نظر رکھیں گے۔

تحریکِ ہندو مسلم اتحاد کے فروغ کیلئے صوبہ گیر مہم اور ماہِ رواں کے آخر میں بڑے پروگرام کا فیصلہ

جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی عاملہ کا اہم اجلاس منعقد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی عاملہ کا ایک اہم اجلاس مدرسہ عالیہ عربیہ، مسجد فتح پوری میں صوبائی صدر مولانا محمد مسلم قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد ساجد فیضی، سکریٹری جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی تلاوتِ کلام پاک اور مولانا جمیل احمد قاسمی دوارکا کے نعتیہ کلام سے ہوا اس کے بعد مفتی عبدالرزاق مظاہری، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی نے اجلاس کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے جاری کردہ سرکولر کی روشنی میں منعقد کیا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد تحریکِ ہندو مسلم اتحاد کو صوبہ دہلی میں منظم اور مؤثر انداز میں آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں باہمی اعتماد، مذہبی رواداری، بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے اور جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ اس قومی ذمہ داری کو نبھاتی رہی ہے۔ مولانا محمد مسلم قاسمی نے صدارتی خطاب میں کہا کہ تحریکِ ہندو مسلم اتحاد ملک کے امن، اخوت اور گنگا جمنی تہذیب کے تحفظ کی ایک اہم مہم ہے۔ انہوں نے تمام ضلعی اور مقامی ذمہ داران کو ہدایت دی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مختلف طبقات کے درمیان رابطہ، مکالمہ اور خیر سگالی کے پروگرام منعقد کریں اور اس تحریک کو عوامی سطح پر کامیاب بنانے کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔ اجلاس میں سرکولر کے تمام نکات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کے تحت تمام اضلاع اور یونٹوں میں تحریکِ ہندو مسلم اتحاد کے سلسلے میں مسلسل پروگرام، رابطہ مہم اور عوامی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ نیز متفقہ طور پر یہ بھی طے پایا کہ اسی ماہ کے آخر میں جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کے زیر اہتمام "تحریکِ ہندو مسلم اتحاد" کے عنوان سے ایک بڑا صوبائی پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں مختلف مذاہب کے مذہبی، سماجی اور دانشور طبقے کی نمائندہ شخصیات کو مدعو کیا جائے گا تاکہ باہمی ہم آہنگی، قومی یکجہتی اور بھائی چارے کے پیغام کو عام کیا جا سکے۔ اجلاس میں ملکی اور عالمی حالات پر بھی فکرمندی کا اظہار کیا گیا بطور خاص ملکی سطح پر جس طرح سے نفرتوں کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے مسجدوں، مدرسوں اور مذہبی و مسلم تعلیمی اداروں کو حیلے اور بہانوں سے بند و منہدم کیا جا رہا ہے، دستوری اور آئینی مذہبی آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے، یہ تمام چیزیں جمہوری اور سیکولر ملک کیلئے منافی اور انتہائی خطرناک ہیں۔ اجلاس میں مولانا محمد فرقان قاسمی خازن جمعیۃ علماء صوبہ دہلی، مولانا عبدالحنان قاسمی نائب صدر، مولانا محمد عمر قاسمی نائب صدر، قاری دلشاد قمر مظاہری نائب صدر،

مفتی نظام الدین قاسمی نائب صدر، مفتی اسرار الحق مظاہری سکریٹری، کفیل الرحمٰن قاسمی سکریٹری، مفتی عبداللہ قاسمی سکریٹری، قاری اسرار الحق قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی، مولانا انتظار حسین مظاہری، الحاج سلیم رحمانی، مفتی محمد عیاض مظاہری، مفتی محمد شمیم قاسمی، مفتی محمد مستقیم قاسمی، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد طیب، مولانا محمد راشد قاسمی، حافظ محمد یامین، مفتی محمد قاسم قاسمی، چودھری محمد اسلام، مفتی محمد اسلم قاسمی، قاری فضل الرحمٰن، مولانا محمد سلیم، مفتی محمد توحید قاسمی، مولانا محمد یحییٰ ارسلانی، مولانا ممتاز احمد قاسمی، ڈاکٹر رضاء الدین شمس، مولانا محمد راشد، مولانا محمد شوکت مظاہری، مولانا مصباح الدین، مولانا محمد منور، قاری محمد ساجد وغیرہ سمیت عاملہ کے اراکین اور مختلف اضلاع کے ذمہ داران نے شرکت کی اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے مکمل تعاون اور عملی کردار ادا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

اجلاس کے اختتام پر اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی، جمعیۃ علماء ہند کی ہدایات کے مطابق تحریک ہندو مسلم اتحاد کو دہلی بھر میں کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن عملی اقدامات کرے گی اور اس سلسلے میں عوامی رابطے کو مزید مضبوط بنایا جائے گا۔

صفدر جنگ اسپتال میں ہوئی دنیا کی پہلی روبوٹک اے وی والو ریپلیسمنٹ سرجری

سینے کی ہڈی کاٹنے کے بجائے چھوٹے سوراخوں کے ذریعہ روبوٹک آلات اور ہائی ڈیفینیشن تھری-ڈی ویژول سسٹم کا استعمال

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی میں واقع وی ایم ایم سی اور صفدر جنگ اسپتال کے ڈاکٹروں نے دنیا میں پہلی بار ایک انتہائی نایاب پیدائشی دل کی بیماری میں مبتلا بالغ مریض کا روبوٹک تکنیک سے کامیاب آپریشن کیا ہے۔ اس کامیابی کو عالمی طبی دنیا میں ایک تاریخی قدم مانا جا رہا ہے۔ اسپتال کی ڈائریکٹر ڈاکٹر کویتا شرما کی قیادت میں کارڈیوتھوریسک اینڈ ویسکولر سرجری (سی ٹی وی ایس) شعبے کی ٹیم نے یہ

پیچیدہ سرجری کامیابی سے مکمل کی۔ آپریشن کی قیادت شعبے کے سربراہ پروفیسر (ڈاکٹر) انوبھو گپتا نے کی۔ خاص بات یہ ہے کہ اس طرح کی روبوٹک سرجری دنیا میں پہلی بار کی گئی ہے اور اس سے ہندوستان کا نام عالمی طبی شعبے میں مزید مضبوط ہوا ہے۔ واضح رہے کہ جس مریض کا آپریشن کیا گیا وہ 2 انتہائی نایاب پیدائشی دل کی بیماریوں میں مبتلا تھا۔ پہلی بیماری جینٹیکلی کریکٹڈ ٹرانسپوزیشن آف دی گریٹ آرٹریز (سی سی ٹی جی اے) تھی، جس میں دل کے نچلے حصے عام پوزیشن کے برعکس ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے دل کے دائیں حصے کو پورے جسم میں خون پہنچانے کا اضافی دباؤ جھیلنا پڑتا ہے۔ دوسرا مسئلہ ڈیکسٹروکارڈیا تھا، جس میں دل عام طور پر بائیں جانب ہونے کے بجائے دائیں جانب واقع ہوتا ہے۔ ان دونوں حالتوں کی وجہ سے مریض کے دل کا اے وی والو شدید طور پر خراب ہو چکا تھا اور دل کی کام کرنے کی صلاحیت بھی مسلسل کم ہوتی جا رہی تھی۔ اس چیلنجنگ سرجری کے لیے ڈاکٹروں نے پہلے مریض کے سی ٹی اسکین کے تھری-ڈی امیج تیار کیے، تاکہ دل کی پیچیدہ بناوٹ کو پوری طرح سمجھا جا سکے۔ اس کے بعد آپریشن کا تفصیلی منصوبہ بنایا گیا۔ عام طور پر روبوٹک ہارٹ سرجری سینے کے دائیں جانب سے کی جاتی ہے، لیکن اس مریض کا دل دائیں طرف ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے پوری تکنیک کو تبدیل کرتے ہوئے بائیں جانب سے روبوٹک سرجری کی۔ یہ طریقہ پوری طرح نیا تھا اور طبی تاریخ میں پہلی بار اپنایا گیا۔ سرجری کے دوران ڈاکٹروں نے سینے کی ہڈی کاٹنے کے بجائے چھوٹے چھوٹے سوراخوں کے ذریعے روبوٹک آلات اور ہائی ڈیفینیشن تھری-ڈی ویژول سسٹم کا استعمال کیا۔ اس سے انتہائی درست طریقے سے والو کو تبدیل کیا گیا اور آپریشن کامیاب رہا۔ اس جدید تکنیک کے کئی فائدے ہیں۔ مریض کے سینے کی ہڈی نہیں کاٹنی پڑتی، جس سے درد کم ہوتا ہے۔ خون کا ضیاع بھی بہت کم ہوتا ہے اور انفیکشن کا خطرہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض پہلے کے مقابلے میں کافی جلدی صحت یاب ہو کر عام زندگی میں لوٹ سکتا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ کامیابی صرف ایک کامیاب سرجری نہیں، بلکہ ہندوستان کے سرکاری اسپتالوں کی بڑھتی ہوئی صلاحیت اور جدید طبی تکنیک کا ثبوت ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ ملک کے سرکاری اداروں میں عالمی معیار کا علاج اور جدید ترین روبوٹک سرجری کی سہولیات دستیاب ہیں۔ یہ تاریخی کامیابی آنے والے وقت میں دل کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لیے نئی راہ کھولے گی۔ ساتھ ہی دنیا بھر کے سرجنوں کے لیے یہ ایک نئی تکنیک اور تحقیق کی بنیاد بھی ثابت ہوگی۔

اتر پردیش اسمبلی کا مانسون اجلاس آج سے

رام مندر کے چڑھاوے کی چوری اور امن وقانون کی صورت حال پر ہنگامے کے امکانات

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی کا مانسون اجلاس پیر سے شروع ہوگا۔ اجلاس کے دوران مختلف مسائل پر حکمراں جماعت اور حزب اختلاف کے درمیان تلخ نوک جھونک اور ہنگامے کے امکانات ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی جہاں اپنی حکومت کے گزشتہ 10 برس کی کامیابیاں ایوان میں پیش کرے گی، وہیں سماج وادی پارٹی اور کانگریس رام مندر کے چڑھاوے کی چوری، امن وقانون کی صورت حال اور عوامی مفاد سے متعلق دیگر مسائل پر حکومت کو گھیرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ حزب اختلاف کے رہنما اور سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما ماتا پرساد پانڈے نے کہا کہ حزب اختلاف پوری طرح تیار ہے اور رام مندر کے چڑھاوے کی چوری کا معاملہ ایوان میں نمایاں طور پر اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اجلاس کی مدت مختصر رکھ کر اپنی ذمہ داریوں سے بچنا چاہتی ہے۔ ساون کے مہینے اور کانوڑ یاترا کے پیش نظر حکومت کی جانب سے مجوزہ انتظامات اور ہدایات کو لے کر بھی حزب اختلاف کے حکومت کو گھیرنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اسمبلی کے ممکنہ پروگرام کے مطابق پہلے دن مرحوم ارکان کو خراج عقیدت پیش کیا جا سکتا ہے۔ 04 اگست کو ضمنی بجٹ پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ 05 اگست کو قانون سازی سے متعلق امور اور دیگر سرکاری کام انجام دیے جائیں گے، جبکہ 06 اگست کو ضمنی بجٹ پر بحث کے بعد اجلاس کی کارروائی مکمل ہونے کا امکان ہے۔ کانگریس قانون ساز پارٹی کی رہنما آرادھنا مشرا نے بھی کہا کہ رام مندر کے چڑھاوے کی چوری کا معاملہ سنگین ہے اور حکومت کو اس پر جواب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ بھی عوامی مفاد سے متعلق کئی مسائل ایوان میں اٹھائے جائیں گے۔ اجلاس شروع ہونے سے ایک روز قبل اتوار کو قانون ساز عمارت میں منعقدہ کل جماعتی اجلاس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تمام جماعتوں سے ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلانے اور عوامی مفاد کے مسائل پر صحت مند اور بامقصد بحث کرنے کی اپیل کی۔ وہیں اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے بھی تمام جماعتوں سے ایوان کا وقار برقرار رکھنے میں تعاون کرنے کی درخواست کی۔ دریں اثنا اجلاس کے آغاز سے قبل کل جماعتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 03 اگست سے شروع ہونے والے اسمبلی کے مانسون اجلاس میں عام لوگوں سے متعلق موضوعات پر مثبت بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں ایوان عوام کے مسائل کے حل کا سب سے مؤثر پلیٹ فارم ہے اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے مفاد سے متعلق ہر مسئلے کو سنجیدگی سے ایوان میں پیش کریں۔ اس دوران مانسون اجلاس کے پیش نظر دارالحکومت لکھنؤ میں وسیع حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ اسمبلی اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ٹریفک کا نظام رواں رکھنے کے لیے خصوصی ٹریفک منصوبہ نافذ کیا گیا ہے۔ تاہم ایمبولینس اور اسکولی گاڑیوں کو ممنوعہ راستوں سے بھی گزرنے کی اجازت ہوگی۔

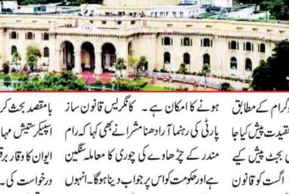

عوامی مفاد کے مسائل پر ایوان میں بحث ہو

کارروائی خوش اسلوبی سے چلانے میں سب تعاون کریں: یوگی

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو حکمراں جماعت اور حزب اختلاف کے عوامی نمائندوں سے اپیل کی کہ عوامی مفاد سے متعلق تمام مسائل کو ایوان میں سنجیدگی سے اٹھایا جائے اور ریاست کی ترقی کے لیے صحت مند اور بامقصد بحث کی جائے۔ قانون ساز عمارت میں اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا کی صدارت میں منعقدہ کل جماعتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 03 اگست سے شروع ہونے والے اسمبلی کے مانسون اجلاس میں عام لوگوں سے متعلق موضوعات پر مثبت بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری نظام میں ایوان عوام کے مسائل کے حل کا سب سے مؤثر پلیٹ فارم ہے اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے مفاد سے جڑے ہر مسئلے کو سنجیدگی سے ایوان میں پیش کریں۔ وزیر اعلیٰ نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایوان کی کارروائی پُرامن اور خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے تمام ارکان کا تعاون ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحت مند بحث اور تعمیری مکالمے سے ریاست کی ترقی کو نئی رفتار ملے گی اور عوامی مفاد کے کاموں کو مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جا سکے گا۔ اجلاس میں اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے بھی تمام جماعتوں کے رہنماؤں اور ارکان سے ایوان کا وقار برقرار رکھنے اور کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے میں تعاون کرنے کی اپیل کی۔ کل جماعتی اجلاس میں نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، وزیر خزانہ و پارلیمانی امور سریش کھنہ، قائد حزب اختلاف ماتا پرساد پانڈے، کابینہ وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد اور اوم پرکاش راج بھر، کانگریس قانون ساز پارٹی کی رہنما آرادھنا مشرا، جن ستا دل (جمہوری) کے رہنما رگھوراج پرتاپ سنگھ 'راجا بھیا'، نشاد پارٹی کے رمیش سنگھ، اپنا دل (ایس) کے آر کے پٹیل اور راشٹریہ لوک دل کے راج پال بالیان سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔

چار روزہ اسمبلی اجلاس پر اکھلیش کا طنز

بی جے پی حکومت کے بھی چار دن باقی ہیں

لکھنؤ، 2 اگست (یو این آئی) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے ریاستی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کا چار روزہ مانسون اجلاس حکومت کی ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی حکومت کے "چار دن باقی ہیں"، اسی لیے اسمبلی اجلاس بھی صرف چار دن کا رکھا گیا ہے۔ اکھلیش یادو نے اتوار کو پارٹی دفتر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ اجلاس کا پہلا دن مرحوم ارکان کو خراج عقیدت پیش کرنے میں گزرے گا۔ دوسرے دن حکومت ایودھیا میں واقع رام مندر میں مبینہ چڑھاوے کی چوری کے معاملے کی ذمہ داری خود سے ہٹا کر مرکزی حکومت پر ڈالنے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تیسرے دن حکومت پریاگ راج سمیت ریاست میں ہونے والی طلبہ تحریکوں سے متعلق سوالات سے بچنے کی کوشش کرے گی، جبکہ چوتھے دن ایک "دکھی ماں کی سرعام توہین" کے معاملے پر جواب دینے سے بچتے ہوئے اجلاس ختم کرنے کا اعلان کر دے گی۔ سماج وادی پارٹی کے صدر نے کہا کہ بی جے پی کو خود بھی یہ احساس ہو گیا ہے کہ وہ دوبارہ اقتدار میں واپس نہیں آئے گی، اسی لیے اسمبلی کی کارروائی کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا اور محض رسمی کارروائی پوری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے "رخصت ہونے کی گھڑی" میں منعقد کیا جانے والا یہ مانسون اجلاس بھی "رخصت ہونے" جیسا ہی ثابت ہوگا۔ ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست کے عوام آئندہ انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے باہر کر دیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش اسمبلی کا مانسون اجلاس 03 اگست سے شروع ہو کر 06 اگست تک منعقد ہونے کی تجویز ہے۔

عالم نگر ریلوے اسٹیشن سے 4 مشتبہ دہشت گرد گرفتار

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش میں ریلوے سگنل باکس میں دھماکہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے والے دہشت گرد ماڈیول کے ماسٹر مائنڈ کی حوالگی جانچ ایجنسی کے لیے ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ جانچ ایجنسی نے کاغذی کارروائی مکمل کر لی ہے اور تمام معلومات وزارت خارجہ کے ساتھ شیئر کی ہیں، لیکن ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ ماسٹر مائنڈ دبئی میں رہتے ہوئے سوشل میڈیا کے ذریعے نیٹ ورک بنا رہا ہے۔ 2 اپریل 2026 کو اے ٹی ایس نے عالم نگر ریلوے اسٹیشن سے چار مشتبہ دہشت گردوں، شکیب، ارباب، وکاس اور لوکیش کو گرفتار کیا۔ اے ٹی ایس نے انکشاف کیا کہ ملزمان پاکستانی گینگسٹر شہزاد بھٹی اور آئی ایس آئی کے ایجنٹ سے رابطے میں تھے۔ ان کی ہدایات پر وہ ملک بھر کے مختلف شہروں میں ریلوے سگنلز اور سلنڈر لے جانے والی گاڑیوں میں دھماکہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ جانچ سے معلوم ہوا کہ ان کا ماسٹر مائنڈ میرٹھ کا رہنے والا عاقب تھا جو دبئی میں رہتا ہے۔ ان کے خلاف ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) کسی بھی ضروری طریقے سے اس کی حوالگی کو محفوظ بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ تفتیشی ایجنسی کے اہلکار مرکزی ایجنسیوں اور وزارت خارجہ کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں جمعہ کو ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد اتر پردیش میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ ساون اور کنور یاترا کے پیش نظر تمام اضلاع میں پولیس چوکسی بڑھا دی گئی ہے۔ مندروں اور کنور یاترا کے راستے کی سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ جمعہ کو کولگام میں دہشت گردوں نے اینٹوں کے بھٹے پر کام کرنے والے مہاجر مزدوروں کے نام پوچھے۔ اس کے بعد انہوں نے چھتیس گڑھ کے دو ہندوؤں کو گروپ سے الگ کر کے گولی مار دی۔ ایک مزدور موقع پر اور دوسرا اسپتال میں دم توڑ گیا۔ پولیس کے علاوہ سادہ کپڑوں میں انٹیلی جنس اہلکاروں کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ پرہجوم علاقوں کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

گنگا ایکسپریس وے کے قریب 2 کاروں میں ٹکر، ممبر اسمبلی سمیت چار افراد زخمی

بدایوں:(پی این ایس) بدایوں کے بسولی کے ایم ایل اے آشوتوش موریہ عرف راجو اتوار کو سڑک حادثے میں زخمی ہو گئے۔ وہ ایک مذہبی تقریب میں شرکت کے لیے باگرین جا رہے تھے۔ گنگا ایکسپریس وے کے قریب بسولی روڈ پر ان کی کار ایک اور آنے والی کار سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں ایم ایل اے سمیت چار افراد زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ وزیر گنج تھانہ علاقہ کے بنکوٹا گاؤں کے نزدیک گنگا ایکسپریس وے کے قریب پیش آیا۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ دونوں گاڑیوں کے ایئر بیگز اڑ گئے۔ تاہم کوئی بھی شخص شدید زخمی نہیں ہوا۔ ایم ایل اے آشوتوش موریہ، ان کے ڈرائیور مکیش یادو اور گنر دیو سنگھ کو معمولی چوٹیں آئیں۔ ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد دی اور تینوں کو گھر بھیج دیا۔ ایم ایل اے باگرین گاؤں میں منعقدہ ایک مذہبی تقریب اور کالاش یاترا میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔ اروند کمار مشرا، ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک، آصف پور کے کیشیئر، شیو کمار موریہ، بیسولی میں کیشیئر، دھرمیندر کمار سنگھ، سہسوان کے کیشیئر، اور راہول کمار بداون میں گروپوجن پروگرام میں جا رہے تھے۔ اس حادثے میں مشرا شدید زخمی ہو گیا تھا اور اسے مرکزی صحت مرکز میں علاج کرانے کے بعد اس کے اہل خانہ چندوسی لے گئے۔ اس دوران حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ایم ایل اے کے حامیوں اور پارٹی کارکنوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ حادثے کی وجہ سے ٹریفک کچھ دیر کے لیے درہم برہم ہو گئی۔ پولیس نے دونوں تباہ شدہ گاڑیوں کو سڑک سے ہٹا کر معمول کی ٹریفک بحال کر دی۔

رام مندر میں چوری معاملہ

ٹرسٹ نے پہلی بار سونے اور چاندی کی کرائی تصدیق

لکھنؤ:(پی این ایس) ایودھیا کے رام مندر میں پرساد کی چوری کی جاری جانچ کے درمیان شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیت ٹرسٹ نے شفافیت کی طرف ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ ہفتہ کو، ٹرسٹ کے عبوری جنرل سکریٹری، ڈاکٹر کرشنا موہن، نے پہلی بار، سونے اور چاندی کے اینٹوں، قیمتی زیورات، اور SBI کے لاکر میں محفوظ دیگر قیمتی چیزوں کی تفصیلی فزیکل تصدیق کی۔ لاکر میں موجود ہر شے کی ویڈیو بھی بنائی گئی۔ صبح 10 بجے کے قریب شروع ہونے والا یہ سلسلہ دیر شام تک جاری رہا۔ ڈاکٹر کرشنا موہن دن بھر بینک میں رہے، احتیاط سے لاکر میں محفوظ ہر شے کے معیار، مقدار اور ریکارڈ کی تصدیق کرتے رہے۔ ٹرسٹ کے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ چندن رائے اور جگدیش افلے بھی موجود تھے۔ غور طلب ہے کہ نئی تشکیل دی گئی خصوصی تفتیشی ٹیم (SIT) نے رام مندر سے متعلق پرساد کی چوری کے معاملے میں نئی جانچ شروع کی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں عقیدت مندوں کی طرف سے عطیہ کردہ سونے، چاندی اور قیمتی زیورات کی دیکھ بھال اور ریکارڈ کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے گئے۔ عقیدت مندوں نے عطیات کی حیثیت کے بارے میں معلومات طلب کیں۔ چمپت رائے، شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری، نے ہفتہ کو رام مندر ٹرسٹ کے صدر مہنت نرتیہ گوپال داس سے ملاقات کرتے ہوئے، چوری کی پیشکش کے واقعے کے بعد پہلی بار اپنی عوامی سرگرمی کو تیز کیا۔ جنرل سکریٹری کے عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد ٹرسٹ کے صدر کے ساتھ یہ ان کی پہلی باضابطہ ملاقات تصور کی جاتی ہے، اور اس نے رام نگری کے مذہبی اور سماجی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ چمپت رائے اس وقت چترمس منا رہے ہیں۔ اس تناظر میں انہوں نے سنتوں اور مذہبی رہنماؤں سے ملنے اور ان سے آشیرواد حاصل کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ اس کی شروعات ہفتہ کو ٹرسٹ کے صدر مہنت نرتیہ گوپال داس کے ساتھ ملاقات سے ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ایودھیا میں مختلف قدیم مندروں اور نسلی مندروں کا دورہ کیا، مہنتوں اور سنتوں اور مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کی اور ان سے آشیرواد حاصل کیا۔

فیتھ ماڈل اسکول میں شاندار 'بزمِ اردو' کا انعقاد

لکھنؤ:(پی این ایس) فیتھ ماڈل اسکول کے احاطے میں اردو زبان وادب سے محبت اور اس کے فروغ کے لیے ایک پروقار اور رنگارنگ تقریب 'بزمِ اردو' کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول سے ہوا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض اسکول کے ڈائریکٹر ایڈووکیٹ مفتی محمد شہروز نے انتہائی خوبصورت اور پُراثر انداز میں انجام دیے، جبکہ صدارت کے فرائض اسکول کی پرنسپل محترمہ سدرۃ المنتہیٰ نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ تقریب میں درجہ اول سے لے کر درجہ چہارم تک کے طلبہ نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ ننھے منے بچوں نے اردو زبان کی شیرینی، کتابوں کی اہمیت، حب الوطنی، وقت کی پابندی، استاد کے احترام اور صفائی جیسے اہم موضوعات پر دلکش تقاریر، خوبصورت نظمیں، نعتیں اور برجستہ اشعار پیش کر کے حاضرین کے دل جیت لیے۔ اس موقع پر اسکول کے ڈائریکٹر ایڈووکیٹ مفتی محمد شہروز نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات بچوں میں اخلاقی اقدار بیدار کرنے اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پرنسپل محترمہ سدرۃ المنتہیٰ نے بچوں کی شاندار تیاری اور ان کی کارکردگی کی بھرپور تحسین کی اور اساتذہ کی محنت کو سراہا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین، والدین اور اساتذہ نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور اردو زبان کو پروان چڑھانے کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ "شمعِ اردو کو جلائے رکھنا ہمارا کام ہے"۔

اشوک سدھارتھ پھر بی ایس پی سے نکالے گئے

لکھنؤ:(پی این ایس) کی سربراہ مایاوتی نے پارٹی میں نظم وضبط کی خلاف ورزی پر ایک بار پھر سخت کارروائی کرتے ہوئے سابق رکنِ پارلیمنٹ اشوک سدھارتھ کو دوبارہ پارٹی سے باہر کر دیا ہے۔ ان کے ساتھ بی ایس پی کے سینئر لیڈر رندھیر سنگھ بینیوال کو بھی فوری اثر سے پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ بی ایس پی نے دونوں لیڈران پر پارٹی ہدایات کی خلاف ورزی اور مسلسل نظم وضبط توڑنے کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ اشوک سدھارتھ کو پہلے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے دوران پارٹی ٹکٹوں کی تقسیم میں ریاستی قیادت کے ساتھ مناسب تال میل نہ رکھنے اور تنظیمی ہدایات کی خلاف ورزی پر پارٹی سے نکالا گیا تھا۔ اس کے بعد انہیں اس شرط پر دوبارہ پارٹی میں شامل کیا گیا تھا کہ وہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کریں گے۔ انہیں اتر پردیش میں کوئی ذمہ داری نہیں دی گئی بلکہ دیگر ریاستوں میں پارٹی کی تنظیم کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ مایاوتی کے مطابق اشوک سدھارتھ کو جن ریاستوں میں بی ایس پی کو آرڈینیٹر کی ذمہ داری دی گئی، وہاں بھی وہ اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ صرف کرناٹک ہی نہیں بلکہ اڈیشہ اور مغربی بنگال سے بھی ان کی جانب سے پارٹی نظم وضبط کی خلاف ورزی کی مسلسل شکایات موصول ہوتی رہیں۔ مایاوتی نے بتایا کہ متعدد بار تنبیہ کے باوجود ان کے رویے میں کوئی بہتری نہیں آئی، جس کے بعد گزشتہ روز انہیں پارٹی کی تمام تنظیمی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ بی ایس پی سربراہ نے الزام لگایا کہ اشوک سدھارتھ کی اتر پردیش واپسی سے متعلق افواہیں جان بوجھ کر پارٹی میں انتشار پیدا کرنے اور آئندہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کو متاثر کرنے کی سازش ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پارٹی اور تحریک کے وسیع تر مفاد میں اشوک سدھارتھ کو فوری اثر سے پارٹی سے خارج کر دیا گیا ہے اور اب انہیں مستقبل میں کسی بھی صورت دوبارہ بی ایس پی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ مایاوتی نے کہا کہ رندھیر سنگھ بینیوال، جو ضلع سہارنپور کے رہنے والے ہیں، کو بی ایس پی کو آرڈینیٹر کی حیثیت سے پنجاب، ہماچل پردیش اور جموں وکشمیر کی تنظیمی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ ان کے خلاف بھی مسلسل پارٹی نظم وضبط کی خلاف ورزی اور ہدایات نظر انداز کرنے کی شکایات موصول ہو رہی تھیں، جس کے بعد انہیں بھی فوری اثر سے پارٹی سے باہر کر دیا گیا۔

ایف آئی آر کے بعد لکھنؤ میں سب انسپکٹر معطل

شادی کا جھانسہ دے کر زبردستی جسمانی تعلقات بنانے کا الزام، تفتیش جاری

لکھنؤ:(پی این ایس) ایک سب انسپکٹر کو شادی کا جھانسہ دینے، مار پیٹ اور جان سے مارنے کی دھمکی دے کر زبردستی جسمانی تعلقات بنانے کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہے۔ متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر ملزم سب انسپکٹر دھرم ویر شاہی کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ متاثرہ نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس نے اس کے موبائل فون پر اس کی نجی معلومات کو وائرل کرنے اور اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ اے سی پی کینٹ کو کیس کی غیر جانبدارانہ جانچ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ڈی سی پی سینٹرل وکرانت ویر نے بتایا کہ متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر ملزم سب انسپکٹر کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، اور ملزم ایس ایس آئی کو فوری اثر سے معطل کر دیا گیا ہے۔ اے سی پی کینٹ کو کیس کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

تفتیش کے دوران سامنے آنے والے شواہد کی بنیاد پر ملزمان کے خلاف مزید سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ متاثرہ کے مطابق اس کی تقریباً ایک سال قبل بستی کے ایک نوجوان سے دوستی ہوئی تھی۔ الزام ہے کہ نوجوان نے شادی کے بہانے متاثرہ کے ساتھ جسمانی تعلقات بنائے اور بعد میں ان سے مکر گیا۔ فروری 2026 میں بستی کنٹونمنٹ پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا تھا، جسے تحقیقات کے لیے ایف آئی آر کے طور پر لکھنؤ کے آشیانہ پولیس اسٹیشن منتقل کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ 21 فروری 2026 کو آشیانہ پولیس اسٹیشن میں تعینات انسپکٹر دھرم ویر شاہی نے متاثرہ کو اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لیے تھانے بلایا۔ الزام ہے کہ انسپکٹر نے مدد کا وعدہ کرتے ہوئے اسے آشیانہ پولیس اسٹیشن اور قلعہ اسکوائر کے قریب ایک کمرے میں لے جا کر بار بار اس کے ساتھ جسمانی تعلقات بنائے۔ متاثرہ لڑکی کا الزام ہے کہ 30 جولائی کی رات جب وہ اپنی ماں کی دوا لینے باہر گئی تو ملزم انسپکٹر نے اس کے ساتھ مار پیٹ کی۔

جوہر یونیورسٹی معاملہ

بھوک ہڑتال پر بیٹھیں نیلم سنگھ کو پولیس نے حراست میں لیا

رام پور:(پی این ایس) جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو گرانے کے حکم کا معاملہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں، سماج وادی پارٹی کی ریاستی سکریٹری نیلم سنگھ یادو اتوار کو رام پور پہنچی، جہاں انہوں نے گاندھی سمادھی کے پاس انشن شروع کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ضلع انتظامیہ نے اجازت نہ ملنے اور دفعہ 144 کے نفاذ کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں بیٹھنے سے روک دیا۔ اس کے بعد پولیس اسے حراست میں لے کر خواتین پولیس اسٹیشن لے گئی۔ ریاستی سکریٹری نیلم سنگھ یادو نے کہا کہ

ان کا واحد مقصد جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے انہدام کے نوٹس کو واپس لینا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ اقدام تعلیم کے مفاد میں نہیں ہے اور حکومت کو تعلیمی اداروں کے تحفظ کے لیے کام کرنا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ جوہر یونیورسٹی طلباء کو بہت کم قیمت پر تعلیم اور ہاسٹل کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ ان کے مطابق ہاسٹل کی فیس صرف روپے ہے۔ 3,500، جو غریب اور متوسط طبقے کے طلباء کے لیے ایک اہم ریلیف ہے۔ ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے نہ کہ بلڈوز۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم معاشرے کی سب سے بڑی طاقت ہے، اور تمام حکام کو ملک کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ جب تک انہدام کا نوٹس واپس نہیں لیا جاتا وہ اپنے احتجاج سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔ جائے وقوعہ پر موجود انتظامی عہدیداروں نے واضح طور پر کہا کہ کسی کو گاندھی سمادھی پر بھوک ہڑتال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ دفعہ 144 کا حوالہ دیتے ہوئے اہلکاروں نے نیلم سنگھ یادو کو وہاں سے جانے کی درخواست کی۔ اس دوران سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور رام پور بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر ستنام سنگھ مٹو نے انتظامیہ کی کارروائیوں پر سوال اٹھائے۔

خدمت خلق بڑے ثواب کا کام: مولانا خالد رشید

اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ:(پی این ایس) خاتم الانبیاء رسول اکرمؐ کی تعلیمات وہدایات اور شرعی احکام کے مطابق خدمت خلق بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ یہ نیک عمل توفیق الٰہی سے انجام پاتا ہے۔ ہم کو چاہیے کہ یہ کام انفرادی واجتماعی طور پر رضائے الٰہی کے لیے خوش دلی سے کریں۔ اس لیے کہ یہ مبارک عمل نہ صرف انسانیت کی تعمیر وترقی اور فلاح وبہبود کا سبب ہے بلکہ یہ اپنے کرنے والے کی شخصیت کو نکھارتا ہے اور اس کو خالق کائنات سے قریب بھی کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا، میکس ہاسپٹل اور کائنڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے دارالعلوم فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد ماہانہ مفت طبی کیمپ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مندوں اور غریبوں کی امداد وتعاون کرنا اسلام کی درخشاں تعلیمات وہدایات پر عمل کرنا ہے۔

خدمت خلق جیسے نیک کام کے نمونے ہم کو خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت مبارک اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں بہ کثرت ملتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام اس مفت طبی کیمپ کا آغاز مولانا ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ۲۰۰۰ء میں ہوا تھا۔ یہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو لگتا ہے۔ اس کیمپ سے بلاتفریق مذہب وملت ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ یہاں مفت میں چشمے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر، شوگر، تھائی رائیڈ، امراض نسواں وغیرہ کی جانچ اور مفت دوائیں دی جاتی ہیں۔ اس کیمپ میں کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب، میکس ہاسپٹل کی پوری ٹیم ٹیکنیشین اویس احمد، عنبر ٹرسٹ کے زبیر احمد قدوائی نے اپنی خدمات انجام دیں۔ مہمانوں کا استقبال غفران احمد اور عدنان خاں نے کیا۔ شکریہ فیض احمد اور نظامت کے فرائض قاری ہارون نظامی نے انجام دیا۔ اس موقع پر شیخ راشد علی مینائی، مولانا محمد شمیم، علی احمد، قاری محمد قمر الدین کے علاوہ کئی معزز افراد موجود تھے۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۱۹/صفر المظفر ۱۴۴۸ھ
03-08-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

کوہ نور حادثے کے بعد عمارت کے خطرناک حصے کو منہدم کرنے پہنچی میونسپل ٹیم کی رہائشیوں نے کی مخالفت

رہائشیوں کا سوال: 13 برس میں عمارت خستہ حال ہوئی تو ہمارا کیا قصور؟ پہلے باز آبادکاری اور پنچنامہ کیا جائے، پھر انہدام کی کارروائی ہو

عبدالغنی خان

بھیونڈی: بھیونڈی کے نارپولی واقع گنگارام واڑی علاقے میں جمعرات کی شب کوہینور بلڈنگ کے منہدم ہونے کے دردناک حادثے میں 10 افراد کی موت کے بعد اتوار کو میونسپل کارپوریشن کی جانب سے عمارت کے باقی ماندہ خطرناک حصے کو منہدم کرنے کی کارروائی شروع کی جانی تھی، تاہم عمارت کے مکینوں نے سڑک پر اتر کر اس کارروائی کی شدید مخالفت کی۔ رہائشیوں کا کہنا تھا کہ اگر صرف 13 برس میں عمارت خستہ حال ہوگئی تو اس میں رہنے والوں کا کیا قصور ہے؟ فلیٹ مالکان نے مطالبہ کیا کہ سب سے پہلے انتظامیہ ان کی باز آبادکاری کا انتظام کرے، املاک کا پنچنامہ تیار کیا جائے اور نقصانات کا مکمل تخمینہ لگانے کے بعد ہی انہدام کی کارروائی کی جائے۔ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی وارڈ کمیٹی نمبر 4 کے تحت بھنڈاری کمپاؤنڈ کے گنگارام واڑی علاقے میں واقع سروے نمبر 1557/0 پر چار منزلہ کوہینور بلڈنگ کی تعمیر سال 2013 میں ہوئی تھی۔ کوہینور اپارٹمنٹ کے مکینوں کے مطابق بی ونگ میں 48 فلیٹ، جبکہ اے ونگ میں 64 فلیٹ تھے۔ جمعرات کی شب تقریباً 11 بج کر 20 منٹ پر بی ونگ کا ایک حصہ اچانک منہدم ہوگیا، جس کے نتیجے میں 10 افراد کی دردناک موت ہوگئی۔ حادثے کے بعد اتوار کی صبح میونسپل کارپوریشن کی ٹیم ٹھیکیدار اور پوکلین مشین کے ساتھ عمارت کے باقی حصے کو منہدم کرنے کے لیے پہنچی۔ جیسے ہی کارروائی شروع کرنے کی تیاری کی گئی، فلیٹ مالکان اور مکین سڑک پر اتر آئے اور انہدام کی کارروائی روک دی۔ رہائشیوں کا مطالبہ تھا کہ سب سے پہلے ان کے گھروں میں موجود قیمتی سامان، ضروری دستاویزات اور دیگر اشیاء کو محفوظ طریقے سے باہر نکالنے کا موقع دیا جائے، اس کے بعد ہی عمارت کو منہدم کیا جائے۔ رہائشیوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ میونسپل انتظامیہ پہلے ان کی جائیدادوں کا پنچنامہ تیار کرے اور نقصان کا مکمل ریکارڈ درج کیا جائے۔ اس کے علاوہ بلڈر کی جانب سے نئی عمارت تعمیر کر کے دینے کا واضح اور تحریری یقین دہانی کرائی جائے، اس کے بعد ہی انہدام کی کارروائی کی جائے۔

'پہلے کبھی نوٹس نہیں ملی، اب اچانک کارروائی کیوں؟':

مکینوں کا الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے انہیں عمارت کو خستہ حال یا خطرناک قرار دیے جانے کے سلسلے میں پہلے کبھی کوئی پیشگی اطلاع یا نوٹس نہیں دی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ حادثے کے بعد اچانک عمارت خالی کرنے کے احکامات جاری کردیئے گئے، جس سے سینکڑوں خاندانوں کے سامنے رہائش کا سنگین مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ رہائشیوں نے سوال کیا کہ بارش کے موسم میں وہ اپنے اہل خانہ اور سامان کے ساتھ آخر کہاں جائیں؟ ان کا الزام ہے کہ حادثے کے بعد اپنی ذمہ داری سے بچنے کے لیے عجلت میں نوٹس جاری کر کے کارروائی کی جارہی ہے۔

اے ونگ کے مکینوں کو بھی عمارت خالی کرنے کا حکم:

دریں اثنا، انتظامیہ نے حادثے کا شکار بی ونگ سے متصل دوسری عمارت یعنی اے ونگ کو بھی غیر محفوظ قرار دیتے ہوئے وہاں رہنے والے افراد کو فوری طور پر عمارت خالی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ساتھ ہی عمارت کا اسٹرکچرل آڈٹ کرانے اور ضروری مرمت کے احکامات بھی دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد کئی خاندانوں نے اپنا سامان عمارت سے باہر نکالنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم اے ونگ کے مکینوں نے بھی انہدام کی کسی بھی کارروائی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ان کی جائیداد کا مکمل پنچنامہ، نقصانات کا ریکارڈ، گھریلو سامان اور اہم دستاویزات محفوظ طریقے سے باہر نکالنے کا انتظام اور متبادل رہائش کا تحریری یقین نہیں دلایا جاتا، اس وقت تک عمارت کو منہدم نہ کیا جائے۔

مکینوں کے احتجاج کے بعد کارروائی ملتوی:

رہائشیوں کی شدید مخالفت کے بعد وارڈ کمیٹی نمبر 4 کے اسسٹنٹ میونسپل کمشنر اروند گھوگھرے نے فی الحال انہدام کی کارروائی ملتوی کردی اور میونسپل ٹیم واپس لوٹ گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے بتایا کہ پیر کے روز شہریوں کے ساتھ بات چیت کے بعد آئندہ کی کارروائی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

سامان لے کر گلیوں میں بیٹھنے پر مجبور خاندان:

میونسپل کارپوریشن کی کارروائی کے بعد کئی خاندانوں کے سامنے رہائش کا مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنا سامان گھروں سے باہر نکال لیا ہے اور انہیں گلیوں میں بیٹھنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ رہائشیوں کا کہنا ہے کہ نہ تو ان کے لیے متبادل رہائش کا انتظام کیا گیا ہے اور نہ ہی سامان محفوظ رکھنے کی کوئی جگہ فراہم کی گئی ہے۔ مکینوں نے سوال کیا کہ اگر انتظامیہ کو عمارت کی خطرناک حالت کا پہلے سے علم تھا تو وقت رہتے انہیں اس کی اطلاع کیوں نہیں دی گئی؟

'عمارت منہدم کرنے کا ٹھیکہ بھی دے دیا گیا':

رہائشیوں کا الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن نے اے ونگ کو منہدم کرنے کی تیاری کے ساتھ ہی اس کام کا ٹھیکہ بھی دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عجلت میں کارروائی کرنے کے بجائے پہلے متاثرہ خاندانوں کے لیے متبادل رہائش کا انتظام کیا جانا چاہیے تھا۔ تاہم، انتظامیہ کا کہنا ہے کہ عمارت کو خالی کرانے کا مقصد لوگوں کی جان و مال کی حفاظت ہے۔ حکام کے مطابق بی ونگ کے حادثے کے بعد اے ونگ کی حالت کو دیکھتے ہوئے کسی بھی ممکنہ جانی نقصان کو روکنا ضروری ہے۔

کارروائی سے پہلے متاثرین کو اعتماد میں لیا جائے: یشونت تاورے

مقامی سابق کارپوریٹر یشونت تاورے نے کہا کہ میونسپل انتظامیہ کو کارروائی سے قبل حادثے سے متاثرہ عمارت اور آس پاس کی عمارتوں میں رہنے والے تمام متاثرہ خاندانوں سے بات چیت کر کے انہیں اعتماد میں لینا چاہیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حادثے کا شکار عمارت انتہائی کمزور تھی اور اس کی تعمیر میں ناقص معیار کے مواد کے استعمال کا شبہ ہے۔ ان کے مطابق اے ونگ کی چھت پر موبائل ٹاور بھی نصب کیا گیا تھا، جس کی بھی مکمل جانچ ہونی چاہیے۔ یشونت تاورے نے مطالبہ کیا کہ پورے معاملے کی غیر جانب دارانہ اور شفاف تحقیقات کی جائیں اور قصوروار پائے جانے والے افراد کے خلاف بلا امتیاز سخت کارروائی کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی متاثرہ خاندانوں کو فوری طور پر متبادل رہائش اور ضروری امداد فراہم کرنا بھی میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے۔

کوہ نور حادثے میں 10 جانیں جانے کے بعد اب عمارت کے باقی حصے کو منہدم کرنے کی کارروائی پر بھی تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ ایک طرف انتظامیہ ممکنہ جانی نقصان کو روکنے کے لیے فوری کارروائی کو ضروری قرار دے رہی ہے، تو دوسری جانب متاثرہ خاندان پہلے باز آبادکاری، پنچنامہ اور اپنے سامان کی حفاظت کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پیر کو انتظامیہ اور مکینوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بعد کیا راستہ نکلتا ہے۔

بھیونڈی کوہینور بلڈنگ حادثہ: بلڈنگ کا کیئر ٹیکر گرفتار، 5 اگست تک پولیس تحویل میں

حادثے کے بعد بھوئی واڑہ پولیس کی کارروائی، بلڈنگ مالک بیرون ملک، مرمت کا ٹھیکیدار بھی حادثے میں ہلاک

بھیونڈی: بھیونڈی کے گنگارام واڑی علاقے میں واقع کوہینور بلڈنگ حادثے کے بعد بھوئی واڑہ پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے بلڈنگ کے کیئر ٹیکر امرت لال نشاد (49) کو گرفتار کرلیا ہے۔ اتوار کے روز تعطیلاتی عدالت میں پیشی کے دوران عدالت نے اسے 5 اگست تک پولیس تحویل میں بھیج دیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، کوہینور بلڈنگ حادثے کے بعد جمعہ کی دیر رات بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں معاملہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے تفتیش کے دوران بلڈنگ کے کیئر ٹیکر امرت لال نشاد کو گرفتار کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ امرت لال نشاد خود بھی اسی عمارت میں رہائش پذیر تھا، جو حادثے کی زد میں آکر منہدم ہوگئی۔ پولیس کے مطابق امرت لال نشاد بلڈنگ مالک بلال احمد ابوبکر خان کی جانب سے فلیٹوں کا کرایہ وصول کرنے کا کام کرتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں کہ وہ فلیٹ مالکان سے بلڈنگ کی مرمت کے نام پر رقم وصول کرتا تھا اور مزدوروں کے ذریعے مرمت کا کام بھی کرواتا تھا۔ پولیس اب اس بات کی تفتیش کررہی ہے کہ عمارت میں ہونے والے مرمتی کام کی نگرانی کس طرح کی جاتی تھی، مرمت کے لیے جمع کی گئی رقم کہاں خرچ کی گئی اور آیا مرمت کے دوران تعمیراتی اصولوں اور حفاظتی ضوابط کی پابندی کی گئی تھی یا نہیں۔

بلڈنگ مالک اور ٹھیکیدار کے خلاف بھی معاملہ درج: بلڈنگ حادثے کے بعد بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے بلڈنگ مالک بلال احمد ابوبکر خان اور مرمتی کام کرنے والے ٹھیکیدار اشوک پاسوان کے خلاف بھی معاملہ درج کیا گیا ہے۔ تاہم بتایا جاتا ہے کہ حادثے کے دوران ٹھیکیدار اشوک پاسوان کی بھی موت ہوگئی، جبکہ بلڈنگ مالک بلال احمد ابوبکر خان کے بیرون ملک ہونے کی وجہ سے وہ فی الحال پولیس کی گرفت سے باہر ہے۔ اس سلسلے میں بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہتے نے بتایا کہ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور حادثے کے ذمہ دار افراد کی کردار اور غفلت کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جارہی ہے۔ واضح رہے کہ کوہینور بلڈنگ حادثے میں متعدد افراد کی جانیں گئی ہیں، جس کے بعد انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے معاملے کی تحقیقات تیز کردی گئی ہیں۔ اب پولیس کی تفتیش کا رخ اس بات کی جانب ہے کہ عمارت کی مرمت کے دوران کن اصولوں پر عمل کیا گیا، عمارت کی دیکھ بھال کس کی ذمہ داری تھی اور حادثے کے لیے آخر کار کون ذمہ دار ہے۔

مہاراشٹر میں گہرے سمندر میں ماہی گیری کی قبل از وقت اجازت پر تنازع، روایتی ماہی گیروں کا ریاست گیر احتجاج کا انتباہ

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے مانسون کے دوران ماہی گیری پر عائد پابندی میں اچانک جزوی نرمی کیے جانے کے بعد ریاست کے ساحلی علاقوں میں تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ روایتی ماہی گیر برادریوں نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ اس فیصلے سے بڑے تجارتی اور مشینی ماہی گیری جہازوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے، جبکہ چھوٹے ماہی گیر اس سے محروم رہ جائیں گے۔ حکومت نے پہلے مانسون کے پیش نظر ماہی گیری پر پابندی 15 اگست تک بڑھانے کا اعلان کیا تھا، تاہم اب یکم اگست سے 12 ناٹیکل میل سے باہر گہرے سمندر میں ماہی گیری کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس فیصلے کے بعد روایتی ماہی گیر تنظیموں نے شدید اعتراض ظاہر کیا ہے۔

جان لیوا گڑھے نے لی خاتون کی جان
اسکوٹی پھسلی تو ٹرک کے نیچے آکر موقع پر ہی موت

تھانے-بھیونڈی روڈ پر راہنال میں دردناک حادثہ، فلیٹ دیکھنے جارہے میاں بیوی پر ٹوٹا غم کا پہاڑ؛ شوہر زخمی

بھیونڈی: تھانے-بھیونڈی روڈ پر راہنال گاؤں کی حدود میں سڑک پر موجود جان لیوا گڑھے نے ایک خاتون کی جان لے لی۔ اتوار کے روز اسکوٹی پر اپنے شوہر کے ساتھ بھیونڈی کے انجور پھاٹا علاقے میں فلیٹ دیکھنے جارہی 46 سالہ خاتون کی اسکوٹی گڑھے میں جانے کے بعد پھسل گئی اور وہ سڑک پر گر پڑیں۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے ایک ٹرک کی زد میں آنے سے خاتون کی موقع پر ہی دردناک موت ہوگئی۔ حادثے میں خاتون کے شوہر بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اس دل دہلا دینے والے حادثے کے بعد اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ مہلوکہ کی شناخت سونیتا اکشے لال پال (46) کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ تھانے کے منورما نگر علاقے کی رہنے والی تھیں۔ اطلاع کے مطابق اتوار کو سونیتا پال اپنے شوہر اکشے لال پال کے ساتھ ایکٹیوا اسکوٹی پر سوار ہوکر بھیونڈی کے انجور پھاٹا علاقے میں فلیٹ دیکھنے جارہی تھیں۔

بارش کے پانی سے بھرے گڑھے میں گئی اسکوٹی اور پل بھر میں پیش آیا حادثہ: معلومات کے مطابق جب میاں بیوی راہنال گاؤں کی حدود میں پہنچے تو کنکریٹ کی سڑک پر جگہ جگہ بڑے گڑھے موجود تھے، جن میں بارش کا پانی جمع تھا۔ پانی بھرے ہونے کی وجہ سے گڑھوں کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ اسی دوران اسکوٹی اچانک ایک گڑھے میں چلی گئی اور پھسل کر بے قابو ہوگئی۔ حادثے میں اکشے لال پال سڑک کے کنارے جا گرے، جبکہ سونیتا پال سڑک کے درمیان جا گریں۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے ایک ٹرک نے انہیں کچل دیا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگئیں اور موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ حادثے میں ان کے شوہر اکشے لال پال بھی زخمی ہوئے ہیں، جن کا علاج جاری ہے۔

نارپولی پولیس نے شروع کی تفتیش: حادثے کی اطلاع ملتے ہی نارپولی پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے جائے حادثہ کا پنچنامہ کرنے کے بعد خاتون کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیونڈی سب ڈسٹرکٹ اسپتال روانہ کردیا۔ پولیس نے معاملہ درج کرکے حادثے کی وجوہات کی مزید تفتیش شروع کردی ہے۔

گڑھوں میں جمع بارش کا پانی، سڑکوں کی خستہ حالی پر پھر اٹھے سوالات: اس دردناک حادثے کے بعد بھیونڈی شہر اور دیہی علاقوں کی خستہ حال سڑکوں کا مسئلہ ایک بار پھر نمایاں ہوگیا ہے۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ بارش کے موسم میں کئی کنکریٹ سڑکوں پر موجود بڑے بڑے گڑھوں میں پانی بھر جاتا ہے، جس کے باعث گاڑی چلانے والوں کو گڑھوں کی گہرائی اور حالت کا اندازہ نہیں ہو پاتا اور حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ سڑکوں کی خراب حالت کی شکایات کے باوجود وقت پر گڑھوں کی مرمت نہیں کی جاتی۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر سڑک پر موجود گڑھوں کو بروقت بھر دیا جاتا تو شاید یہ دردناک حادثہ پیش نہ آتا۔

اہل خانہ اور شہریوں نے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا: حادثے کے بعد مہلوکہ کے اہل خانہ اور مقامی شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ سڑکوں پر موجود جان لیوا گڑھوں کو فوری طور پر بھرا جائے اور سڑکوں کی مرمت کا کام جنگی پیمانے پر کیا جائے، تاکہ مستقبل میں کسی اور خاندان کو اس طرح کے دردناک حادثے سے نہ گزرنا پڑے۔ مقامی شہریوں نے حکومت اور انتظامیہ سے سونیتا پال کے اہل خانہ کو مالی امداد فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ایک خاندان فلیٹ دیکھنے کے لیے گھر سے نکلا تھا، لیکن سڑک کے ایک گڑھے نے ان کی زندگی ہی بدل دی۔ اب سوال یہ ہے کہ سڑکوں کی خستہ حالی کا ذمہ دار کون ہے اور آخر کب تک ایسے جان لیوا گڑھے بے قصور لوگوں کی جان لیتے رہیں گے؟

سی جے پی کی کور کمیٹی کا 5 اگست کو چھترپتی سمبھاجی نگر میں اہم اجلاس، تحریک کے اگلے مرحلے کا اعلان متوقع

ممبئی/چھترپتی سمبھاجی نگر: نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف ملک گیر احتجاج کی قیادت کرنے والی سی جے پی کی کور کمیٹی کا ایک اہم اجلاس 5 اگست کو مہاراشٹر کے چھترپتی سمبھاجی نگر میں منعقد ہوگا، جس میں تحریک کے آئندہ لائحۂ عمل اور مستقبل کی حکمت عملی پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس کے بعد تنظیم کی جانب سے پریس کانفرنس بھی کی جائے گی، جس میں آئندہ مرحلے کے فیصلوں کا باضابطہ اعلان متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق اجلاس سی جے پی کے بانی ابھیجیت ڈپکے کی رہائش گاہ پر ہوگا۔ تنظیم نے اپنے کارکنوں اور رضا کاروں سے کہا ہے کہ وہ گزشتہ ایک ماہ کے احتجاجی مرحلے کے بعد عوام، طلبہ اور اپنے ساتھیوں سے مشاورت کریں اور ان کی تجاویز کے ساتھ اجلاس میں شریک ہوں تاکہ تحریک کے اگلے مرحلے کی جامع حکمت عملی تیار کی جا سکے۔ سی جے پی کی قیادت کا کہنا ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر نیٹ امتحان کے معاملے پر ہونے والے احتجاج کو ملک بھر، خصوصاً نوجوانوں اور طلبہ کی بھرپور حمایت حاصل ہوئی۔ تنظیم اب اس عوامی حمایت کو منظم انداز میں آگے بڑھانے اور مستقبل کی سرگرمیوں کے لیے واضح روڈ میپ تیار کرنے پر غور کررہی ہے۔ دریں اثنا، ابھیجیت ڈپکے نے اتوار کو اپنے آبائی شہر میں طلبہ اور شہریوں سے ملاقات کی اور یوم دوستی کے موقع پر بچوں کے ساتھ وقت گزارا۔ انہوں نے حالیہ احتجاج کے دوران پولیس کارروائی پر بھی تنقید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ متاثرہ طلبہ سے باضابطہ معذرت کی جائے اور ان کے خلاف درج مقدمات واپس لیے جائیں۔ واضح رہے کہ نیٹ امتحان کے مبینہ پرچہ لیک کے خلاف شروع ہونے والی اس تحریک نے گزشتہ ماہ قومی سطح پر توجہ حاصل کی تھی۔ احتجاج کے بعد مرکزی حکومت نے امتحانی نظام میں اصلاحات کے لیے اقدامات کا اعلان کیا، جبکہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

بی ایم سی کی شہر گیر صفائی مہم کا آغاز

کچرے کے حساس مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے

ممبئی: بمبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہر میں صفائی کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر "نمایاں صفائی" مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اس مہم کے تحت شہر بھر میں کچرے کے حساس مقامات پر سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے تاکہ غیر قانونی طور پر کچرا پھینکنے والوں کی نگرانی کی جاسکے اور ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ یہ فیصلہ بمبئی ہائی کورٹ کی ہدایات کے بعد کیا گیا۔ بی ایم سی کمشنر اشونی بھڈے کی صدارت میں منعقدہ اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس میں تمام اسسٹنٹ میونسپل کمشنروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے وارڈز میں صفائی مہم کو مزید تیز کریں۔ اجلاس میں بازاروں، اہم شاہراہوں، فٹ پاتھوں، عوامی مقامات، ساحلوں، نالوں، جھیلوں اور دیگر آبی ذخائر کے اطراف خصوصی صفائی پر زور دیا گیا تاکہ شہر میں صاف ستھرا ماحول برقرار رکھا جاسکے۔

بی ایم سی کے مطابق تمام وارڈ دفاتر کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ایسے مقامات کی نشاندہی کریں جہاں بار بار کچرا پھینکا جاتا ہے۔ ان مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے اور ریکارڈ شدہ فوٹیج کی مدد سے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف جرمانے اور قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد غیر قانونی کچرا پھینکنے کی روک تھام اور شہریوں میں صفائی کے تئیں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے۔ جائزہ اجلاس میں فٹ پاتھوں سے تجاوزات ہٹانے، غیر مجاز تعمیرات کے خلاف کارروائی، ٹریفک میں رکاوٹ بننے والے مقامات کو ختم کرنے اور "مارگ" موبائل ایپ پر موصول ہونے والی گڑھوں سے متعلق شکایات کے فوری ازالے کی بھی ہدایت دی گئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ تمام متعلقہ محکمے باہمی تال میل کے ساتھ ان اقدامات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ بی ایم سی نے شہریوں، رہائشی سوسائٹیوں اور تجارتی اداروں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ کچرے کی علیحدگی، مناسب تلفی اور صفائی کے اصولوں پر عمل کریں۔ بلدیہ کے مطابق شہر کو صاف رکھنے کی ذمہ داری صرف انتظامیہ کی نہیں بلکہ شہریوں کی بھی ہے، اور عوامی تعاون کے بغیر مستقل صفائی کا ہدف حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

نالاسوپارا میں مہاوترن کا بجلی صارفین شکایات ازالہ کیمپ

231 صارفین کی شکایات کا فوری ازالہ

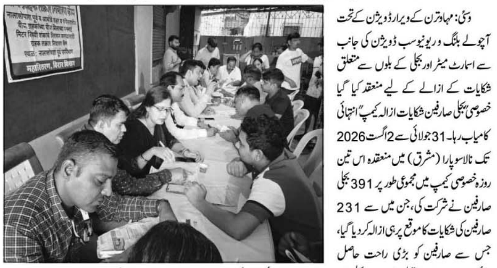

وسئی: مہاوترن کے ویرار ڈویژن کے تحت آچولے بلنگ وریونیو سب ڈویژن کی جانب سے اسمارٹ میٹر اور بجلی کے بلوں سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے منعقد کیا گیا خصوصی "بجلی صارفین شکایات ازالہ کیمپ" انتہائی کامیاب رہا۔ 31 جولائی سے 2 اگست 2026 تک نالاسوپارا (مشرق) میں منعقدہ اس تین روزہ خصوصی کیمپ میں مجموعی طور پر 391 بجلی صارفین نے شرکت کی، جن میں سے 231 صارفین کی شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کردیا گیا، جس سے صارفین کو بڑی راحت حاصل ہوئی۔ اسمارٹ میٹر سے متعلق شبہات اور بجلی کے بلوں میں اضافے کی تفصیلی جانچ کے لیے 87 صارفین نے چیک میٹر نصب کرنے کی درخواست دی، جن کے مقامات پر چیک میٹر نصب کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ اس موقع پر مہاوترن کے افسران، بلنگ شعبے کے ملازمین اور اسمارٹ میٹر کے ماہرین موجود رہے اور صارفین کو براہِ راست رہنمائی فراہم کی۔ اسمارٹ میٹر کے طریقۂ کار، بجلی کے استعمال کی درست پیمائش اور غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے خصوصی رہنمائی سیشنز کا انعقاد آچولے سب ڈویژن کے ایڈیشنل ایگزیکٹو انجینئر وسنت گاوکرے کی نگرانی میں کیا گیا۔ صارفین کی شکایات کا فوری ازالہ، شفافیت کو برقرار رکھنا اور عوام کا اعتماد مضبوط کرنا اس مہم کا بنیادی مقصد تھا، جسے شہریوں کی جانب سے بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی۔ ویرار ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر اُمیش لیلے نے کہا کہ مہاوترن آئندہ بھی اس نوعیت کے شکایات ازالہ کیمپ منعقد کرتا رہے گا تاکہ صارفین کو معیاری اور صارف دوست خدمات فراہم کی جاسکیں۔

ٹی وی اداکارہ ادیتی شرما نے شوہر اور سسرالی افراد کے خلاف گھریلو تشدد کا مقدمہ درج کرادیا

ممبئی: معروف ٹی وی اداکارہ ادیتی شرما نے اپنے شوہر ابھی نیت کوشک، ساس اور نند کے خلاف گھریلو تشدد، جسمانی و ذہنی ہراسانی اور جہیز میں ملنے والے زیورات ہڑپ کرنے کے الزامات عائد کرتے ہوئے ممبئی کے گوریگاؤں پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ پولیس نے شکایت درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ ادیتی شرما، جو ٹیلی ویژن سیریلز "رَبّ سے ہے دعا"، "اپولینا: سپنوں کی اونچی اُڑان" اور کلیریں میں اپنی اداکاری کے باعث شہرت رکھتی ہیں، نے اپنی شکایت میں الزام لگایا ہے کہ شادی کے بعد انہیں مسلسل جسمانی، ذہنی اور جذباتی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان کی ساس نے ان کے سونے کی چینیں، انگوٹھیاں، ہیروں کی انگوٹھی، منگل سوتر اور دیگر قیمتی زیورات اپنے قبضے میں رکھ لیے اور واپس کرنے سے انکار کردیا۔ پولیس کو دیے گئے بیان میں اداکارہ نے بتایا کہ ان کی ملاقات ابھی نیت کوشک سے جون 2021 میں ایک آن لائن اداکاری کی کلاس کے دوران ہوئی تھی۔ بعد ازاں دونوں کے درمیان دوستی محبت میں تبدیل ہوئی اور انہوں نے شادی کرلی۔ تاہم، شادی کے کچھ عرصے بعد تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی اور مبینہ طور پر انہیں تشدد، گالی گلوچ، کردار کشی اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ادیتی شرما نے اپنی شکایت میں یہ بھی الزام لگایا ہے کہ ان کے شوہر اور سسرالی افراد نے نہ صرف ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا بلکہ ان کے "استری دھن" (شادی کے وقت ملنے والے ذاتی زیورات اور قیمتی سامان) کا بھی ناجائز استعمال کیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تمام الزامات کی چھان بین شروع کردی ہے۔

ممبئی پولیس کی بڑی کامیابی، اتر پردیش کے مطلوب گینگ لیڈر کو گرفتار کرلیا

متعدد سنگین مقدمات میں ملوث ملزم جھوٹی شناخت کے ساتھ ممبئی میں روپوش تھا

ممبئی: ممبئی پولیس نے بین الریاستی جرائم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اتر پردیش کے ایک مطلوب گینگ لیڈر کو گرفتار کرلیا، جو کئی سنگین مقدمات میں ملوث ہونے کے بعد جھوٹی شناخت اختیار کرکے ممبئی میں روپوش تھا۔ گرفتار ملزم کی شناخت 23 سالہ نشانت راجیش سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، جسے بعد ازاں قانونی کارروائی کے لیے اتر پردیش پولیس کے حوالے کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق ملزم اتر پردیش کے ضلع سیتاپور کا رہائشی ہے اور اس کے خلاف قتل، اقدامِ قتل، لوٹ مار، مجرمانہ سازش اور دیگر سنگین جرائم کے متعدد مقدمات درج ہیں۔ وہ کافی عرصے سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مطلوب تھا اور گرفتاری سے بچنے کے لیے ممبئی میں فرضی شناخت کے ساتھ رہ رہا تھا۔ تحقیقات کے دوران یلوگیٹ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ مطلوب ملزم ممبئی میں موجود ہے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے اسے حراست میں لیا۔ ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنی شناخت چھپانے کی کوشش کی اور گمراہ کن معلومات فراہم کیں، تاہم تفصیلی تفتیش اور ریکارڈ کی جانچ کے بعد اس کی اصل شناخت سامنے آگئی۔ پولیس حکام نے بتایا کہ ملزم کے خلاف اتر پردیش میں درج مقدمات اور وارنٹ کی تصدیق کے بعد وہاں کی پولیس سے رابطہ کیا گیا، جس کے بعد ضروری قانونی کارروائی مکمل کرتے ہوئے اسے ٹرانزٹ کارروائی کے ذریعے اتر پردیش پولیس کے حوالے کردیا گیا تاکہ وہاں زیر التوا مقدمات میں مزید تفتیش اور عدالتی کارروائی کی جاسکے۔ ممبئی پولیس نے اس کارروائی کو بین الریاستی پولیس تعاون کی ایک اہم کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ مختلف ریاستوں کے درمیان معلومات کے تبادلے اور مشترکہ کارروائیوں کے ذریعے مفرور اور خطرناک جرائم پیشہ عناصر کے خلاف مہم مزید تیز کی جائے گی۔

بقیہ: پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں خونریز کریک ڈاؤن

جبکہ بعض حلقوں نے انتخابی عمل کے بائیکاٹ کا اعلان بھی کیا۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں جاری عوامی تحریک دراصل کئی دہائیوں سے جاری سیاسی حقوق سے محرومی، معاشی بدحالی، محدود خودمختاری اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف بڑھتے ہوئے عوامی ردعمل کا اظہار ہے۔ ان کے مطابق 2023 میں شروع ہونے والی احتجاجی لہر نے 2025 اور 2026 کے دوران غیر معمولی شدت اختیار کی، جس نے خطے میں اسلام آباد کی حکمرانی کے طریقۂ کار پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں مسلسل احتجاج، عوامی بے چینی اور سکیورٹی کارروائیاں اس تاثر کو تقویت دیتی ہیں کہ خطے میں سیاسی فیصلوں پر اسلام آباد کا براہِ راست اثر و رسوخ برقرار ہے، جبکہ مقامی آبادی خود کو مکمل سیاسی اختیار اور حقیقی جمہوری نمائندگی سے محروم محسوس کرتی ہے۔ ان کے مطابق حالیہ بحران پاکستان کے اس مؤقف کو بھی چیلنج کرتا ہے کہ خطہ مکمل طور پر آزادانہ سیاسی نظام کے تحت چل رہا ہے۔ ادھر عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں نے پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں شہری آزادیوں، جمہوری نمائندگی اور انسانی حقوق کی صورتحال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے شہری ہلاکتوں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات، مبینہ زیادتیوں کے ذمہ داروں کے احتساب، بنیادی شہری حقوق کے تحفظ اور احتجاجی قیادت کے ساتھ بامعنی مذاکرات پر زور دیا ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق موجودہ بحران نے نہ صرف انتخابی عمل کی ساکھ بلکہ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں طرزِ حکمرانی، عوامی نمائندگی، انسانی حقوق اور ریاستی اداروں پر عوام کے اعتماد سے متعلق کئی اہم سوالات کو جنم دیا ہے، جن کے اثرات مستقبل کی سیاسی صورتحال پر بھی مرتب ہوسکتے ہیں۔

قابض دشمن نے جولائی کے دوران غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس میں چھ سو فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا

فلسطین اسٹڈیز سینٹر فار پریزنرز نے باور کرایا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ ماہ جولائی کے دوران مقبوضہ غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس میں چھ سو گرفتاریوں کے کیسز نافذ کیے، جن میں پچپن نابالغ بچے اور چودہ خواتین اور لڑکیاں بھی شامل ہیں، جس کے بعد سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک گرفتاریوں کی کل تعداد 24 ہزار 600 تک پہنچ گئی ہے۔

مرکز نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ قابض افواج نے فلسطینی دیہات، کیمپوں اور بلدات میں اجتماعی گرفتاریوں کی مہمات کا نفاذ جاری رکھا، جن کے دوران گھروں کے اندر گھس کر ان کے سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی اور قیدیوں کو ایسے گھروں میں روکا گیا جن کے مالکان کو نکالنے کے بعد ضبط کر لیا جاتا ہے، اس سے پہلے کہ انہیں گھنٹوں تک جاری رہنے والی میدانی تفتیش کے سامنے لایا جائے اور پھر توہین، مار کٹائی اور دھمکیوں کا نشانہ بنانے کے بعد ان کی اکثریت کو رہا کر دیا جائے۔

مرکز نے قابض حکام پر الزام عائد کیا کہ وہ غرب اردن میں انسانی صلاحیتوں کے خلاف سوچے سمجھے استحصال کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، جو ہر ماہ سیکڑوں افراد کو گرفتار کر کے اور سیکڑوں دیگر کو میدانی تفتیش کے سامنے لا کر کیا جاتا ہے، جن میں زیادہ تر نوجوان طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، جو کہ فلسطینیوں کے خلاف اجتماعی سزا اور دباؤ کی پالیسی کے فریم ورک کے اندر ہے۔

مرکز نے کہا کہ جولائی کے دوران گرفتاریوں کی مہمات میں اٹھارہ سال سے کم عمر کے پچپن بچے بھی شامل تھے، جن میں سے متعدد کو تفتیش کے چند گھنٹوں یا دنوں کے بعد رہا کر دیا گیا، جبکہ دیگر کو حراستی مراکز میں منتقل کر دیا گیا اور ان میں سے کئی کو کسی بھی الزام کے بغیر انتظامی حراست میں تبدیل کر دیا گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض افواج نے چودہ خواتین اور لڑکیوں کو گرفتار کیا، جن میں ڈاکٹر جمیلہ دحو، رام اللہ کی نرس جمیلہ کنعان، طولکرم سے بتول اسماعیل جمال، اسیر محررہ میسر الفقیہ، نابلس سے فاتن مراد حنایشہ، الخلیل سے عطاف بدر، جنین سے بسملہ حواشین، طولکرم سے زہدیہ رباح بدیر، طمون سے ارحام جمعہ بنی عودہ، طوباس سے شہد احمد دراغمہ، اور طولکرم سے اسیر بکر خریوش کی اہلیہ اسراء نصر اللہ شامل ہیں۔

مرکز نے اس بات کی تصدیق کی کہ قابض حکام نے جولائی کے دوران شین بیت کی سفارشات کی بنیاد پر، بغیر کسی الزام کے، نئے احکامات اور تجدیدات سمیت پانچ سو سے زیادہ انتظامی حراست کے احکامات جاری کیے۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ قابض انٹیلی جنس نے نابلس کے اسیر محمد المدنی کو ان کی بارہ سالہ سزا کی مدت پوری ہونے کے بعد رہائی دینے کے بجائے انتظامی حراست میں منتقل کر دیا، اسی طرح جنین کے اسیر صدقی مرعی کو چالیس ماہ کی سزا پوری ہونے کے بعد، اور طولکرم کے نوعمر ایاد فقہاء کو چھ ماہ کی سزا پوری ہونے کے بعد منتقل کر دیا، جبکہ انتظامی حراست کے احکامات میں اسیر خواتین لما خاطر، رغد الفنی، ملاک مرعی، اور شیماء خازم بھی شامل تھیں۔

مرکز نے انکشاف کیا کہ قابض حکام نے اسی مدت کے دوران مختلف حراستی مدت کے بعد غزہ کی پٹی سے 136 اسیروں کو رہا کیا، جن میں چالیس مزدور بھی شامل تھے جنہیں جنگ شروع ہونے سے پہلے غرب اردن سے گرفتار کیا گیا تھا، اور اشارہ کیا کہ ان میں سے متعدد افراد تشدد اور فاقہ کشی کے نتیجے میں مشکل طبی اور نفسیاتی حالات کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے انہیں علاج کے لیے ہسپتالوں میں منتقل کرنا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض افواج نے غزہ کی پٹی کے ساحلوں کے قریب اپنے کام کے دوران پانچ ماہی گیروں کو گرفتار کیا، جبکہ انہوں نے کہا کہ قابض دشمن کے ساتھ تعاون کرنے والے فلسطینی ملیشیاؤں نے نام نہاد "زرد لائن" کے مغرب میں بے گھر افراد کے علاقوں میں گھسنے کے بعد فضائی سکیورٹی کے تحت غزہ کے مشرق، شمال اور جنوب سے درجنوں فلسطینیوں کو گرفتار کیا۔

فلسطینی بائیکاٹ مہم کا 'امن کی تعمیر کی لیبارٹری' پروجیکٹ کے خطرات کے بارے میں انتباہ

غزہ: اسرائیل کے تعلیمی اور ثقافتی بائیکاٹ کی فلسطینی مہم نے 'امن کی تعمیر کی لیبارٹری' پروجیکٹ میں شرکت کے خلاف خبردار کرتے ہوئے خطے سے تعلق رکھنے والے اس کے تمام شرکاء سے فوری طور پر اس سے الگ ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔

مہم نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ یہ پروجیکٹ خود کو حیفا میں واقع گورڈن کالج آف ایجوکیشن جو کہ اس نے ایک ملوث اسرائیلی ادارہ قرار دیا، کے درمیان ایک مشترکہ اقدام کے طور پر پیش کرتا ہے، جس میں اردن، لبنان، فلسطین، اٹلی اور قبرص کے فریقین شراکت دار ہیں اور اسے یورپی یونین کے 'ایراسموس پلس' پروگرام کی طرف سے مشترکہ مالی تعاون حاصل ہے۔

مہم نے اس بات کی تصدیق کی کہ پروجیکٹ کی سرگرمیاں نوجوانوں، کھیلوں، 'فکری گفت و شنید' اور 'پرامن بقائے باہمی' کے اقدامات پر مرکوز ہیں، جنہیں اس نے فلسطینی عوام کے ناقابل تنسیخ حقوق جن میں حق خودارادیت، واپسی کا حق اور قومی آزادی سرفہرست ہیں، سے لاتعلقی قرار دیا ہے، یہ استعمار اور زیر استعمار کے درمیان اخلاقی اور سیاسی طور پر مساوات قائم کرتا ہے۔

مہم نے فلسطینی اور عرب سول سادئی اور نوجوانوں کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ 'امن کی تعمیر کی لیبارٹری' پروجیکٹ کے بائیکاٹ کے لیے پرامن عوامی دباؤ کی اقسام کو تیز کریں اور اسے ناکام بنانے کے لیے کام کریں، اس کے علاوہ اس کی طرف سے منظم کردہ تمام تقریبات، سرگرمیوں اور پروگراموں میں شرکت سے انکار کریں، اور دیگر ایسے پروجیکٹس جو اس نے نارملائزیشن (معمول پر لانے) والے قرار دیے ہیں۔

مہم نے یورپی اقوام اور یورپ میں سول سوسائٹی کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ یورپی یونین پر دباؤ کو تیز کریں تاکہ قابض اسرائیل کے ساتھ اس کے مبینہ تعاون کے پہلوؤں کو روکا جا سکے، ایسے پروجیکٹس کی حمایت ختم کی جائے جو ناجائز قبضے کو پختہ کرنے اور صہیونی دشمن کے مکروہ چہرے کو دنیا کے سامنے بہتر بنانے میں حصہ ڈالتے ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کا آرمینیائی گرجا گھر پر حملہ، پتھراؤ

یہودی آباد کاروں نے مقبوضہ بیت المقدس کے پرانے شہر میں واقع آرمینیائی گرجا گھر پر حملہ کیا، جو شہر میں مسیحی مقدس مقامات کو نشانہ بنانے والا ایک اور نیا حملہ ہے۔ القدس گورنری نے بتایا کہ یہودی آباد کاروں کے ایک گروہ نے آرمینیائی گرجا گھر پر حملہ کیا اور اس کے دروازے پر پتھراؤ کیا، اس کے علاوہ گرجا گھر کے دروازوں پر اجتماعی طور پر تھوکنے کی گھناؤنی حرکت بھی کی۔ منظر عام پر آنے والی ویڈیو فوٹیج میں یہودی آباد کاروں کو آرمینیا کے گرجا گھر پر پتھراؤ کرتے اور حملے کے دوران اس کے دروازوں پر تھوکتے ہوئے دکھایا گیا۔ مقبوضہ بیت المقدس میں موجود گرجا گھروں اور مسیحی مقدس مقامات کو انتہا پسند یہودی آباد کاروں کی طرف سے بار بار ہونے والے حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے علاوہ قابض اسرائیلی افواج کی طرف سے بھی خلاف ورزیاں کی جاتی ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کے بعد سے شہداء کی تعداد ایک ہزار 230 تک پہنچ گئی

غزہ: قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جارحیت کے نتیجے میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کی پٹی میں سات فلسطینیوں کی شہادت ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزارت صحت نے اتوار اپنے بیان میں بتایا کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران قابض دشمن کی جارحیت کے نتیجے میں چھ شہداء کے علاوہ ایک زخمی بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا جبکہ 23 شہری زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ جنگ بندی (۱۰ اکتوبر) کے بعد سے شہداء کی کل تعداد 1230 اور زخمیوں کی کل تعداد 4076 ہو چکی ہے جبکہ ملبے اور لاشوں کو نکالنے کے کل واقعات آٹھ سو چار ہیں۔ جہاں تک سات اکتوبر سنہ 2023ء کو جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک کے مجموعی اعداد و شمار کا تعلق ہے تو شہداء کی مجموعی تعداد 73 ہزار 356 اور زخمیوں کی مجموعی تعداد 176185 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت نے مزید کہا ہے کہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ اس وقت تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہے جبکہ متعدد شہداء اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس میں جولائی کے دوران قابض صہیونی فوج کی غاصبانہ کارروائیوں اور سفاکیت میں غیر معمولی اضافہ

غزہ: مقبوضہ شہر مقبوضہ بیت المقدس میں جولائی کے دوران میدانی اور انسانی حقوق کے حوالے سے سنگین کشیدگی دیکھی گئی، جو کہ مسجد اقصیٰ اور شہر کے مکینوں اور ان کی املاک کے خلاف بڑھتی ہوئی سفاکانہ خلاف ورزیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وادی حلوہ انفارمیشن سینٹر مقبوضہ بیت المقدس کی طرف سے جاری کردہ ایک انسانی حقوق کی رپورٹ میں قابض صہیونی فوج اور قابض حکومت کی خلاف ورزیوں کے ایک بھاری جانی و مالی نقصان کا انکشاف کیا گیا ہے، جس میں فلسطینیوں کا قتل عام، زخمی کرنا کا گرایا جانا، تقریباً دو سو گرفتاریوں کا نفاذ، شہر بدری کے درجنوں احکامات کا اجراء، اس کے علاوہ جائیدادوں اور زمینوں پر قبضے کی کارروائیوں میں اضافہ شامل ہے۔ یہ تیزی سے بدلتی ہوئی میدانی پیش رفت مقبوضہ دارالحکومت میں نئے جغرافیائی اور آبادیاتی حقائق مسلط کرنے اور اسلامی اور مسیحی مقدس مقامات میں موجودہ قانونی اور تاریخی حیثیت کو خطرے میں ڈالنے کے لیے قابض دشمن کی جاری کردہ سرکاری اور میدانی کوششوں کے فریم ورک کے اندر آتی ہے۔

نسل کشی کے اثرات کے باعث غزہ کے امراض چشم ہسپتال کی خدمات ابتر

غزہ: غزہ میں امراض چشم کے ہسپتال کے ڈائریکٹر حسام داوود نے انکشاف کیا ہے کہ طبی ساز و سامان کی کمی اور نسل کشی کی جنگ کے اثرات کے نتیجے میں ہسپتال کے اندر صحت کی خدمات میں شدید زوال آیا ہے، جو اس طبی ادارے کی مکمل آپریشنل صلاحیت کی بحالی میں رکاوٹ ہے۔ حسام داوود نے اتوار کو ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ جراحی کے آلات، طبی استعمال کی اشیاء اور اہم آلات کی شدید کمی کے پیش نظر آپریشنز کا شعبہ نسل کشی کی جنگ سے پہلے پوری کارکردگی کے ساتھ کام کرنے والے تین آپریشن تھیٹرز میں سے صرف ڈیڑھ کمرے سے زیادہ نہ ہونے والی محدود صلاحیت کے ساتھ دوبارہ کھل گیا ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ غزہ میں صحت کا شعبہ بے مثال دباؤ کا سامنا کر رہا ہے، کیونکہ قابض دشمن کی جارحیت نے ہسپتال کی مشرقی عمارت کو جنگ کے آغاز سے ہی تقریباً 70 فیصد تک تباہ کر دیا ہے، جس نے خصوصی طبی خدمات فراہم کرنے کی ہسپتال کی صلاحیت پر براہ راست اثر ڈالا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ طبی عملہ آپریشنز کے شعبے کی بحالی اور جزوی طور پر کام کی بحالی میں کامیاب ہو گیا ہے، تاہم غزہ کے اندر دستیاب نہ ہونے والے نازک جراحی کے آلات کی عدم موجودگی ہسپتال کو اس کی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنے سے روکتی ہے، اس کے باوجود کہ بڑھتی ہوئی طبی ضرورت کے حجم کو پورا نہ کرنے والی ذاتی کوششوں کے ذریعے کچھ خراب آلات کی مرمت کی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہسپتال اس وقت جنگ سے پہلے کے مقابلے میں اپنی خدمات کا تقریباً 70 فیصد حصہ فراہم کر رہا ہے۔ طبی سامان اور جراحی کے آلات کی فراہمی آپریشنل صلاحیت کو دگنا کر سکتی ہے اور خدمات کو پہلے سے بہتر سطح پر بحال کر سکتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کارنیا اور اس سے متعلقہ سامان کی عدم موجودگی کے نتیجے میں کارنیا کی پیوند کاری کے آپریشنز سمیت متعدد خصوصی خدمات مکمل طور پر بند ہو چکی ہیں، جو مریضوں کو قطاع غزہ سے باہر علاج تلاش کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ حسام داوود نے ایندھن، تیل اور اسپیئر پارٹس کی کمی کی وجہ سے بحران کے سنگین ہونے سے خبردار کیا، اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ مین جنریٹر کا خراب ہونا کام کے تسلسل کے لیے ایک براہ راست خطرہ ہے۔

ٹرمپ کا ایران پر حملہ معطل، کیا کوئی نیا معاہدہ ہونے والا ہے؟

واشنگٹن: امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتہ کی شام اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور قابض اسرائیل نے ایران اور خطے کے دیگر ممالک کی درخواست پر تہران کے خلاف طے شدہ حملوں کو معطل کرنے پر اتفاق کر لیا ہے، بشرطیکہ جلد از جلد کسی معاہدے تک پہنچ جائے۔

ٹرمپ نے اپنے پلیٹ فارم "ٹروتھ سوشل" پر ایک پوسٹ میں کہا کہ امریکہ "اسلامی جمہوریہ ایران کو نشانہ بنانے کے لیے تیار تھا، فوجی دہشت گردی اور طاقت کی ایسی سطحوں کے ساتھ جو ہم نے دوسری جنگ عظیم کے بعد سے نہیں دیکھیں"، اس سے پہلے کہ انہوں نے حملہ معطل کرنے کی اپنی منظوری کی تصدیق کی۔ انہوں نے اس پسپائی کی وجہ یہ بتائی کہ "ایران اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک نے ہم سے کسی بھی حملے کو معطل کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس درخواست کی بنیاد پر، میں نے اس شرط پر حملہ منسوخ کرنے پر اتفاق کر لیا ہے کہ فوری طور پر ایک معاہدے تک پہنچا جائے"۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ قابض اسرائیل تہران کے ساتھ فوری معاہدے پر پہنچنے کی شرط پر ایران پر حملہ منسوخ کرنے کا "پابند" ہے۔

حملہ منسوخ کرنے کے اپنے جواز کے تناظر میں ٹرمپ نے کہا "میں نے دنیا کے مستقبل اور ایران کی بقا کی خاطر فوری معاہدے کے بدلے حملہ منسوخ کرنے پر اتفاق کیا"۔ "سی این این" نیٹ ورک نے تین باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ قطر اور پاکستان سمیت ثالث ملکوں کے حکام تنازع میں نئی کشیدگی سے بچنے کے لیے فوری طور پر کام کر رہے ہیں۔

ذرائع نے واضح کیا کہ ان ثالث ملکوں کے حکام ایران اور امریکہ کے حکام کے ساتھ شدید رابطے کر رہے ہیں، بشمول وائٹ ہاؤس کے ایلچی "وٹکوف" کے۔ اسی ضمن میں "سی این این" نے چار باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ امریکی صدر نے ہفتہ کے روز ولی عہد سعودی عرب سے بات چیت کی۔ انہیں ذرائع کے مطابق سعودی عرب کے ولی عہد نے اس کال کے دوران مملکت سعودی عرب کی طرف سے کشیدگی میں کمی کی خواہش کا اظہار کیا، اور ساتھ ہی ایران پر ممکنہ حملوں کے منصوبوں کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا۔ الجزیرہ نیٹ کی طرف سے حاصل کردہ اعداد و شمار آخری گھنٹوں میں علاقائی ثالثی کو فعال کیے جانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تاکہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان مواصلاتی چینلز کو برقرار رکھا جا سکے اور سفارتی راستے کو منہدم ہونے سے بچایا جا سکے۔ دوسری طرف ٹرمپ نے ایران اور ثالثوں کے ساتھ طے پانے والے ایک نئے معاہدے کے خدوخال کا انکشاف کیا جس میں آبنائے ہرمز کو فوری اور مکمل طور پر کھولنا اور ایرانی جوہری خطرے کا خاتمہ شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرق وسطیٰ میں ثالثوں نے ایران کے ساتھ جنگ کو ختم کرنے والے معاہدے کے عمومی فریم ورک پر اتفاق کر لیا ہے، اور واضح کیا کہ اس معاہدے میں "آبنائے ہرمز کا فوری، مکمل اور ہمہ گیر کھلا ہونا اور ایرانی جوہری خطرے کا خاتمہ" شامل ہوگا۔ جہاں تک ایران کا تعلق ہے، اس نے ہفتے کے شروع میں امریکہ کی طرف سے کسی بھی "لاپرواہی والے عمل" کے خلاف خبردار کیا تھا، اور اعلان کیا تھا کہ اگر امریکی فورسز نے ایرانی اہداف پر نئے حملے کرنے کی ڈونلڈ ٹرمپ کی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنایا تو وہ فیصلہ کن جواب دے گا۔

مزاحمتی سکیورٹی کا قابض دشمن کے کارندوں کے خلاف گھیرا تنگ، سترہ تائب عناصر کے کیسز حل

غزہ: غزہ کی پٹی میں مزاحمتی سکیورٹی کے تحت کام کرنے والی "رادع" فورس کے ایک ذریعے نے اعلان کیا کہ خاندانی کوششوں کی بدولت پچھلے دو دنوں کے دوران غدار اور مخبر ٹولوں سے تعلق رکھنے والے سترہ تائب عناصر کے کیسز کو حل کر لیا گیا ہے۔

ذرائع نے ایک پریس بیان میں اس بات کی تصدیق کی کہ "غدار ٹولوں کا خیال مردہ پیدا ہوا تھا اور ان غداروں کا پیچھا سزا کرے گی، قابض دشمن انہیں نہیں بچا سکے گا اور آنے والے دن اس بات کی گواہی دینے کے لیے کافی ہیں۔"

ذرائع نے غدار ٹولوں سے تعلق رکھنے والے تمام افراد سے مطالبہ کیا کہ وہ بہت دیر ہو جانے سے پہلے توبہ کریں اور اپنے عوام کی آغوش میں واپس لوٹ آئیں۔

مزاحمتی ذریعے نے اس سے قبل واضح کیا تھا کہ مخبروں کو نشانہ بنانے کی مہم مخبروں اور ان کی پردہ پوشی کرنے والوں کی نقل و حرکت کے باریک بینی سے نگرانی اور مسلسل تعاقب کے بعد سامنے آئی ہے، اس بات کی تصدیق کی کہ مزاحمتی سکیورٹی توبہ کرنے کا انتخاب کرنے والوں کے لیے واپسی کا دروازہ کھولتی ہے، جب کہ ملوث ثابت ہونے والے ہر شخص کا تعاقب کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں سکیورٹی اداروں کے سامنے خود کو سپرد کرنے والوں کی تعداد میں حالیہ دنوں کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو کہ واپسی کی پکار پر لبیک کہنے اور مزاحمتی سکیورٹی کے رعب کا احساس ہونے کی وجہ سے ہے۔ وزارت داخلہ نے اس بات کی تصدیق کی کہ ان کا مقصد مجرموں، غداروں، چوروں اور راہزنوں کے خلاف امن و استحکام کو بحال کرنا اور قانون کا نفاذ کرنا ہے، اور اس بات پر زور دیا کہ سکیورٹی ادارے فلسطینی عوام کی طرف سے دی گئی قربانیوں اور قابض دشمن کا مقابلہ کرنے میں ان کے استقامت کے بعد غزہ کی پٹی کو انتشار کا میدان بننے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ مزاحمتی دھڑوں نے ایک مشترکہ بیان میں وزارت داخلہ اور مزاحمتی سکیورٹی کی کوششوں کو سراہا، اور اس بات کی تصدیق کی کہ اس مہم کو مختلف فلسطینی دھڑوں اور قوتوں کی طرف سے بھرپور حمایت اور قومی اجماع حاصل ہے۔ دھڑوں نے مزید کہا کہ یہ مہم شہریوں کے تحفظ اور مجرمانہ ٹولوں اور قابض دشمن کے ساتھ تعاون کرنے والوں کا تعاقب کرنے کے لیے ایک قومی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے شہریوں سے مطالبہ کیا کہ وہ سکیورٹی اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور مطلوبہ افراد کی اطلاع دیں۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ غزہ کی پٹی میں غداروں، قاتلوں اور مجرموں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، اور ملوث ثابت ہونے والے ہر شخص کا فلسطینی انقلابی قانون کے مطابق محاسبہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ انہوں نے سکیورٹی ادارے کی کوششوں اور قربانیوں کی تعریف کی۔

فلسطینی قبائل نے اس سے قبل سکیورٹی مہم کے لیے اپنی مکمل حمایت کا اعلان کیا تھا، بدمعاشی اور انتشار کے تمام مظاہر سے اظہارِ لاتعلقی کیا تھا، جن کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ جنگ کے دوران ان سکیورٹی اداروں کی مجبوری کی بنیاد پر غیر حاضری کا فائدہ اٹھانے والے باغی عناصر سے پیچ کر گیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر/گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہے، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔